سُلّمُ الادب

عربی نظم و نثر کے [illegible]

مولفہ

میجر فلر صاحب بہادر سابق ڈائرکٹر ممالک پنجاب اور مولوی کریم الدین ڈپٹی انسپکٹر

حلقہ لاہور جسکو کلکتہ یونی ورسٹی کے سینٹ نے سنہ ۱۸۶۹ اور سنہ ۱۸۷۰ کے امتحان

داخلہ کے لئے مقرر فرمایا ہے

مع ترجمہ اُردو زبان کے جو کپتان ہالرئیڈ صاحب بہادر ڈائرکٹر پبلک

انسٹرکشن ممالک پنجاب کے حکم سے ہوا

سنہ ۱۸۶۹ء

مطبع سرکاری لاہور میں چھپی

سلم الادب مع ترجمہ اردو

حکایة (١)

قِيلَ إِنَّ الإِسْكَنْدَرَ الأَوَّلَ تَجَسَّدَتْ لَهُ ثَلاثُ

مَعَانٍ فِي جِلْبَابِ الجَمَالِ وَثِيَابِ المَهَابَةِ وَالإِجْلَالِ *

فَأَوَّلُ شَكْلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ فِي حُلَلِ الحُسْنِ وَالبَهَاءِ وَ

الشَّمَائِلِ الَّتِي يَزْهُو بِهَا أَخَذَ بِقَلْبِهِ وَلُبِّهِ * فَأَحَلَّهُ

مِنْهُ بِقُرْبِهِ - ثُمَّ سَأَلَهُ عَنْهُ * فَقَالَ أَنَا المَالُ *

فَقَالَ الإِسْكَنْدَرُ لَوْلَا أَنَّكَ مَيَّالٌ *

ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ الشَّكْلُ الثَّانِي يَرْفُلُ فِي حُلَلِ الوَقَارِ وَالمَعَانِي *

(۱) کہانی

کہتے ہیں کہ سکندر اول کے لیے تین مطلب حسن کی چادر اور شان وشکوہ کے لباس میں تین پتلیاں بنے *

پہلی پتلی حسن وخوبی کے کپڑے پہنے ہوئے ایسی خوشنما انداز سے اُس کے پاس آئی - کہ دل اور عقل کو لبھا لیا * سکندر نے اُسے اپنے پاس بٹھایا - اور پوچھا کہ تو کون ہے ؟ اُس نے کہا - کہ میں مال ہوں * سکندر نے کہا کہ اگر تو ہرجائی نہ ہوتی تو اچھی تھی *

پھر دوسری پتلی وقار اور بزرگی کے لباس میں ناز و انداز سے آئی

---

۱ تَجَسَّدَتْ یعنی مجسم بن گئی ۱۲ ۲ جِلْبَاب چادر ۱۲ ۳ شِمَال بالکسر خو اور عادت شمائل جمع ۱۲ ۴ زھا الشی بعینک جو تیری آنکھوں میں بھلی معلوم ہوئی ۵ فَاَحَلَّہٗ اسی اتارا یعنے پاس بٹھایا ۱۲ ۶ سَاَلَہٗ یعنی اسکا حال پوچھا کہ کون ہے ۱۲ ۷ مَیل جھکنا میال ایسی لچکتی ہوئی چیز کہ کبھی ادہر جھک جائے کبھی آدہر جھک جائی - اور حقیقت میں دنیا کے مال و دولت کا قاعدہ ہے کہ آج آئی کل چلی جاتی - لطف اس میں یہہ ہے کہ مال اور میّال میں صنعت اشتقاق ہے اُس نے فخریہ کہا تھا کہ میں مال ہوں سکندر نے کہا کہ تو میّال ہے یعنے ہرجائی ہے اور لکان اِسن یہاں سے محذوف ہے ۱۲ ۸ یَرْفُلُ رفل ناز و ادا سے چلنا ۱۲ ۹ حُلَل جمع حُلّہ کی ۱۲ ۱۰ معالی جمع معلاۃ کی یعنی قدر و منزلت اور بزرگی ۱۲

فادناه منه - ثم سأله عنه - فقال انا العقل - فقال

لولا انك في بعض الاحوال عقال[١]

ثم دخل عليه الشكل الثالث تزفه الغانيات بالمثالث[٢]

وقد اشرقت بجماله وجوه المطالب - واجلت

باقباله ظلم الغياهب * فقام له على قدميه - و

قبل ما بين عينيه - ثم قال من الزائر ايها البهي

الباهر - فقال انا السعد * فقال اشهد انك

عناية الحق وميزان اختبار الخلق - فالويل لمن

جهل حقوق[٣] واقبالك عليه - ويا سعادة

سکندر نے اپنے پاس بٹھایا۔ اور پوچھا کہ تو کون ہے؟ اُس نے کہا کہ میں عقل ہوں ۔ سکندر نے کہا کہ اگر تو بعض جگہہ پر بیکار نہو جاتی تو البتہ خوب تہی *

پھر تیسری پُتلی آئی کہ اُسکو ڈومنیاں ستار (بجاتی ہوئی) لاتی تہیں۔ اُس کے جمال سے آرزوں کے چہرے چمک اُٹھے ۔ اور اُسکے آنے کی برکت سے اندھیرے گھپ روشن ہو گئے * سکندر دیکھتے ہی اُٹھ کھڑا ہوا پیشانی پر بوسہ دیا ۔ اور کہا کہ ای خوبصورت روشن جمال تو کون ہے؟ اُس نے کہا کہ میں خوش نصیبی ہوں * سکندر نے کہا کہ میں (بھی) گواہی دیتا ہوں کہ تو خدا کی عنایت ہے ۔ اور خلقت کے اختیار کی ترازو ہی۔ حیف ہے اُس پر کہ جسنے تیرے آنے کے حقوق کو نہ جانا

---

۱ عقال جس اونٹ کے پانو پھرے ہوئے ہوں اسے اعقل کہتے ہیں عقال اُسکا مبالغہ۔ عقل اور عقال میں صنعت اشتقاق ہے یعنے اسے فخریہ کہا تھا کہ میں عقل ہوں سکندر نے کہا کہ تو بعض موقع پر عقال یعنے لنگڑی ہو جاتی ہے اگر یہہ عیب تجھہ میں نہوتا تو البتہ اچھی تھی ۱۲ ۲ زفاف دلہن کو دولہا کے گھر بھیجنا ۔ چونکہ اُسے اکثر دھوم سے اور بنا سنوار کر بھیجتے ہیں اسلئے یہاں اُس سے آرایش اور شان شوکت مراد ہے ۳ یا حرف ندا ہے اور منادی اُسکا محذوف ہے یعنے اے لوگو آؤ اور اس سعادت کو دیکھو ۔ نہایت تعجب کی جگہہ یہہ محاورہ بولتے ہیں ۱۲

مَنْ وَفٰی حَقَّ الْخِلَافَةِ اِذَا سُلِّمَتْ اِلَیْهِ * ثُمَّ عَاهَدَهٗ

عَلٰی اَنْ یَّکُوْنَ مِنْ اَعْوَانِهٖ ـ وَعَلٰی وَفْقِ مَا یَقْتَضِیْهِ

حُکْمُ مِیْزَانِهٖ * فَلَمْ یَزَلْ مَعَهٗ فِیْ اَمَانٍ ـ حَتّٰی انْتَقَلَ

اِلٰی کَرَمِ الْمَنَّانِ *

حِکَایَةٌ (٢)

رُوِیَ اَنَّ عَبْدَ الْوَاحِدِ بْنَ زَیْدٍ قَالَ سَاَلْتُ اللّٰهَ

ثَلٰثَ لَیَالٍ اَنْ یُّرِیَنِیْ رَفِیْقِیْ فِی الْجَنَّةِ * فَقِیْلَ لِیْ یَا

عَبْدَ الْوَاحِدِ رَفِیْقُكَ مَیْمُوْنَةُ السَّوْدَآءُ * فَقُلْتُ وَ

اَیْنَ هِیَ قِیْلَ لِیْ فِیْ بَنِیْ فُلَانٍ بِالْکُوْفَةِ ـ فَذَهَبْتُ اِلَی الْکُوْفَةِ

اور بڑا خوش نصیب وہ شخص ہے کہ جب اُسے تیری نیابت سپرد ہوئی تو اسکا حق پورا اُتارا - پھر اُس سے عہد کیا کہ مددگاروں میں رہے - اور اُسکی ترازو کے بموجب (عمل کرے) * اس کے بعد سانند ہمیشہ (امن) وامان میں رہا - یہاں تک کہ خدا کے کرم میں انتقال کیا (یعنی مرگیا) *

کہانی (۲)

کہتے ہیں زید کے بیٹے عبدالواحد نے کہا - کہ مینے خدا سے تین رات برابر دعا مانگی کہ بہشت میں جو میرا رفیق ہو اُسے مجھے (دنیا میں) دکھا دے * حکم ہوا کہ اے عبدالواحد وہاں تیری رفیق میمونۃ السوداء ہوگی * مینے کہا کہ وہ کہاں ہے ؟ حکم ہوا کہ فلان قبیلہ سے ہے اور کوفہ میں (رہتی ہے) میں اسکے لئے کوفہ میں گیا

۱؎ مِنّت احسان کرنا و نعمت دینی منّان مبالغہ کا صیغہ ہے یعنے بہت احسان کرنیوالا یا بہت سی نعمت دینے والا یہہ بھی خدای تعالے کا نام ہے ۲؎ روایت کسی کی زبانی کچھہ بیان کرنا - روایت کی گئی ہے یعنے کہتے ہیں ۱۲ ۳؎ میمونہ مبارک عورت - سوداء کالی عورت مگر یہاں میمونہ سوداء اُسکا نام ہے ۴؎ میرے واسطے کہا گیا - یعنے درگاہ خدا سے مجھے حکم ہوا ۱۲

لِاَجْلِهَا۔ فَاِذَا هِيَ تَرْعَى غَنَمًا وَاِذَا غَنَمُهَا تَرْعَى مَعَ الذِّئَابِ
وَهِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّي * فَلَمَّا فَرَغَتْ مِنْ صَلٰوتِهَا قَالَتْ
لِيْ يَا ابْنَ زَيْدٍ قَبْلَ اَنْ اُكَلِّمَهَا اَلَيْسَ هٰذَا الْمَوْعِدَ *
ثُمَّ قُلْتُ وَمَا اَدْرٰكِ اِنِّيْ ابْنُ زَيْدٍ قَالَتْ اَمَا عَلِمْتَ
اَنَّ الْاَرْوَاحَ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ مَا تَعَارَفَ مِنْهَا اَئْتَلَفَ
وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ * قُلْتُ مَالِيْ اَرٰى
اَغْنَامَكِ مَعَ الذِّئَابِ تَرْعٰى * قَالَتْ لَمَّا اَصْلَحْتُ
مَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ اللّٰهِ اَصْلَحَ اللّٰهُ مَا بَيْنَ اَغْنَامِيْ
وَالذِّئَابِ *

دیکھتا کیا ہوں کہ وہ بکریاں چراتی ہے - بکریاں تو بھیڑیوں کے ساتھ
چرتی پھرتی ہیں اور وہ کھڑی نماز پڑھتی ہے* جب نماز سے فارغ ہوئی
تو پہلے اس سے کہ میں کچھ بات کہوں - وہ بولی کہ (ہیں) زید کے
بیٹے ! جہاں میرے تیرے ملنے کا وعدہ تھا یہہ تو وہ جگہہ نہیں*
مینے کہا - تجھے کس نے بتایا کہ میں زید کا بیٹا ہوں اُس نے
کہا - تو نہیں جانتا کہ " روحیں پہلے اکھٹی جمع تہیں جنمیں (وہانکی)
جان پہچان ہے اُن میں محبت ہے - اور جو (وہاں سے) انجان
ہیں اُن میں مخالفت ہے " مینے کہا کیا سبب ہے کہ دیکھتا ہوں
تیری بکریاں بھیڑیوں کے ساتھ چرتی ہیں * اُس نے کہا کہ جو
معاملہ مجھ میں اور خدا میں تھا جب اُسے مینے سنوار لیا تو جو کچھ
میری بکریوں اور بھیڑیوں میں تھا - اُسے خدا نے سنوار دیا *

ا فَاِذَا هِیَ پس ناگاہ وہ یہہ عرب کا محاورہ ہے جیسے ہم اردو میں کہتے ہیں
دیکھتا کیا ہوں کہ اوسکی بکریاں بھیڑیوں کے ساتھ چرتی ہیں "

حكاية (٣)

حُكِيَ اَنَّ رَجُلًا كَانَ سَائِرًا بِطَرِيْقِ مَكَّةَ صُحْبَةَ الْحَاجِّ * فَرَاٰى فِيْ بَعْضِ الْغَارَاتِ فِيْ يَوْمٍ شَدِيْدِ الْحَرِّ حَيَّةً عَظِيْمَةً تَتَمَرَّغُ عَلَى الرَّمْضَاءِ مِنْ شِدَّةِ الْعَطَشِ * فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهٖ - وَسَقَاهَا مِنْ سَطِيْحَةٍ كَانَتْ مَعَهٗ - اِلٰى اَنْ رُوِيَتْ - وَسَارَ وَتَرَكَهَا * فَاتَّفَقَ اَنَّهٗ فِيْ وَقْتٍ مِّنَ الْاَوْقَاتِ - غَلَبَ عَلَيْهِ النَّوْمُ - حَتّٰى رَحَلَتِ الْقَافِلَةُ - فَانْتَبَهَ فَلَمْ يَجِدْ اَحَدًا - وَّلَا رَاحِلَتَهٗ - فَبَكٰى وَنَظَرَ مُتَحَيِّرًا فِيْمَا يَفْعَلُ * وَاِذَا هُوَ

(۳) کہانی

کوئی شخص مکہ کے رستہ میں حاجیوں کے ساتھ چلا جاتا تھا * دن بہت گرم تھا - ایک غار میں دیکھا - کہ بڑا سا سانپ - جلتی ہوئی ریت پر پیاس کے مارے لوٹتا ہے * (یہہ شخص) اپنی سواری پر سے اترا - چھاگل سے اُسے پیٹ بھر کے پانی پلایا - اور وہیں چھوڑ کر چلا گیا * اتفاقاً ایک دفعہ اُس شخص کو (ایسی) نیند آئی کہ قافلہ کوچ کر گیا - جاگا تو نہ کسی اور کو پایا نہ اپنی سواری کو (ناچار) رو دیا اور حیران ہو کر دیکھنے لگا کہ کیا کرے - یکایک

---

(۱) غارۃ میں ۃ وحدت کے لئے زیادہ کر دی اور اُسکی جمع غارات ہوئی جیسے کہ تمر سے تمرۃ یعنے کھجور اور اس کی جمع تمرات - اسیطرح بقر سے بقرۃ یعنے ایک گائی اور اس کی جمع بقرات - (۲) تمرّغ خاک پر لوٹنا

(۳) رمض آفتاب کی تیزی سی زمین کا جلنا - یا اُس سے پانو کا جلنا - رمضاء زمین گرم ۱۲ (۴) سطیحۃ توشہ دان - یہاں چھاگل مراد ہے جسمیں مسافر پانی ساتھ لے چلتا ہے ۱۲

يَنظُرُ نَاقَةً سَائِبَةً - فَقَصَدَهَا فَدَنَتْ مِنْهُ
وَنَاخَتْ حَتّٰى امْتَطَاهَا وَاَوْصَلَتْهُ الْقَافِلَةَ بِاَسْرَعَ
مِنْ طَرْفَةِ عَيْنٍ - ثُمَّ اَنْشَدَتْ قَائِلَةً **شعر**

اَنَا الشُّجَاعُ الَّذِىْ قَدْ كُنْتُ فِىْ ظَمَاءٍ
وَسْطَ الْحَجِيْزِ عَلَى الرَّمْضَاءِ فِى الْوَادِىْ
فَجُدْتَّ بِالْمَاۤءِ فَضْلًا مِّنْكَ مُبْتَدِئًا
مِنْ غَيْرِ بُخْلٍ فَاَشْفٰى غُلَّةَ الصَّادِىْ
هٰذَا جَزَاؤُكَ مِنَّا لَا نَمُنُّ بِهٖ
فَضْلًا بِفَضْلٍ وَّكَانَ الْفَضْلُ لِلْبَادِيْ

ایک سانڈھنی نظر آئی - اس شخص نے (سوار ہونے کا) ارادہ کیا سانڈھنی (خود) پاس آئی اور بیٹھ گئی یہہ سوار ہوا - اور اُس نے پلک مارتے قافلہ میں پہنچا دیا - بعد اسکے سانڈھنی نے یہہ شعر پڑھے ۵ میں وہی سانپ ہوں کہ پیاسا تھا + دوپہر میں جلتی ریت پر جنگل میں + پہلے تو نے اپنی بزرگی سے پانی دیا + (اسطرح) جی کھول کر کہ پیاسی کی پیاس بجھادی + یہہ ہماری طرف سے اُسکا عوض ہے (مگر) ہم احسان نہیں جتاتے + نیکی کا مقابلہ نیکی سے ہوتا ہے + اور (حق یہہ ہے) کہ بزرگی اُسی کے لئے ہے جو پہل کرے

---

۱ عرب کے محاورہ میں کہتے ہیں کہ سَیَّبتُ الدَّابَّۃَ یعنے مینے اُسے چھوڑ دیا - اسی سے سائبہ یعنے جو اونٹنی فقط نذر کے لئے رکھی ہو - اس پر سواری نہیں کرتے - اور سایبہ کہتے ہیں - عرب میں پہلے یہہ بھی دستور تھا کہ جب کوئی اونٹنی دس دفعہ بچہ جن چکتی تھی تو پھر اس پر سواری نہیں کرتے تھے اور اسکا دودھ بھی اُسیکے بچہ کو پلاتے تھے یا مہمان کو دیتے تھے اور اسے سایبہ کہتے تھے - چونکہ جانور بے مشقت کھانے پینے سے قوی اور موٹا ہو جاتا ہے اسواسطے سایبہ سے موٹی تازی اونٹنی بھی مراد ہوسکتی ہے ہندوستان میں سواری کی اونٹنی کو سانڈھنی کہتی ہیں ۱۲

۲ انشاد شعر پڑھنا - ۳ شجاع ایک قسم کا سانپ ۱۲ ۴ ہَجیر دوپہر کی گرمی ۵ غُلَّۃ پیاس ۱۲ ۶ صادِی پیاسا مصدر اسکا صدی ہے ۱۲

حِكَايَة (۴)

قِيْلَ اِنَّ رَجُلًا اِصْطَحَبَ طُفَيْلِيًّا فِيْ سَفَرٍ۔ فَقَالَ لَهٗ اِمْضِ يَا اَخِيْ وَاشْتَرِلَنَا لَحْمًا۔ فَقَالَ لَهٗ مَا اَقْدِرُ اَمْشِيْ۔ وَاَخَافُ اَنْ اُغْبَنَ۔ فَمَضَى الرَّجُلُ وَاشْتَرٰى لَحْمًا۔ ثُمَّ قَالَ لَهٗ قُمْ فَاطْبُخْ۔ فَقَالَ لَهٗ وَاللّٰهِ مَا اَعْرِفُ اَطْبُخُ۔ فَطَبَخَ الرَّجُلُ ثُمَّ قَالَ لَهٗ قُمْ فَاغْرِفْ۔ فَقَالَ اَخْشٰى اَنْ يَنْقَلِبَ الْقِدْرُ عَلٰى ثِيَابِيْ۔ فَغَرَفَ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهٗ قُمْ فَكُلْ۔ فَقَالَ لَهٗ وَاللّٰهِ قَدِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ مُخَالَفَتِكَ وَتَقَدَّمَ وَاَكَلَ۔ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ قَبَّحَكَ

کہانی (۴)

کہتے ہیں کہ کسی شخص نے ایک مفت خورے کو سفر میں ساتھ لیا منزل پر پہنچکر اُس سے کہا کہ بھائی جا۔ ہمارے لئے گوشت تو لے آ۔ اُس نے کہا کہ مجھ سے تو چلا نہیں جاتا۔ اور یہہ بھی ڈر ہے کہ کہیں ٹھگا یا نہ جاؤں۔ وہ شخص آپ گیا اور گوشت خرید لایا * پھر اُس سے کہا۔ کہ اُٹھ اسے پکا لے۔ وہ بولا خدا کی قسم مجھے تو پکانا نہیں آتا۔ اُس نے آپ پکا لیا۔ پھر اُس سے کہا۔ کہ کھانا نکال لے اُس نے کہا ایسا نہو دیگچی میرے کپڑوں پر اوندہ جاے۔ اُس نے آپ ہی نکال لیا * جب کھانے بیٹھا تو کہا۔ اُٹھ کھانا کھا لے۔ مفت خورہ بولا۔ خدا کی قسم مجھے تیرے برخلاف کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ آگے بڑھا اور کھانا کھانے لگا۔ وہ شخص بولا کہ خدا تیرا بُرا حال کرے

---

۱ جب ص کے بعد ت افتعال کی آتی ہے تو ط ہو جاتی ہے ۲ طفیلی نام ایک مشہور شخص تھا کہ کوفہ میں رہتا تھا اور بنی غطفان کے قبیلہ سے تھا۔ ضیافتوں میں بن بلائے جایا کرتا تھا۔ اِس لئے طفیل الاعراس بھی کہتے تھے وہ ایک دفعہ کسی کے گھر میں اپنی عادت کے بموجب بن بلائے چلا گیا۔ گھر والے نے کہا کہ تجھے کس نے دعوت میں بلا لیا۔ اُس نے کہا کہ + دعوت نفسی حین لم تدعنی فالحمد لی لا لک علی الدعوۃ + یعنی جب تو نے میری دعوت نہ کی۔ تو میں نے آپ اپنی دعوت کی پس دعوت کا شکر یہ بھی تیرے لئے نہوگا میرے لئے ہوگا۔ بعد اسکے بن بُلائے ہونے آدمی کو طفیلی کہنے لگے۔ مگر یہاں اس لفظ سے ایسا آدمی مراد ہے جو بے محنت و مشقت خوش گزران رہنا چاہے جسے ہمارے محاورہ میں مفت خورہ کہتے ہیں

اللّٰهِ وَلَا اُشْبِعُ بَطْنَكَ فَاذْهَبْ فَاِنَّكَ اَمْكَرُ

الْمَاكِرِيْنَ

حِكَايَةٌ (٥)

قَدِمَ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الطُّفَيْلِيِّيْنَ بِبَلَادِ الْمَوْصِلِ * فَمَرُّوْا

فِيْ طَرِيْقِهِمْ بِسُوْقِ الطَّبَّاخِيْنَ - فَدَخَلُوْا عِنْدَ طَبَّاخٍ

فَقَالَ لَهٗ اَحَدُهُمْ اغْرُفْ لِيْ بِدِرْهَمٍ - وَقَالَ الْاٰخَرُ

كَذٰلِكَ وَقَالَ الثَّالِثُ كَذٰلِكَ - فَغَرَفَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا -

فَلَمَّا فَرَغُوْا مِنَ الْاَكْلِ اَرَادَ الْاَوَّلُ الْاِنْصِرَافَ -

فَقَالَ لَهُ الطَّبَّاخُ هَاتِ الدِّرْهَمَ - فَقَالَ لَهُ الطُّفَيْلِيُّ

اور کبھی تیرا پیٹ نہ بھرے تو بڑا امکّار ہے

کہانی (۵)

تین مفت خورے شہر مَوصل میں آئے رستہ میں نان بائیوں کے بازار میں گزر ہوا نان بائی کے دکان میں گھس گئے ایک نے کہا کہ ایک درہم کا کھانا میرے لئے نکال دوسرے نے بھی یہی کہا اور تیسرے نے بھی اُس نے اُن کے لئے کھانا نکالا اور انھوں نے کھایا جب کھانا کھا چکے تو پہلے نے چلنے کا ارادہ کیا نان بائی نے کہا کہ درہم تو دے - اُس نے کہا کہ

---

۱ یہاں مکّار سے مراد وہ شخص ہے جو جان بوجھ کر اپنے تیں نادان یا بیمار نا طاقت ظاہر کرے - ہندی میں اُسے مکرا کہتے ہیں - چونکہ اردو میں افعل التفضیل نہیں ہے اس لئے امکر الماکرین کے فقط معنے یہہ کہیں گے کہ تو بڑا امکّار ہے ۱۲

۲ ھَاتِ اس کی اصل آت تھی امر کا صیغہ اتی یاتی سے ہے آکوہ سے بدلکر ہاتِ ایک اسم کر لیا ہے کہ امر کے معنے دیتا ہے ۱۲

مَا تَقُصُّ تُرِيدُ اَنْ تَاخُذَ مِنِّي مَرَّتَيْنِ * فَصَاحَ الطَّبَّاخُ

وَيْلَكَ تُرِيْدُ تَنْهَبُنِيْ ـ فَقَالَ لَهُ الثَّانِيْ يَاسُبْحَانَ

اللّٰهِ اَعْطَاكَ الدِّرْهَمَ بَعْدَ اَنْ اَعْطَيْتُكَ دِرْهَمِيْ *

فَقَالَ الطَّبَّاخُ وَاَنْتَ اَيْضًا مِثْلُهُ ـ ثُمَّ الْتَفَتَ الطَّبَّاخُ

فَوَجَدَ الثَّالِثَ يَبْكِيْ ـ فَقَالَ لَهُ الطَّبَّاخُ مِمَّا بُكَاؤُكَ

قَالَ كَيْفَ لَا اَبْكِيْ وَقَدْ بَلَغْتَ حَقَّ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ

الْفَاضِلَيْنِ اللَّذَيْنِ سَلَّمَا لَكَ قَبْلَ مَا سَلَّمْتُ لَكَ ـ

فَضَرَبَ الطَّبَّاخُ عَلٰى رَاْسِهٖ وَقَامَ اَهْلُ السُّوْقِ عَلَيْهِ

يَلُوْمُوْنَهُ ـ وَخَرَجَ الطُّفَيْلِيُّوْنَ يَضْحَكُوْنَ عَلٰى لِحْيَتِهٖ ـ

کیا ظلم کرتا ہے؟ کیا مجھسے دو دفعہ دام لینے چاہتا ہے * نان بائی غل مچانے لگا کہ ہائے افسوس تُو تو مجھے لوٹنا چاہتا ہے دوسرا بولا کہ سبحان اللہ جب مینے تجھے اپنا درہم دیا اُس کے بعد ہی تو اس نے دیا ہے - نان بائی نے کہا - کہ تو بھی ویسا ہی ہے - تیسرے کی طرف خیال کیا تو اُسے روتا ہوا پایا اُس سے کہا - کہ تو کیوں روتا ہے - وہ بولا کہ کیونکر نہ روؤں ان دو بزرگوں نے جو مجھ سے پہلے تجھے دیا اونکے حق کو تو نگل گیا دمجھی کا ہیکو چھوڑیگا نان بائی نے اپنا سر پیٹ لیا - بازار کے لوگ آ کھڑے ہوئے - اور اُنہیکو ملامت کرنے لگے - مفت خورے ہنستے ہُوئے چلے گئے

۱؎ سبحان اللہ فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے ۲؎ جب کوئی شخص اپنی بیوقوفی سے نقصان اُٹھاتا ہے - اور لوگ اس کی ہنسی اُڑاتے ہیں - تو عرب کے محاورہ میں کہتے ہیں ضَحِکُوا عَلَی الْخَیْبَۃِ ۱۲

وَهُوَ يَبْكِي وَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئاً

حِكَايَةٌ (٦)

اِصْطَحَبَ اَحْمَقَانِ فِي طَرِيْقٍ - فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِلْاٰخَرِ

تَعَالَ نَتَمَنَّ فَاِنَّ الطَّرِيْقَ يُقْطَعُ بِالْحَدِيْثِ * فَقَالَ

اَحَدُهُمَا اَنَا اَتَمَنَّى قَطَائِعَ غَنَمٍ - اَنْتَفِعُ بِلَحْمِهَا وَدَرِّهَا

وَصُوْفِهَا - فَقَالَ الْاٰخَرُ وَاَنَا اَتَمَنَّى قَطَائِعَ ذِئَابٍ *

اُرْسِلُهَا اِلَى غَنَمِكَ حَتّٰى لَا تَتْرُكَ مِنْهَا شَيْئاً *

فَقَالَ لَهٗ وَيْحَكَ - هٰذَا مِنْ حَقِّ الصُّحْبَةِ وَحُرْمَةِ

الْعِشْرَةِ + فَتَصَايَحَا - وَتَخَاصَمَا - وَاشْتَدَّتِ الْخُصُوْمَةُ

نان بائی کو کچھ ہاتھ نہ آیا - روتا رہگیا

کہانی (۶)

دو احمق رستہ میں ہمسفر ہوئے - ایک نے دوسرے سے کہا کہ آؤ اپنی اپنی آرزوئیں بیان کریں کہ رستہ باتوں میں (خوب) کٹتا ہے ؁ پہلا بولا - کہ میں تو خدا سے بکریوں کے ریوڑ چاہتا ہوں کہ اسکے گوشت اور دودھ اور اون سے نفع کماؤں ؁ دوسرے نے کہا میں تو بھیڑیوں کے ریوڑ چاہتا ہوں - انہیں تیری بکریوں میں چھوڑوں کہ کچھ نہ چھوڑیں ؁ اس نے کہا - بھلے منہ یارانہ اور ساتھ رہنے کا حق یہی ہے ؁ (غرض) دونو غل مچانے اور جھگڑنے لگے اور لڑائی نے خوب زور پکڑا

---

۱ لم ینل نال ینال سے ہے لم نے جزم کیا اسلئے الف دو ساکنوں کے جمع ہونے سے گر پڑا -

۲ تعالَ علو سے ہے یعنے بلند ہو محاورہ میں اسکے یہہ معنے ہیں کہ ادہر آؤ ۳ قطائع جمع قطیعہ کی یعنے بکریوں کے ریوڑ ۴ تصایحا باب تفاعل سے ہے یعنے دونو غل مچانے لگے - اسیطرح تخاصما یعنے دونو جھگڑنے لگے ۱۲

بَيْنَهُمَا وَتَلَاطَمَا وَتَلَاكَمَا - وَتَمَاسَكَا بِالْأَطْوَاقِ *

فَرَضِيَا بِأَوَّلِ مَنْ يَّطَّلِعُ عَلَيْهِمَا يَكُوْنُ حَكَمًا بَيْنَهُمَا * فَطَلَعَ

شَيْخٌ بِحِمَارٍ عَلَيْهِ زِقَّانِ مِنْ عَسَلٍ فَحَدَّثَاهُ بِحَدِيْثِهِمَا -

فَنَزَّلَ الزِّقَّيْنِ وَفَتَحَهُمَا حَتّٰى سَالَا عَلَى الْأَرْضِ * ثُمَّ قَالَ

صَبَّ اللّٰهُ دَمِيْ مِثْلَ هٰذَا إِنْ لَّمْ تَكُوْنَا أَحْمَقَيْنِ * قُلْتُ

وَهُوَ لَعَمْرِيْ أَشَدُّ حُمْقًا مِنْهُمَا لِعَمَلِهِ بِالزِّقَّيْنِ - مَا دَلَّ عَلٰى

سُخْفِهِ * وَيُقَالُ إِنَّ الْأَحْمَقَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّنْفَعَ شَخْصًا ضَرَّهُ *

حِكَايَةٌ (۷)

إِسْتَأْجَرَ رَجُلٌ حَمَّالًا لِّيَحْمِلَ لَهُ قَفَصًا فِيْهِ قَوَارِيْرُ

تھتھہ اور مکّے سے لڑے اور گریبان پکڑ لئے * آخر (اسبات پر) راضی ہوئے کہ جو شخص پہلے سامنے آئے وہ پنچ ہو * اِتنے میں ایک بڈھا دو گدھے لئے ہوئے آیا کہ اوپر شہد کی دو مشکیں تھیں - دونو نے اپنی بات اُس سے کہی - بڈھے نے دونو مشکیں اُتار اُنکے منھ کھولدئے کہ دونو کا شہد بہہ گیا - پھر بولا کہ اگر تم دونو احمق نہو تو خدا اِسیطرح میرا خون بہائے * مگر میں اپنی جان کی قسم کھا کر کہتا ہوں - کہ بڈھا دونو سے زیادہ احمق تھا - جو اپنی مشکونکا یہہ حال کیا - کہ (صاف) اُس کی بی عقلی پر دلالت کرتا ہے * مثل ہے کہ احمق جب کسیکو فائدہ پہونچانا چاہتا ہے تو اپنا آپ نقصان کرلیتا ہے

کہانی (۷)

کسی شخص نے ایک مزدور کیا کہ شیشونکا ٹوکرا اُٹھا کر لے چلے

۱ تَلاطُما اصلمیں لطم سے ہے یعنے تھپڑ ۱۲ ۲ اطواق جمع طوق کی یعنے گردن بند - یہاں گریبان مراد ہے ۱۲ ۳ صبّ پانی کا گرنا مگر یہاں خون بہنا مراد ہے ۴ دَمُ خون اصل دَمُوٌ تھا واو گر پڑا - دمی میں ی متکلم کی ہے ۱۲ ۵ سخف سبکی عقل یعنے بے وقوفی ۶ قفص پنجرہ یا جو سطح کی جالی دار چیز بنی ہوئی ہو یہاں ٹوکرا مراد ہے ۱۲ ۷ قَوارِیر جمع قارورہ کی یعنے شیشہ ۱۲

عَلَى اَنْ تُعَلِّمَهُ ثَلٰثَ خِصَالٍ يَنْتَفِعُ بِهَا * فَلَمَّا بَلَغَ

ثُلُثَ الطَّرِيْقِ قَالَ هَاتِ الْخَصْلَةَ الْاُوْلٰى * فَقَالَ

مَنْ قَالَ لَكَ اِنَّ الْجُوْعَ خَيْرٌ مِّنَ الشَّبَعِ فَلَا تُصَدِّقْهُ

قَالَ نَعَمْ * فَلَمَّا بَلَغَ نِصْفَ الطَّرِيْقِ قَالَ هَاتِ الثَّانِيَةَ *

فَقَالَ مَنْ قَالَ لَكَ اِنَّ الْمَشْيَ خَيْرٌ مِّنَ الرُّكُوْبِ فَلَا تُصَدِّقْهُ

قَالَ نَعَمْ * فَلَمَّا انْتَهٰى اِلٰى بَابِ الدَّارِ قَالَ هَاتِ الثَّالِثَةَ *

فَقَالَ مَنْ قَالَ لَكَ اِنَّهُ وَجَدَ حَمَّالًا اَجْهَلَ مِنْكَ

فَلَا تُصَدِّقْهُ * فَرَمَى الْحَمَّالُ بِالْقَفَصِ فَكَسَرَ

جَمِيْعَ الْقَوَارِيْرِ * وَقَالَ مَنْ قَالَ لَكَ اِنَّهُ بَقِيَ

مزدوری یہہ ٹھری کہ تین باتیں ایسی بتائی جنسے مزدور کو فائدہ ہو* جب رستہ کی ایک تہائی پر پہنچے تو مزدور نے کہا کہ لاؤ پہلی بات* اُس نے کہا کہ جو کوئی تجھ سے یہہ کہے کہ سیری سے بھوکھ اچھّی ہے تو نہ مانیو - اُس نے کہا اچھا* جب آدھی دور پر پہنچے تو کہا کہ لاؤ دوسری بات* اُس نے کہا کہ جو شخص تجھ سے کہے کہ سواری سے پیدل چلنا اچھا ہے - تو کبھی سچ نہ جانیو - اُس نے کہا اچّھا* جب وہ شخص گھر کے دروازہ پر پہنچا تو مزدور نے کہا کہ لاؤ تیسری بات* اُس نے کہا کہ جو کوئی تجھ سے یہہ کہے کہ مینے تجھ سے بھی احمق مزدور دیکھا ہے تو تو باور نہ کیجیو* مزدور نے ٹوکرا سر سے پھینک دیا کہ سارے شیشے ٹوٹ گئے* اور کہا جو کوئی تجھ سے کہے کہ

ل خصلت خو - خصال جمع - یعنے اسطرح کی باتیں کہ اگر اُنکی عادت ہو جائے اور ہمیشہ کرتا رہے تو بہت فائدہ ہو،،

فِي الْقَفَصِ فَأْرَةٌ فَلَا تُصَدِّقْهُ أَبَدًا *

حِكَايَةٌ (٨)

حُكِيَ فِي شَرْحِ الْمَقَامَاتِ أَنَّ كِسْرَى أَنُوشِيرْوَانَ مَرَّ عَلَى شَيْخٍ يَغْرِسُ شَجَرَ الزَّيْتُونِ * فَقَالَ لَيْسَ هٰذَا أَوَانَ غَرْسِكَ الزَّيْتُونَ لِأَنَّهُ شَجَرَةٌ بَطِئُ الثَّمَرِ وَأَنْتَ شَيْخٌ هَرِمٌ * فَقَالَ أَيُّهَا الْمَلِكُ قَدْ غَرَسَ مَنْ قَبْلَنَا فَأَكَلْنَا وَنَغْرِسُ لِيَأْكُلَ مَنْ بَعْدَنَا * فَقَالَ كِسْرَى زِهْ أَيْ أَحْسَنْتَ * وَكَانَ إِذَا قَالَهَا يُعْطَى مَنْ قِيلَتْ لَهُ أَرْبَعَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ * فَدُفِعَتْ لَهُ *

ٹوکرے میں کوئی شیشہ بجاے تو کبھی یقین نہ کیجیو

کہانی (۸)

شرح المقامات[1] میں یہہ حکایت لکھی ہے کہ کسرے[2] نوشیروان ایک بڈھی کے پاس سے گزرا کہ زیتون[3] کا درخت لگا رہا تھا * نوشیروان نے کہا کہ بڈھی تیرے تو زیتون بونے کے دن نہیں ہیں کیونکہ یہہ درخت بہت دنوں میں پھلتا ہے اور تو بڈھا سن رسیدہ ہے * اس نے کہا کہ حضور جو (لوگ) ہمسے پہلے ہوے انہوں نے بویا ہمنے کھایا - ہم بوتے ہیں کہ ہمارے بعد والے کھائیں * کسرے نے کہا (زہ)[4] یعنے کیا خوب بات کہی * نوشیروان کا قاعدہ تھا کہ جس شخص کے باب میں یہہ بات کہتا تھا اسے چار ہزار درہم ملتے تھے وہی اسے دیئے گئے

---

۱ مقامہ وہ جلسہ جہاں لوگ بیٹھ کر بات چیت کریں کہیں مراد اس سے وہ کتاب ہوتی ہے جسمیں اہل کمال کی صحبت کے لطائف اور حکایتوں کا ذکر ہو ۲ کسری معرب خسرو کا ہے کہ نوشیروان لقب تھا - یہہ بادشاہ انصاف اور اقبال و دولت میں آجتک ضرب المثل ہے - کلیلہ دمنہ اور شطرنج اسی نے ہندستان سے منگائی اور شطرنج کے مقابل بزرجمہر اسکے وزیر نے تختہ نرد ایجاد کی اور اسکے علاوہ بھی حکمۃ وغیرہ علوم کی تحقیقات اسنے ہندوستان سے کی

۳ زیتون ایک درخت ہے کہ بہت سے کاموں میں آتا ہے - ہزار برس کی عمر ہوتی ہے اسکے نیکیوں کے سبب قرآن شریف میں خدا اسکی قسم کھاتا ہے - یعنے جو ایسے تمہارے کام کی چیز ہے اسکی قسم تیل اسکا کھانے میں اور بہت سے علاجوں میں کام آتا ہے اسکو زیت کہتے ہیں

۴ زہ فارسی زبان میں تعریف کے موقع پر اور عرب کی زبان میں تعجب کے موقع پر کہتے ہیں ۱۲

فَقَالَ اَيُّهَا الْمَلِكُ كَيْفَ رَاَيْتَ غَرْسِيْ فَمَا اَسْرَعَ مَا اَثْمَرَ * فَقَالَ زِهْ فَزِيْدَ اَرْبَعَةُ اٰلَافٍ * فَقَالَ اَيُّهَا الْمَلِكُ كُلُّ شَجَرَةٍ تُثْمِرُ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَرَّةً وَّشَجَرِيْ اَثْمَرَ فِيْ سَاعَةٍ مَرَّتَيْنِ * فَقَالَ زِهْ فَزِيْدَ مِثْلَهَا ـ فَمَضٰى كِسْرٰى وَقَالَ انْصَرِفُوْا فَلَئِنْ وَّقَفْنَا لَمْ يَكْفِهٖ مَا فِيْ خَزَائِنِنَا *

حِكَايَةٌ (٩)

قِيْلَ اِنَّ سَائِلًا اَتٰى اِلٰى بَابِ رَجُلٍ مِّنْ اَغْنِيَاءِ اَصْفَهَانَ فَسَاَلَ شَيْئًا فَسَمِعَهُ الرَّجُلُ * فَقَالَ لِعَبْدِهٖ يَا مُبَارَكُ

بڈھا یہہ بولا کہ کیوں حضور دیکھا میرا پودا کیسا ہے کیا جلد پھل لایا*

نوشیروان نے پھر کہا زہ (دستور کے بموجب) چار ہزار اور دئے*

اُس نے کہا کہ حضور ہر درخت برس میں ایک دفعہ پھلتا ہے

یہہ درخت ایک پل میں دو دفعہ پھلا* نوشیروان نے پھر کہا کہ زہ

اُتنے ہی اور دئے گئے آخر نوشیروان (وہاں سے) چلدیا اور

(ہمراہیوں سے) کہا کہ چلے آؤ اگر ہم ٹھیرینگے تو جو کچھ ہماری

خزانہ میں ہے وہ اسکے لطیفوں کے لئے کافی نہوگا

کہانی (۹)

اصفہان[1] کے دولتمندوں میں سے کسی شخص کے دروازہ پر ایک فقیر

مانگتا ہوا آیا اور کچھ سوال کیا۔ اس شخص نے سنکر غلام کو پکارا کہ

مبارک!

---

[1] اصفہان بہت پرانا اور وسیع شہر ہے قدیم زمانہ میں دار السلطنت تھا اصپ بمعنی سوار اور ہان بمعنی شہر ہے یعنے سواروں کا شہر۔ کہتے ہیں کہ حضرت نوح کی ایک پوتے نے جسکا نام صبہان تھا یہہ شہر آباد کیا تھا یا بنی اسرائیل نے بیت المقدس کی تباہی کے بعد۔ یا سکندر نے بنایا پر اسکے علاوہ بھی کئی روایتیں ہیں۔ غرض تاریخوں میں اس شہر کو نہایت وسیع آباد و سرسبز لکھا ہے۔ لوگ یہاں کی خوش مزاجی اور چالاکی میں ضرب المثل ہیں

قُلْ لِعَنْبَرٍ يَقُلْ لِجَوْهَرٍ وَّجَوْهَرٌ يَقُوْلُ لِيَاقُوْتٍ وَّيَاقُوْتٌ
يَقُوْلُ لِالْمَاسِ وَالْمَاسُ يَقُوْلُ لِفَيْرُوْزٍ وَّفَيْرُوْزُ
يَقُوْلُ لِمَرْجَانَ وَمَرْجَانُ يَقُوْلُ لِهٰذَا السَّائِلِ يَفْتَحُ
اللّٰهُ عَلَيْكَ * فَسَمِعَهُ السَّائِلُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ إِلَى
السَّمَاءِ * وَقَالَ يَا رَبِّ قُلْ لِجِبْرَائِيْلَ يَقُلْ لِمِيْكَائِيْلَ
وَمِيْكَائِيْلُ يَقُوْلُ لِدَرْدَائِيْلَ وَدَرْدَائِيْلُ يَقُوْلُ
لِكَيْكَائِيْلَ وَكَيْكَائِيْلُ يَقُوْلُ لِإِسْرَافِيْلَ
وَإِسْرَافِيْلُ يَقُوْلُ لِعَزْرَائِيْلَ بِأَنْ يَقْبِضَ رُوْحَ هٰذَا
الْبَخِيْلِ فَبَخِلَ التَّاجِرُ * وَمَضَى السَّائِلُ لِحَالِ سَبِيْلِهِ *

عنبر سے امبر سے کہ وہ جوہر سے کہے اور جوہر یاقوت سے کہے اور یاقوت الماس سے کہے اور الماس فیروز سے کہے اور فیروز مرجان سے اور مرجان اس فقیر سے کہے کہ ذرا اتنی گنجایش دے (یعنے اسوقت کچھ حاضر نہیں) فقیر نے (یہی) سنا دونو ہاتھ آسمان کیطرف اٹھا کر کہا کہ یا اللہ جبرئیل کو حکم دے کہ میکائیل سے کہے اور میکائیل وردائیل سے کہے وہ کیکائیل سے کہے اور کیکائیل اسرافیل سے کہے - اور اسرافیل عزرائیل سے کہے - کہ وہ اس کنجوس کی جان قبض کرلے * سوداگر شرمندہ ہوا * اور فقیر نے اپنی راہ لی *

---

۱ مبارک عنبر جوہر وغیرہ فرضی نام ہیں کہ عرب میں اس قسم کے نام غلاموں کے ہوتے ہیں ۲ جبرئیل فرشتہ وحی کا نام ہے ۳ میکائیل یعنے فرشتہ رزق پونہچاتا ہے ۴ اسرافیل ایک فرشتہ کا نام ہے جو قیامت کو صور پھونکے گا پہلے سب زندے مرجائینگے پھر زندے اور مردے سب جی اٹھینگے ۵ مضی لحال سبیلہ عرب کے محاورہ میں ایسے موقع پر کہتے ہیں جیسے اردو میں کہتے ہیں سائل نے اپنا رستہ لیا یا

حِكَايَةٌ (١٠)

دَخَلَ شَرِيْكُ بْنُ الْاَعْوَرِ عَلٰى مُعَاوِيَةَ - وَكَانَ
ذَمِيْمًا * فَقَالَ لَهٗ مُعَاوِيَةُ اِنَّكَ لَذَمِيْمٌ وَّالْجَمِيْلُ
خَيْرٌ مِّنَ الذَّمِيْمِ - وَاِنَّكَ لَشَرِيْكٌ وَمَا لِلّٰهِ مِنْ
شَرِيْكٍ - وَاِنَّ اَبَاكَ الْاَعْوَرُ وَالصَّحِيْحُ خَيْرٌ مِّنَ
الْاَعْوَرِ - فَكَيْفَ سُدْتَ قَوْمَكَ * فَقَالَ لَهٗ اِنَّكَ
لَمُعَاوِيَةُ - وَمَا مُعَاوِيَةُ اِلَّا كَلْبَةٌ عَوَتْ
فَاسْتَعْوَتِ الْكِلَابَ - وَاِنَّكَ ابْنُ صَخْرٍ وَالسَّهْلُ
خَيْرٌ مِّنَ الصَّخْرِ وَاِنَّكَ لَابْنُ حَرْبٍ وَالسِّلْمُ خَيْرٌ

کہانی (۱۰)

شریک ابن اعور ایکدن معاویہ کے پاس آیا - شریک کی صورت بری تھی * معاویہ نے کہا - کہ شریک تو بدصورت ہے اور خوبصورت بہتر ہے بدصورت سے * تو شریک ہے اور خدا کا کوئی شریک نہیں - تیرا باپ کانڑان تھا اور صحیح الاعضا آدمی کانڑیں سے اچھا ہوتا ہے - تو کیونکر اپنی قوم کا سردار ہوگیا * اُس نے کہا کہ تو معاویہ ہے اور معاویہ اُس کُتیا کو کہتے ہیں جو آپ بھونک کر اور کتوں کو بھونکاوے تو بیٹا صخر کا ہے صخر بڑے پتھر کو کہتے ہیں اور پتھر سے ہموار زمین اچھی ہے تو بیٹا حرب کا ہے اور صلح

---

۱ ذمیمہ جو چیز کہ تعریف کے برخلاف بُرا کہنے کے لائق ہو یا جس چیز کو دیکھے سے گھن یعنے کراہیت آئے ۲ امیر معاویہ کے باپ کا نام صخر تھا اور کنیت ابوسفیان تھی -

صخر بڑا پتھر ۱۲

مِنَ الحَرْبِ فَإِنَّكَ لابْنُ أُمَيَّةَ وَمَا أُمَيَّةُ اِلَّا اَمَةٌ صُغِّرَتْ * فَكَيْفَ صِرْتَ اَمِيرَ المُؤْمِنِيْنَ *

حِكَايَةٌ (۱۱)

خَرَجَ شَخْصٌ بِصُرَّةِ دَرَاهِمَ اِلَى السُّوْقِ لِيَشْتَرِيَ حِمَارًا * فَاسْتَقْبَلَهُ رَجُلٌ فِي الطَّرِيْقِ * وَقَالَ لَهُ اِلَى اَيْنَ * قَالَ اِلَى السُّوْقِ لِاَشْتَرِيَ حِمَارًا * قَالَ قُلْ اِنْشَاءَ اللهُ تَعَالَى * فَقَالَ لَيْسَ هٰذَا مَوْضِعَ اِنْ شَاءَ اللهُ اَلدَّرَاهِمُ فِي جَيْبِي وَالْحِمَارُ فِي السُّوْقِ * فَلَمَّا وَصَلَ اِلَى السُّوْقِ ضَرَبَ عَلَى جَيْبِهِ لِصٌّ - فَاَخَذَ الصُّرَّةَ -

حرب سے بہتر ہے تو بٹیا اُمیہ کا ہے اور اُمیہ امۃ کی تصغیر ہے تو کیونکر سارے ایمان والونکا امیر ہوگیا

کہانی (۱۱)

ایک شخص درہموں کی تھیلی لیکر گدھا خریدنے کے لئے گھر سے بازار کو چلا رستے میں ایک اور شخص ملا * اور پوچھا کہ کدہر؟ اس نے کہا بازار ایک گدھا خریدونگا * اُس نے کہا کہ انشاءاللہ تو کہہ لے * اُس شخص نے کہا کہ درہم جیب میں ہیں اور گدھا بازار میں ہے انشاءاللہ کہنے کا کیا موقع ہے * جب بازار میں پہنچا تو (اتفاقاً کسی) جیب کترے نے اُسکی جیب پر (ہتّا) مارا اور تھیلی (اُڑا) لیگیا

فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى دَارِهٖ اِسْتَقْبَلَهٗ ذٰلِكَ الرَّجُلُ * فَقَالَ لَهٗ مِنْ اَيْنَ * قَالَ مِنَ السُّوْقِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ * سُرِقَتْ دَرَاهِمِي اِنْ شَاءَ اللّٰهُ * وَلَمْ اَشْتَرِ الْحِمَارَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ * وَهَا اَنَا مُفْلِسٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَعَلَيْكَ اللَّعْنَةُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ *

حِكَايَةٌ (١٢)

قِيْلَ اِنَّ الْحَجَّاجَ مَرَّ لَيْلَةً بِمَكَانٍ فِيْهِ لَبَّانٌ وَّ عِنْدَهٗ جَحْلَةٌ فِيْهَا لَبَنٌ * وَهُوَ يُخَاطِبُ نَفْسَهٗ - وَيَقُوْلُ سَاَبِيْعُ هٰذَا اللَّبَنَ بِكَذَا وَكَذَا ثُمَّ اَبِيْعُ

جب گھر کو پھرا تو وہی شخص پھر سامنے آیا اور کہا کہ کدہر سے ؟
اُس نے کہا بازار سے انشا اللہ۔ درہم میرے چوری گئے انشا اللہ
گدھا نہ لیا انشا اللہ اور میں مفلس رہ گیا انشا اللہ اور تم پر
لعنت ہے انشا اللہ

کہانی (۱۲)

کہتے ہیں کہ ایک رات حجاج[۱] کا کسی مکان پر گزر ہوا دیکھا کہ
اسمیں ایک دودھ والا بیٹھا ہوا ہے اور اسکے پاس ایک
مشک ہے کہ اسمیں دودھ ہے آپ ہی آپ کہہ رہا ہے کہ اب
میں اتنے کو اس دودھ کو بیچونگا پھر ان ان چیزونکی
سوداگری کرونگا

---

۱ حجاج ابن یوسف عرب میں ایک بادشاہ ہوا ہے کہ نہایت ظالم اور خونریز تھا کہتے ہیں کہ ستر
ہزار بیگناہونکا خون اُسکے ہاتھ سے ہوا ہے ۷۵ھ ہجری میں عبدالملک خلیفہ کیطرف سے حاکم تھا

كَذَا وَكَذَا فَيَصِيرُ لِي كَذَا وَيَحْسُنُ حَالِي فَأَخْطُبُ بِنْتَ

الْحَجَّاجِ ـ وَأَتَزَوَّجُهَا فَتَلِدُ لِي غُلَامًا وَأَدْخُلُ إِلَيْهَا

يَوْمًا فَتُخَاصِمُنِي فَأَضْرِبُهَا بِرِجْلِي هٰكَذَا *

فَرَفَسَ الْجَحْلَةَ بِرِجْلِهِ فَانْكَسَرَتْ وَتَبَدَّدَ اللَّبَنُ

فَقَرَعَ الْحَجَّاجُ الْبَابَ * فَفَتَحَ الْبَابَ فَأَخَذَهُ وَجَلَدَهُ

خَمْسِينَ سَوْطًا * وَقَالَ لَهُ لَوْ رَفَسْتَ ابْنَتِي

هٰكَذَا لَا فْجَعْتَنِي فِيهَا قَبَّحَكَ اللهُ تَعَالَى *

حِكَايَةُ (١٣)

قِيلَ دَخَلَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى ثَعْلَبٍ ـ فَقَالَ أَنْتَ الَّذِي

پھر میرے واسطے ایسا ہوگا ۔ اور میں خوش حال ہو جاؤں گا ۔
پھر میں حجاج کی بیٹی سے شادی کا پیام کرکے بیاہ کروں گا
اور اُس سے ایک بیٹا ہوگا ۔ میں جو ایک دن پاس جاؤنگا ۔
تو وہ مجھ سے لڑنے لگی گی ۔ میں یوں کرکے ایک لات مارونگا
(یہہ کہہ کر) ایک ٹھوکر ماری کہ مشک پھٹ گئی ۔ اور دودھ
کھنڈ گیا ۔ حجاج نے دروازہ کھٹکھٹایا (جب) اُس نے دروازہ
کھولا تو حجاج نے پکڑکر پچاس کوڑے مارے * اور کہا ۔ کہ خدا
تجھے خراب کرے ۔ اسطرح میری بیٹی کو ٹھکراتا تو مجھے رنج نہوتا ؟

کہانی (۱۳)

ایک عرب صحرانشین ثعلب (شاعر) کے پاس آیا ۔ اور کہا کہ تو ہی

لے اعراب جنگل کے رہنے والے ۔ اسکا واحد نہیں آتا اگر ایک مطلوب ہو تو اعرابی کہتے ہیں ۱۲

تزعم انك اعلم الناس بالادب - فقال كذا
يزعمون * فقال انشدني ارق بيت قالته العرب
واسلسه - فقال قول جرير

ان العيون التي في طرفها حور
قتلننا ثم لم يحيين قتلانا

يصرعن ذا اللب حتى لا حراك به
وهن اضعف خلق الله انسانا

فقال هذا الشعر غث رث قد لاكه السفلة
بالسنتها هات غيره فقال ثعلب افدنا من

زبان دانی میں اپنے تئیں سب سے زیادہ جانتا ہے - اُس نے کہا
کہ لوگ تو ایسا ہی خیال کرتے ہیں * عرب نے کہا کہ کسی شاعر نے
جو بہت ہی خوش آیندہ اور سلیس شعر کہا ہو مجھی پڑھکر سنا ثعلب نے
ضریر کا کلام پڑھا **ترجمہ نظم کا** وہ انکھیں کہ جنکے دیکھنے میں
سفیدی بھی گھری ہے اور سیاہی بھی گھری ہے * انہوں نے مجھے
قتل کیا اور پھر نہ جِلایا - عقل والے آدمی کو ایسا مار گرایا کہ اُسمیں
حرکت بھی نہیں رہی - اور خود دنیا کے انسانوں میں سب سے ناطاقت
انسان ہیں * عرب نے کہا کہ یہہ شعر تو پُرانا ردی ہے -
کہ سفلے لوگونکے زبان زد ہے - کوئی اور پڑھ - ثعلب نے کہا کہ تم

یعنے بہت باریک اور نازک مراد اس سے لطیف ہے ۱۲ ۲ حَوَر گہری سفیدی اور گہری
سیاہی کہ نہایت خوبصورتی کے ساتھ ہو ۳ حراک جنبش ۴ انسان لطف اسمیں
یہہ ہے کہ انسان آدمی کو بھی کہتے ہیں اور آنکھ کی تپلی کو بھی کہتے ہیں - اِسطرحکے الفاظ
لانے کو صنعتِ ایہام یا تجنیس کہتے ہیں ۵ غَثّ یعنے اُنکی بات خراب ہوگئی ۶ رَثّ
پرانا ۱۲

عِنْدَكَ يَا أَعْرَابِيُّ فَقَالَ قَوْلُ مُسْلِمِ بْنِ الْوَلِيدِ صَرِيعِ

الْغَوَانِي **نظم** نُبَارِزُ أَبْطَالَ الْوَرَى فَنُبِيدُهُمْ

وَيَقْتُلُنَا فِي السِّلْمِ لَحْظُ الْكَوَاعِبِ

وَلَيْسَتْ سِهَامُ الْحَرْبِ تُفْنِي نُفُوسَنَا

وَلٰكِنْ سِهَامٌ فُوِّقَتْ فِي الْحَوَاجِبِ

فَقَالَ ثَعْلَبُ لِأَصْحَابِهِ اكْتُبُوهَا عَلَى الْحَنَاجِرِ وَلَوْ بِالْخَنَاجِرِ

حِكَايَةٌ (۱۴)

حُكِيَ أَنَّ بَعْضَ الْأَرِقَّاءِ كَانَ عِنْدَ مَالِكٍ يَأْكُلُ

الْخَاصَّ وَيُطْعِمُهُ الْخُشْكَارَ * فَاسْتَنْكَفَ الرَّقِيقُ

اپنے پاس سے کچھ عنایت کرو - اُس نے مسلم بن ولید صریع الغوانے کا کلام پڑھا **ترجمہ نظم کا** خلقت کے بہادروں سے ہم لڑتے ہیں - اور اُنہیں مارتے ہیں - مگر ہمکو صلح (کی عالم) میں معشوقونکی نگاہ قتل کرتی ہے - لڑائی کے تیر ہمکو نہیں مارتے - مگر جو تیر کہ بھووں (کی کمان میں) جوڑی جاتی ہیں - وہ مارے ڈالتے ہیں - ثعلب نے سنکر اپنے صحبت والوں سے کہا کہ اگرچہ خنجروں سے لکھے جائیں (مگر) ان (شعروں) کو (اپنے سینونکے صفحہ) پر لکھو

کہانی (۱۴)

حکایت ہے کہ ایک غلام کسے ایسے مالک کے پاس تھا کہ آپ تو خاصہ کھانا کھاتا تھا - اور بھوسی ملی ہوئی روٹی اسے کھلاتا غلام نے ایسے کھانے سے انکار کیا

! کعاب کاعب جس عورت کی چھاتیاں کھڑی ہوں یہاں نوجوان عورت مراد ہے

کہ اعبد جز - بحر طویل مقبوض - وزن سالم سکا یہہ ہے - فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن

مِنْ ذٰلِكَ ۔ فَطَلَبَ الْبَيْعَ فَبَاعَهُ فَشَرَاهُ مَنْ يَّأْكُلُ

الْخُشْكَارَ وَيُطْعِمُهُ النُّخَالَةَ * فَطَلَبَ الْبَيْعَ فَاشْتَرَاهُ

مَنْ يَّأْكُلُ النُّخَالَةَ وَلَا يُطْعِمُهُ شَيْئًا * فَطَلَبَ الْبَيْعَ

فَبَاعَهُ فَشَرَاهُ مَنْ لَّا يَأْكُلُ شَيْئًا ۔ وَّحَلَقَ رَأْسَهُ ۔ وَكَانَ

فِى اللَّيْلِ يُجْلِسُهُ وَيَضَعُ السِّرَاجَ عَلٰى رَأْسِهِ بَدَلًا

مِّنَ الْمَنَارَةِ فَأَقَامَ عِنْدَهُ وَلَا طَلَبَ الْبَيْعَ مِنْهُ * فَقَالَ لَهُ

النَّخَّاسُ لِأَىِّ شَىْءٍ رَضِيْتَ بِهٰذِهِ الْحَالَةِ عِنْدَ

هٰذَا الْمَالِكِ * قَالَ أَخَافُ مِمَّنْ يَّشْتَرِيْنِىْ فِىْ هٰذِهِ

الْمَرَّةِ وَيَضَعُ الْفَتِيْلَةَ فِىْ عَيْنِىْ عِوَضًا عَنِ السِّرَاجِ *

اور (آقا سے کہکر) بکنا چاہا * اُس نے بیچ ڈالا * پھر ایک ایسی شخص نے کہ
ویسی روٹی تو آپ کھالیتا اور بھوسی انسے کہلاتا (یہاں سے
بھی) بکنا چاہا * پھر ایسے شخص نے خریدا کہ بھوسی آپ کھاتا تھا
اور اُسے کچھ نہ دیتا تھا * یہاں سے پھر بکنا چاہا پھر ایسے شخص
نے خریدا۔ کہ آپ کچھ نہ کھاتا تھا۔ (بلکہ) اِس کا سر مونڈ ڈالا
رات کو بٹھاتا تھا اور چراغدان کے بدلے اسکے سر پر چراغ
رکھتا تھا * غلام اسکے پاس رہا اور بکنے کی درخواست نہ کی *
بازار کے چودھری نے کہا کہ (بارے) اس مالک کے پاس
اِس حالت پر تو کیونکر راضی ہوگیا * اُس نے کہا ڈرتا ہوں
ایکی دفعہ کوئی ایسا شخص نہ خریدی کہ چراغ کے بدلے بتی میری
آنکھوں میں رکھے *

حكاية (١٥)

وَمِنْ غَرِيبِ الْمَنْقُولِ مِنْ كِتَابِ الْمُسْتَجَادِ اَنَّ فَتًى

مِّنْ ذَوِى النِّعَمِ قَعَدَ بِهِ الزَّمَانُ * وَكَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ

حَسْنَاءُ مُحْسِنَةٌ فِى الْغِنَاءِ * فَضَاقَ بِهِمَا الْحَالُ وَ

اشْتَدَّتْ بِهِمَا الْكُرَبُ فِى عَدَمِ مَا يُقْتَاتُ بِهِ * فَقَالَ

لَهَا قَدْ تَرَيْنَ مَا صِرْنَا اِلَيْهِ مِنْ هٰذِهِ الْحَالَةِ السَّيِّئَةِ -

وَاللّٰهِ لَمَوْتِى وَاَنْتِ مَعِى اَهْوَنُ عَلَىَّ مِمَّا اَذْكُرُهُ لَكِ *

فَاِنْ رَاَيْتِ اَنْ اَبِيْعَكِ لِمَنْ يُّحْسِنُ اِلَيْكِ وَيُزِيْلُ عَنْكِ

مَا اَنْتِ فِيْهِ وَاَنْفَرِجُ اَنَا بِمَا لَعَلَّهُ يَصِيْرُ

کہانی (۱۵)

یہہ عجیب حکایت کتاب المستجاد میں سے نقل کی گئی ہے کہ ایک دولت مند جوان سے زمانہ برگشتہ ہوگیا * اسکی پاس ایک خوبصورت لونڈی تھی کہ بہت خوب گاتی تھی * دونوکا حال تنگ ہوا * اور چونکہ کچھ بھی کھانے کو نرہا اِس لئے تکلیف کی شدت ہوئی * جوان نے لونڈی سے کہا۔ دیکھتی ہے کہ ہمارا کیا بُرا حال ہوگیا ہے؟ - خدا کی قسم جو کچھ تیرے باب میں میرے خیال میں گزرتا ہے اُسسے یہہ آسان ہے کہ میں مرجاؤں اور تو میرے ساتھ ہو * اگر تو مناسب دیکھے تو کسی ایسے شخص کے ہاتھ بیچ ڈالوں کہ تجھ سے اچھی طرح پیش آئے اور جس مصیبت میں تو ہے اسے رفع کرے اور شاید جو کچھ قیمت میں مجھے ملے اس سے میرا بھی ہاتھ کھلے

۱؎ اِستجدت الشئ یعنے میں نے اُسے کھرا جانا۔ مُستجاد جو چیز کھری شمار کیجائے - یہاں ایک قدیمی کتاب کا نام ہے ۲؎ فعدَ بہ الزمانُ زمانہ نے بٹھا دیا یہہ عرب کا محاورہ ہے - جیسے ہم کہتے ہیں زمانہ پھر گیا قسمت برگشتہ ہوگئی ۳؎ یقتات قوت سے نکلا ہے باب افتعال سے مضارع کا صیغہ ہے ۱۲ ۴؎ ذکر یاد آنا مگر یہاں خیال میں آنا مراد ہے ۱۲

إِلَى مِنَ الثَّمَنِ * فَقَالَتْ وَاللهِ لَمَوْتِي عَلَى تِلْكَ الْحَالَةِ
مَعَكَ خَيْرٌ عِنْدِي مِنَ الْاِنْتِقَالِ إِلَى غَيْرِكَ
وَلَوْ كَانَ خَلِيْفَةً * وَلٰكِنِ اصْنَعْ مَا بَدَا لَكَ -
قَالَ فَخَرَجَ وَعَرَضَهَا لِلْبَيْعِ فَأَشَارَ إِلَيْهِ بَعْضُ
أَصْدِقَائِهِ مِمَّنْ لَهُ رَأْيٌ أَنْ يَحْمِلَهَا إِلَى ابْنِ
مَعْمَرٍ أَمِيْرِ الْعِرَاقِ * فَحَمَلَهَا إِلَيْهِ * فَلَمَّا عُرِضَتْ
عَلَيْهِ اسْتَحْسَنَهَا - فَقَالَ لِمَوْلَاهَا بِكَمْ كَانَ
شِرَاؤُهَا عَلَيْكَ * قَالَ مِائَةُ أَلْفِ دِرْهَمٍ وَقَدْ
أَنْفَقْتُ عَلَيْهَا مَالًا كَثِيْرًا حَتّٰى صَارَتْ فِي

اس نے کہا خدا کی قسم میرے نزدیک تو اسی حالت سے تیرے ساتھ مرنا غیر کے پاس چلے جانے سے بہتر ہے - اگرچہ خلیفہ ہی کیوں نہو* لیکن (خیر) جو تیرے دل میں آیا ہے کر گزر۔ راوی کہتا ہے کہ وہ شخص گھر سے نکلا اور (لونڈی کو) بیچنے کے لئے پیش کیا* اس کے دوستوں میں سے ایک صاحب عقل نے صلاح دی - کہ اسی ابن معمر امیر عراق کے پاس لیجائے* مالک لونڈی کو اُس کے پاس لے گیا* جب پیش کیا تو امیر نے پسند کیا - اور مالک سے کہا کہ تیری کتنے کی خرید تھی* اس نے کہا کہ لاکھ درہم - اور مینے خود بہت سا مال اُسپر خرچ کیا ہے یہاں تک کہ

---

[1] بدا لک جو تیری رائے میں آیا - یا جو تیرے دل میں آیا ۱۲

رُتبةِ الأُستاذِين * قَالَ مَا أَنفَقتَ عَلَيهَا فَغَيرُ
مَحسُوبٍ لَكَ لِأَنَّكَ أَنفَقتَهُ فِي لَذَّاتِكَ وَأَمَّا ثَمَنُهَا
فَقَد أَمَرنَاهُ لَكَ بِهِ * فَهذِهِ مِائَةُ أَلفِ دِرهَمٍ
وَعَشَرَةُ أَسفَاطٍ مِنَ الثِّيَابِ وَعَشَرَةُ رُؤُسٍ مِنَ
الخَيلِ وَعَشَرَةٌ مِنَ الرَّقِيقِ أَرَضِيتَ - قَالَ نَعَم
أَرضَى اللهُ الأَمِيرَ * فَأَمَرَ بِالمَالِ فَأُحضِرَ وَأَمَرَ هُم بِإِدخَالِ الجَارِيَةِ إِلَى الحَرَمِ فَأَمسَكَت جَانِبَ
السِّترِ وَبَكَت وَقَالَت مُنشِدَةً **شعر**
هَنِيئًا لَكَ المَالُ الَّذِي قَد أَفَدتَهُ

اوستادوں کے مرتبہ کو پونہچ گئی ہے * امیرنے کہا کہ جو تونے اُسپر خرچ کیا اُسکا حساب نہیں - کیونکہ تونے اپنے مزے کے لئے خرچ کیا مگر قیمت کے لئے مینے حکم دیا * یہہ لاکھ درہم دس گٹھریاں کپڑوں کی دس گھوڑے دس غلام موجود میں تو خوش ہوا؟ اُس نے کہا کہ ہاں خدا امیر کو خوش رکھے * امیر نے مال کے لئے حکم دیا (اُسیوقت) حاضر ہوگیا * داروغہ کو حکم دیا کہ لونڈی کو حرم سرا میں داخل کرے لونڈی پردہ کا کنارہ پکڑکے روئی - اور یہہ شعر پڑھے

ترجمہ شعروں کا جو مال تیرے ہاتھہ آیا تجھے مبارک ہو

۱؎ سَفَط جامہ دان یعنے گٹھری اَسْفَاط جمع ۲؎ قَہْر غلبہ قَہْرمَان حاکم - مگر یہاں داروغہ مراد ہے ۱۲ ۳؎ هَنِیْئاً فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے یعنے یَهْنِئُ هَنِيْئاً - یہنئی لک الطعام یعنے کھانا تجھی گوارا ہو - جیسے ہمارے محاورہ میں کہتے ہیں تجھے رچے پچے - مگر اسمقام پر یہہ مراد ہے کہ جو مال تجھے ملا ہے خدا مبارک کرے ۱۲ بحر طویل - عروض اور ضرب مقبوض سالم وزن اسکا فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن

وَلَمْ يَبْقَ فِي كَفِّي غَيْرُ التَّذَكُّرِ

أَقُوْلُ لِنَفْسِي وَهِيَ فِي كُرُبَاتِهَا

أَقِلِّي فَقَدْ بَانَ الْحَبِيْبُ أَوِ اكْثِرِي

إِذَا لَمْ يَكُنْ لِلّوْمِ عِنْدَكِ مَوْضِعٌ

وَلَمْ تَجِدِي بُدًّا مِنَ الصَّبْرِ فَاصْبِرِي

فَبَكَى مَوْلَاهَا وَأَجَابَ مُنْشِدًا **شعر**

وَلَوْلَا قُعُوْدُ الدَّهْرِ بِي عَنْكِ لَمْ يَكُنْ

يُفَرِّقُنَا شَيْءٌ سِوَى الْمَوْتِ فَاعْذُرِي

أَرُوْحُ بِهَمٍّ مِنْ فِرَاقِكِ مُوْجِعٍ

میرے پاس تو سوائے تیری یاد کے کچھ نہیں رہا * دِل دُکھ میں گرفتار ہے اور میں اوس سے کہتی ہوں * کہ خواہ بہت رو خواہ تھوڑا، دوست تو جدا ہو گیا * جب بات کا موقع تیرے قابو میں نہو * اور سوائے صبر کے چارہ نہو - تو صبر ہی کر * آقا رویا اور ان شعروں میں جواب دیا

شعرون کا ترجمہ

اگر میرا نصیب تجھ سے کوتاہی نکرتا تو موت کے سوا کوئی چیز (مجھی اور تجھی) جدا نکر سکتی - خیر اب معذور رکھ * تیرے درد فراق سے غمگین جاتا ہوں

اِقلال کم کرنا۔ اِکثار زیادہ کرنا ان فعلوں کا مفعول محذوف ہے یعنے اَقلی البکاءَ اَو اَکثری یا اَقلی الاغتمام اَو اَکثری ۲

أُنَاجِي بِهِ قَلْباً قَلِيلَ التَّصَبُّرِ

عَلَيْكِ سَلَامِي لَا زِيَارَةَ بَيْنَنَا

وَلَا وَصْلَ إِلَّا إِنْ يَّشَاءُ ابْنُ مَعْمَرِ

فَقَالَ لَهُ ابْنُ مَعْمَرٍ قَدْ شِئْتُ۔ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيهَا فَخُذْهَا وَخُذْ مَا وَصَلَ إِلَيْكَ مِنَّا * فَأَخَذَهَا وَ أَخَذَ الْمَالَ وَالْخَيْلَ وَالرَّقِيْقَ وَالثِّيَابَ * وَعَادَ وَقَدْ حَسُنَتْ حَالَتُهُ * فَرَحِمَ اللّٰهُ ابْنَ مَعْمَرٍ وَأَسْكَنَهُ جَنَّاتِ الْخُلُوْدِ مَعَ الْوِلْدَانِ وَالْحُوْرِ فِي أَعْلَى الْقُصُوْرِ *

حِكَايَةٌ (۱۶)

اور دلِ بیتاب سے چپکی چپکی اُسکی باتیں کرتا جاتا ہوں * خدا تجھی سلامت رکھے - اب میری تیری ملاقات نہوگی * اور وصل نہوگا مگر ہاں ابن معمر چاہے (تو ہو جائے) ابن معمر بولا مینے تو چاہا (جا) خدا تجھی مبارک کرے - اسی بھی لیجا اور جو کچھ تجھی پہنچا ہے وہ بھی لیجا - وہ شخص مال اور گھوڑے اور غلام اور کپڑے لیکر خوش حال چلا آیا - خدا ابن معمر پر رحمت کرے اور حوروں اور خوبصورت بچونکے ساتھ ہمیشہ بہشت کی سب سے اونچے محل میں رکھے

---

۱ وِلْدَان جمع ولد کی یعنے وہ خوبصورت اور پاکیزہ لڑکے جو بہشت میں اہل جنّت کی خدمت کے لئے حاضر ہونگے ۲ حُوْر جمع حورا کی وہ خوبصورت عورت کہ جسکی آنکھ میں سفیدی اور سیاہی خوشنما ہو اور وہ عورتیں جو بہشت میں ملیں گی ۳ قُصُوْر جمع قصر کی

قِيلَ اِنَّ اَسَدًا كَانَ مُقِيمًا فِى اَجَمَةٍ كَانَتْ عَلَى
طَرِيقِ النَّاسِ * وَكَانَ لَهُ اَصْحَابٌ ثَلَاثَةٌ * ذِئْبٌ وَّ
غُرَابٌ - وَابْنُ اٰوٰى * فَمَرَّتْ اِبِلٌ بِذَالِكَ الْمَوْضِعِ -
فَتَخَلَّفَ مِنْهَا الْجَمَلُ فَدَخَلَ تِلْكَ الْاَجَمَةَ حَتّٰى اَنْتَهٰى
اِلَى الْاَسَدِ * فَقَالَ لَهُ مِنْ اَيْنَ اَقْبَلْتَ - قَالَ مِنْ مَّوْضِعِ
كَذَا - قَالَ فَمَا حَاجَتُكَ - قَالَ مَا يَأْمُرُنِى بِهِ الْمَلِكُ -
قَالَ تُقِيمُ عِنْدِى فِى السَّعَةِ وَالْاَمْنِ * فَاَقَامَ الْجَمَلُ
مَعَ الْاَسَدِ زَمَانًا طَوِيلًا * ثُمَّ اِنَّ الْاَسَدَ مَضٰى فِى
بَعْضِ الْاَيَّامِ فِى طَلَبِ الصَّيْدِ - فَلَقِىَ فِيلًا عَظِيمًا

کہانی (۱۶)

کہتے ہیں کہ ایک شیر لوگوں کے سر راہ کسی بن میں رہتا تھا۔ اُس کے تین یار تھے بھیڑیا کوا گیدڑ ایک اونٹوں کی قطار جو اس طرف گزری۔ تو ایک اونٹ اُن میں سے پیچھے رہ گیا اور اس بن میں گھسکر (پھرتے پھرتے) شیر کے پاس پہنچا شیر نے پوچھا کہ تو کہاں سے آیا۔ اونٹ نے بتایا۔ کہ فلان مقام سے۔ شیر نے کہا۔ کہ تو کیا چاہتا ہے۔ اُس نے کہا کہ جو حضور حکم کریں۔ شیر نے کہا۔ کہ (خیر) یہاں تُو خوشحال اور بے کھٹکے رہیگا * غرض مدت دراز تک اونٹ وہاں رہا۔ ایک دن شیر شکار کو گیا اور ایک بڑے ہاتھی سے سامنا ہوگیا *

---

۱ اِبِل اونٹ جمع کے لئے آتا ہے اور اسکا واحد اس لفظ سے نہیں آتا ۔

فقاتله الاسد قتالا شديدا - فانقلب الاسد
ودمه يسيل مما جرحه الفيل بانيابه * ووقع
مريضا مغشيا عليه لا يستطيع الحركة * فلبث
الذئب وابن اوى والغراب اياما لا يجدون شيئا
يأكلون لانهم كانوا يأكلون من فضلات الاسد
وبقايا طعامه * فاصابهم جوع شديد وهزال
عظيم وعرف الاسد ذلك منهم - فقال لهم
لقد جهدتم واحتجتم الى ما تأكلون - فقالوا ما
كان اهتمامنا لانفسنا ولكن كل اهتمامنا

دونوں میں سخت لڑائی ہوئی - جب پھراتو ہاتھی سے نے جو اسے دانتوں
سے گھائل کیا تھا (اس لئے) زخموں سے لہو جاری تھا
بیمار بیہوش ہو کر پڑگیا کہ ہل نہ سکتا تھا - کئی دن گزر گئے
بھیڑئے گیدڑ کوّے کو کھانا کچھ نہ ملا - کیونکہ شیر کی جھوٹن
اور اسکا بچا ہوا کھانا یہہ کھالیا کرتے تھے - انکو بڑی بھوک
لگی اور بہت ناتوان ہو گئے * شیر انکی اس حالت کو پہچان گیا
اور کہا کہ تمکو تکلیف ہے اور کھانے کی احتیاج (معلوم ہوتی
ہے) اُنہوں نے کہا کہ اپنی جانوں کا تو کچھہ غم نہیں لیکن
بڑا غم ہہیں

لِلْمَلِكِ * قَالَ مَا أَشُكُّ فِي نَصِيحَتِكُمْ فَأُرِيدُ أَنْ
تَتَشَاوَرُوا الْعَلَّكُمْ تُصِيبُونَ صَيْدًا فَتَأْتُونِي
فَأَكْسُبُكُمْ وَنَفْسِي مِنْهُ * فَخَرَجَ الذِّئْبُ وَالْغُرَابُ وَابْنُ
آوَى مِنْ عِنْدِ الْأَسَدِ غَيْرَ بَعِيدٍ - فَتَشَاوَرُوا بَيْنَهُمْ *
فَقَالُوا مَا لَنَا وَلِهٰذَا الْجَمَلِ آكِلِ الْعُشْبِ الَّذِي لَيْسَ
مِنْ شَأْنِنَا وَلَا رَأْيُنَا مِنْ رَأْيِهِ - وَقَدْ نُشِيرُ عَلَى الْأَسَدِ
أَنْ يَّأْكُلَهُ وَيُطْعِمَنَا مِنْ لَحْمِهِ * قَالَ ابْنُ آوَى هٰذَا
مِمَّا لَا نَسْتَطِيعُ ذِكْرَهُ لِلْأَسَدِ لِأَنَّهُ قَدْ أَمَّنَ الْجَمَلَ
وَجَعَلَ لَهُ ذِمَّةً * قَالَ الْغُرَابُ أَنَا أَكْفِيكُمْ مِنَ الْأَسَدِ

بادشاہ کا ہے * شیر نے کہا کہ تمھاری خیر خواہی میں مجھے کچھ کلام نہیں
مگر چاہتا ہوں کہ تم آپسمیں مشورہ کرو شاید تمہیں کوئی شکار ملے پھر مجھے
خبر دو کہ شکار کر کے تمہیں بھی دوں اور آپ بھی اسمیں سے کھاؤں *
بھیڑیا اور کوا اور گیدڑ شیر کے پاس سے نکلے تھوڑی ہی دور
جاکر آپس میں مشورہ کرنے لگے * اور کہا کہ ہم سے اور اس گھاس پات
کے کھانے والے اونٹ سے کیا واسطہ ہے نہ ہمارا ہم جنس ہے
نہ ہماری اسکی رائے ملتی ہے - آؤ شیر کو مشورہ دیں کہ اسکو کھالے
اور اسکا گوشت ہمیں بھی کھلائے * گیدڑ نے کہا کہ یہہ تو ایسی بات
ہے کہ ہم شیر کے سامنے ذکر بھی نہیں کر سکتے کیونکہ اُس نے
خود اونٹ کو پناہ دی ہے اور اُسکا ذمہ لیا ہوا ہے * کوّے نے
کہا کہ ذخیرا سباب کے لئے) شیر کے سامنے تمھارے طرف سے
میں کفایت کرتا ہوں

ثمّ انطلق فدخل على الاسد - فقال له الاسد
ما شأنك هل اصبت شيئًا - قال انّما يصيب ويصطاد
من يسعى ونحن لا نسعى لما اصابنا من الجوع - ولكنّا
قد اجتمعنا على رأيٍ - وان وافقنا الملك عليه
فنحن مجيبون * قال الاسد وما ذاك - قال الغراب
هذا الجمل الآكل العشب المنفوع بيننا في غير منفعةٍ
منه لنا - ولا ردّ شيئًا يعقب به احسانك اليه *
فلمّا سمع الاسد ذلك غضب - وقال ما اخطأ
رأيك وابعدك من الوفاء والرحمة - وانّني قد أمنت

غرض چلا اور شیر کے پاس گیا - شیر نے پوچھا کہ کیا حال ہے - کچھ پایا؟ * کوے نے کہا کہ پاتا اور شکار تو وہ کرتا ہے کہ جو چل سکتا ہے - ہمکو تو بھوک ایسی لگی ہے کہ چل بھی نہیں سکتے - مگر ہم سب کی رائے ایک تجویز پر متفق ہوئی اگر بادشاہ کی رائے بھی اسپر متفق ہو تو ہم قبول کرتے ہیں * شیر نے کہا کہ وہ کیا تجویز ہے - کوے نے کہا کہ ہم میں یہہ اونٹ گھاس پات کا کھانے والا ہے کہ اسے نفع ملتا ہے اور ہمیں اس سے کچھ نفع نہیں - پھر جو کچھ تو نے اسپر احسان کیا تھا اسے بھی نہیں اوتارا * شیر نے جب یہہ بات سنی تو خفا ہوا اور کہا کہ کیا خطا کی ہے تیری راے نے اور رحم اور وفاداری سے کتنی دور پھینک دیا ہے حال یہہ ہے کہ مینے اونٹ کو پناہ دی ہے *

الجمل وجعلت له ذمتي ولم يبلغك انه لم يتصدق

متصدق بصدقة اعظم اجرا ممن امن

نفسا خائفة - وحقن دما مهدورا * وقد

امنته ولست بغادر * قال الغراب اني لا اعرف

ما قال الملك - ولكن النفس الواحدة تفدي اهل

البيت - واهل البيت يفدون بالقبيلة - والقبيلة

تفدي اهل المصر - واهل المصر فداء للملك - وقد

نزلت بالملك الحاجة - وانا اجعل له من ذمته

مخرجا وانما نحن نحتال على هذا الجمل بحيلة فيها

اور اس کی ہر بات کا ذمّہ لیا ہے کیا تجھے خبر نہیں کہ اس سے
زیادہ ثواب کسی صدقہ میں نہیں یعنے کسی کو جان کا ڈر ہو تو
پناہ دی اور خون ہوتا ہو تو روک لے * میں نے اسے پناہ دی ہے
اور میں عہد شکن نہیں ہوں * کوّے نے کہا کہ جو کچھ بادشاہ
نے فرمایا میں بھی جانتا ہوں - لیکن (قاعدہ ہے مصیبت کے وقت
میں) ایک جان گھر بھر کا صدقہ ہوتی ہے - اور ایک گھر
قبیلہ بھر کا صدقہ ہوتا ہے - اور ایک قبیلہ شہر بھر کا
صدقہ ہوتا ہے - اور ایک شہر بادشاہ کا صدقہ ہوتا ہے -
یہہ وقت ہے کہ بادشاہ کو حاجت پڑی اور (اگر آپکو ذمہ لینے
کا خیال ہو تو) میں ذمہ کے لئے ایک رستہ نکالتا ہوں -
(بات یہی ہے کہ) ہم سب ملکر اونٹ کے ساتھ ایک ایسی
تجویز کریں - کہ جس میں

نُغْتَالُ اسطرح قتل ہونا کہ جس کی بازپرس کچھ نہو - نَحْتَالُ مضارع متکلم کا صیغہ ہے
احتیال اسکا مصدر ہے افتعال کے وزن پر کہ حیلہ سے نکلا ہے ۱۲

لِلْمَلِكِ صَلَاحٌ وَّظَفَرٌ فَسَكَتَ الْاَسَدُ عَنْ جَوَابِ
الْغُرَابِ * فَاَتَى الْغُرَابُ اَصْحَابَهُ - فَقَالَ لَهُمْ قَدْ كَلَّمْتُ
الْاَسَدَ فِىْ اَكْلِ الْجَمَلِ فَنَجْتَمِعُ نَحْنُ وَهُوَ عِنْدَ الْاَسَدِ
فَنَتَوَجَّعُ لَهُ اهْتِمَامًا بِاَمْرِهٖ وَحِرْصًا عَلٰى صَلَاحِهٖ -
وَيَعْرِضُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَّا نَفْسَهٗ عَلَيْهِ بِاَكْلِهٖ - فَاِذَا
فَعَلْنَا ذٰلِكَ سَلَّمْنَاهُ - وَرَضِيَ الْاَسَدُ عَنَّا بِذٰلِكَ *
فَفَعَلُوْا ذٰلِكَ وَتَقَدَّمُوْا اِلَى الْاَسَدِ فَبَدَءَ الْغُرَابُ *
فَقَالَ اَيُّهَا الْمَلِكُ قَدِ احْتَجْتَ اِلٰى مَا يُقَوِّىْ اَرْكَانَ
بَدَنِكَ وَنَحْنُ اَحِقَّاءُ اَنْ نَّهَبَ اَنْفُسَنَا لَكَ لِاَنَّنَا

بادشاہ کی بھی صلاحِ وقت اور کامیابی کی صورت ہو۔ یہہ سنکر شیر نے کوّے کو کچھ جواب نہ دیا * کوّا یاروں کے پاس آیا اور کہا کہ اونٹ کے کھانے کی بات مینے شیر سے کر لی ۔ اب ہم سب اور وہ شیر پاس ملکر چلیں دردِ دل ظاہر کرکے اُس کے باب میں غمخواری اور خیر خواہی ظاہر کریں اور ہر شخص ہم میں سے اپنے تئیں کھانے کے لئے پیش کرے ۔ اور جب ایسا کرینگے تو اُسے حوالہ کر دینگے ۔ شیر بھی اس بات میں ہمسے خوش ہوگا * غرض سب شیر کے سامنے گئے * پہلے کوّے نے کہا کہ ۔ حضور! آپکو کسی ایسی چیز کی ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ جسّے ہاتھ پانوں میں سکت آئے ۔ اور ہم پر حق ہے کہ اپنی جان آپکو بخشدیں ۔ کیونکہ ہم

۱ ارکان جمع رُکن کی ۔ یعنے ستون ۔ یہان ہاتھ پانو مراد ہیں ۲ احقّاء جمع حقیق کی یعنے سزاوار یا حقدار ۳ نہب متکلم کا صیغہ ہے وھب سے اور اسی سے ہے ہبہ یعنے بخشنا ۱۲

نَعِيشُ بِكَ فَإِذَا هَلَكْتَ فَلَيْسَ لَنَا فِي الْحَيٰوةِ مِنْ
خَيْرٍ فَلْيَأْكُلْنِي الْمَلِكُ فَقَدْ طِبْتُ بِذٰلِكَ نَفْسًا ٭
فَأَجَابَهُ الذِّئْبُ وَابْنُ اٰوٰى أُسْكُتْ فَلَا خَيْرَ لِلْمَلِكِ
فِي أَكْلِكَ وَلَيْسَ فِيكَ شِبَعٌ ٭ قَالَ ابْنُ اٰوٰى
أَنَا أُشْبِعُ الْمَلِكَ فَلْيَأْكُلْنِي فَقَدْ رَضِيتُ بِذٰلِكَ ٭
فَرَدَّ عَلَيْهِ الذِّئْبُ وَالْغُرَابُ بِقَوْلِهِمَا إِنَّكَ لَمُنْتِنٌ
قَذِرٌ ٭ قَالَ الذِّئْبُ إِنِّي لَسْتُ كَذٰلِكَ فَلْيَأْكُلْنِي
الْمَلِكُ فَقَدْ سَمَحْتُ بِذٰلِكَ ٭ فَاعْتَرَضَهُ ابْنُ اٰوٰى
وَالْغُرَابُ وَقَالَا مَنْ أَرَادَ قَتْلَ نَفْسِهِ فَلْيَأْكُلْ لَحْمَ

آپکی بدولت عیش کرتے ہیں - اگر آپ مرگئے تو پھر ہماری زندگی بھی اچھی نہیں - بہتر یہہ ہے کہ بادشاہ مجھکو نوش جان کرے کہ میں دل و جان سے اس میں خوش ہوں - بھیڑیے اور گیدڑ نے اوس کے جواب میں کہا کہ تو یہہ بات نہ کہہ - کیونکہ تیرے کھانے سے بادشاہ کا کچھ بھلا نہو گا اور تجھ سے تو پیٹ بھی نہیں بھرے گا * گیدڑ بولا کہ میں تو بادشاہ کو سیر کر سکتا ہوں مجھے کھالے میں اس میں راضی ہوں * بھیڑیے اور کوّے نے اُس کی بات کو رد کیا اور کہا کہ تیرا گوشت بدبو اور سڑا ہوا ہوتا ہے * بھیڑیے نے کہا کہ میں تو ایسا نہیں ہوں - مجھے کھالیوے میں نے بخشا * گیدڑ کوّے نے اسے روکا اور کہا کہ جو شخص اپنے تئیں آپ مارنا چاہے - وہ بھیڑیئے کا گوشت کھائے *

---

۱ سماحت - مروّت - جوانمردی - دینے لینے سے رفافت کرنی - یعنے مینے اپنے تئیں دے دیا ۱۲

الذئب * فظن الجمل انه اذا عرض نفسه لِلأكل التمسوا له عذراً كما التمس بعضهم لبعض الاعتذار فيسلم * فقال لكن انا في للملك شبع وَلحمي طيب * فليأكلني الملك ويطعم اصحابه فقد رضيت بذلك وطابت نفسي عليه وسمحت به * قال الذئب والغراب وابن اوى لقد صدق الجمل وتكرم وقال الحق ولنعم ما قال ثم انهم وثبوا عليه ومزقوا لحمه

حكاية (١٧)

اونٹ نے خیال کیا کہ جب وہ اپنے تئیں پیش کریگا۔ تو جسطرح انہوں نے آپس میں ایک دوسرے کے لئے عذر کیا ہے اس کے لئے بھی کرینگے وہ بھی بچ جائیگا * (یہہ سمجھکر) اُسنے کہا کہ مجھ سے بادشاہ کا پیٹ بھی بھر جائیگا اور میرا گوشت بھی بہت پاکیزہ ہے۔ بادشاہ کو مناسب ہے کہ خود نوش جان کرے اور اپنے ساتھیوں کو بھی کھلاوے۔ میں اِس بات میں راضی ہوں اور میرا دل راضی ہے میں نے (اپنی جان) بخشی * بھیڑیا اور گیدڑ اور کوّا بولے کہ فی الحقیقت اونٹ نے سچ بات کہی۔ اور بڑی بات کہی۔ اور حق کہی۔ اور کیا خوب بات کہی یہہ کہتی ہی جھپٹے اور اونٹ کو پھاڑ ڈالا

کہانی (۱۷)

مزق ۱ کیڑے پھاڑنے اگرچہ فعل متعدی تھا مگر مبالغہ کیلئے پھر باب تفعیل میں لیجا کر کہتے ہیں تمزیق یعنے چیر پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دینا ۱۲

قيل إن جماعة من القرود كانوا سكانا في جبل *
فالتمسوا في ليلة باردة ذات أمطار ورياح نارا يصطلون
بها * فلم يجدوا شيئا * فرأوا يراعة تطير كأنها
شرار نار * فجمعوا حشيشا وألقوه عليها وجعلوا
ينفخون طمعا أن يوقدوا نارا * وكان بالقرب
منهم طائر على شجرة ينظر إليهم - فجعل
يناديهم ويقول لا تتعبوا فإن الذي رأيتموه
ليس بنار * ثم إنه عزم على القرب منهم لينهاهم
عما هم فيه * فمر به رجل وقال له لا تلتمس تقويم

کہتے ہیں کہ بندروں کا ایک غول کسی پہاڑ میں رہتا تھا * ایک رات سردی اور مینہہ اور ہوا کے سبب سے چاہا کہ آگ سینکیں مگر کہیں نہ ہاتھ آئی * ایک جگنو نظر پڑا کہ آگ کے پتنگے کی طرح اُڑا جاتا ہے * اُنہوں نے کچھ گھاس پھوس سمیٹا جگنو پر ڈالکر پھونکنا شروع کیا تاکہ آگ بھڑک اُٹھی * پاس ہی ایک پرندہ درخت پر بیٹھا تھا اور اُنہیں دیکھ رہا تھا - وہ بتانے لگا اور کہا کہ اس کے پیچھے نہ پڑو - جو چیز تمہیں چمکتی دکھائی دیتی ہے یہہ آگ نہیں ہے * پھر انکے پاس آنیکا ارادہ کیا - کہ جو کچھ یہہ کر رہے ہیں اس بات سے منع کرے * ایک شخص اُسکے پاس کو نکلا اور کہا کہ جو چیز سیدھی نہو سکے اوسکے سیدھا کرنیمیں کوشش نکر *

مَا لَا يَسْتَقِيمُ - فَإِنَّ الْعُودَ الَّذِي لَا يَنْحَنِي لَا يُعْمَلُ مِنْهُ

الْقَوْسُ * فَأَبَى الطَّائِرُ أَنْ يُطِيعَهُ وَتَقَدَّمَ إِلَى

الْقُرُودِ لِيُعَرِّفَهُمْ أَنَّ الْيَرَاعَةَ لَيْسَتْ بِنَارٍ *

فَتَنَاوَلَهُ بَعْضُ الْقُرُودِ فَمَاتَ مِنْ سَاعَتِهِ

حِكَايَةٌ (۱۸)

قِيلَ إِنَّهُ كَانَ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا يُسَمَّى الْخَبُّ وَالْآخَرُ

اسْمُهُ الْمُغَفَّلُ - وَاشْتَرَكَا فِي تِجَارَةٍ * فَبَيْنَمَا هُمَا فِي

بَعْضِ الطَّرِيقِ إِذْ وَجَدَا كِيسًا فِيهِ أَلْفُ دِينَارٍ

فَلَمَّا وَجَدَاهُ بَدَا لَهُمَا الرُّجُوعُ إِلَى بَلَدِهِمَا فَرَجَعَا

آہ (بزرگونکا قول ہے) جو لکڑی مُڑ نہیں سکتی اُسکی کمان نہیں بن سکتی * پرندے نے اُس کی بات نہ مانی ۔ بندرونکی طرف بتانے کو بڑھا کہ جگنو ہے آگ نہیں * ایک بندر نے اُسے دبوچ لیا ۔ وہ پرندہ اُسی وقت مرگیا

کہانی (۱۸)

کہتے ہیں کہ دو شخص تھے ایک کا نام خبّ[۱] تھا ۔ اور دوسریکا نام مُغفّل[۲] ۔ دونوں نے سوداگری میں ساجھا کیا رستہ میں چلے جاتے تھے کہ ایک تھیلی ہزار دینار کی پڑی ہوئی پائی

جب تھیلی ہاتھ آئی تو دونو کی رائے پھرنے کی ہوئی[۳] * اور اُلٹے ہی پھرے

---

۱ خِبّ عربی میں ایسے چالاک آدمی کو کہتے ہیں جیسے ہمارے محاورہ میں سُرتا کہتے ہیں

۲ مُغَفَّل احمق بیوقوف کہ کسی بات کی خبر نہو جیسے ہم موُدھو کہتے ہیں ۳ عرب کے محاورہ ہیں

بَدَا لَهُ فِي الْأَمْرِ یعنے اُسکی رائے یہہ ہوئی

حَتّیٰ دَنَیا مِنْ سُوْرِ الْمَدِیْنَۃِ وَقَعَدَا لِلْاِقْتِسَامِ -

فَقَالَ الْمُغَفَّلُ لِلْخَبِّ خُذْ نِصْفَ الْمَبْلَغِ وَاَعْطِنِی

النِّصْفَ * وَكَانَ الْخَبُّ قَدْ قَرَّرَ فِی نَفْسِہٖ اَنْ

یَّاْخُذَ الْمَبْلَغَ جَمِیْعَہٗ - فَقَالَ لَہٗ لَا نَقْتَسِمُ فَاِنَّ

الشَّرِکَۃَ اَقْرَبُ اِلَی الْمُصَافَاۃِ * وَلٰكِنْ یَأْخُذُ كُلٌّ

مِنَّا شَیْئًا یَنْفَعُہٗ وَنَدْفِنُ الْبَاقِیَ فِیْ اَصْلِ ھٰذِہِ

الشَّجَرَۃِ فَھُوَ مَوْضِعٌ حَرِیْزٌ فَاِذَا احْتَجْنَا اِلیٰ شَیْءٍ

جِئْتُ اَنَا وَاَنْتَ وَاَخَذْنَا حَاجَتَنَا مِنْہُ فَاَخَذَا یَسِیْرًا

وَّدَفَنَا الْبَاقِیَ وَمَضَیَا * فَدَخَلَا الْبَلَدَ ـــ

جب شہر کی فصیل کے پاس پہنچے اور مال بانٹنے بیٹھے تو مغفل نے خبّ سے کہا کہ آدھے تو لیلے آدھے مجھے دیدے * خبّ نے اپنی دل میں یہہ ٹھرائی تھی کہ سب آپ ہی لیجیے کہا۔ بانٹئے نہیں کیونکہ مال کی بلے رہنے میں دل کی صفائی بہت پائی جاتی ہے * لیکن ہر شخص ہم میں سے جتنا چاہیے ہو اتنا لیلے باقی کو اِس درخت کی جڑ میں گاڑدیں کہ یہہ جگہہ محفوظ ہے۔ جب کچھ ضرورت ہو گی تو دونو آئینگے اور جتنا چاہیے ہو گا لیجائینگے۔ غرض تھوڑا سا اُسمیں سے لے لیا اور باقی گاڑکر چلے گئے * دونو ساتھ شہر میں داخل ہوئے

ثُمَّ اِنَّ الْخَبَّ جَاءَ وَحْدَهٗ اِلَى الشَّجَرَةِ فَاَخَذَ الدَّنَانِيْرَ
الْمَدْفُوْنَةَ وَعَادَ اِلٰى بَيْتِهٖ * ثُمَّ جَاءَ اِلَى الْمُغَفَّلِ بَعْدَ
شَهْرٍ فَقَالَ لَهٗ اُخْرُجْ بِيْ اِلَى الشَّجَرَةِ لِنَأْخُذَ شَيْئًا
مِّنَ النَّفْقَةِ * فَانْطَلَقَا اِلَى الْمَكَانِ فَلَمَّا حَفَرَا
لَمْ يَجِدَا شَيْئًا فَجَعَلَ الْخَبُّ يَلُوْمُ الْمُغَفَّلَ ثُمَّ لَطَمَ
وَجْهَهٗ وَنَتَفَ شُعُوْرَ ذَقَنِهٖ وَضَرَبَ صَدْرَهٗ
وَقَالَ لَا يَثِقُ اَحَدٌ بِاَحَدٍ * ثُمَّ قَالَ لِلْمُغَفَّلِ اَنْتَ
الَّذِيْ اَخَذْتَ الدَّنَانِيْرَ فَجَعَلَ الْمُغَفَّلُ يَحْلِفُ
وَيَلْعَنُ أٰخِذَهَا وَالْخَبُّ فِيْ صُرَاخٍ وَّاحِدٍ

(بگمر) خبّ پھر اکیلا آیا اور گڑے ہوے دینار نکال کر اپنے گھر لے آیا ٭ مہینا بھر کے بعد مغفل آیا اور خبّ سے کہا کہ چلو درخت کی طرف چلیں کچھ خرچ لاویں ٭ دونو اُسی جگہہ گئے ۔ جب کھودا تو وہاں کچھ بھی نہ پایا ۔ خبّ مغفل کو ملامت کرنے لگا ۔ مُنہہ پیٹ لیا ڈاڑہی کھسوٹی ۔ چھاتی کوٹی ۔ اور کہا کہ کوئی کسی پر بھروسا نکرے ٭ پھر مغفل سے کہا کہ تو نے ہی دینار لئے ۔ وہ قسمیں کھاتا تھا اور (لینے والے پر) لعنت کرتا تھا ۔ خبّ نالہ و فریاد کرتا تھا اور وہی ایک رونا روئے جاتا تھا

قَائِلَةً أَنْتَ أَخَذْتَ الْمَالَ فَمَا شَعَرْنَا بِهِ سِوَاكَ *

ثُمَّ تَرَافَعَا إِلَى الْقَاضِي فَاقْتَصَّ الْقَاضِي قِصَّتَهُمَا

وَقَالَ لِلْخَبِّ أَلَكَ عَلَى دَعْوَاكَ بَيِّنَةٌ قَالَ الْخَبُّ

نَعَمِ الشَّجَرَةُ الَّتِي كَانَتِ الدَّنَانِيرُ تَحْتَهَا تَشْهَدُ أَنَّ

الْمُغَفَّلَ أَخَذَ الْمَبْلَغَ * وَكَانَ الْخَبُّ قَدْ أَمَرَ أَبَاهُ أَنْ

يَذْهَبَ فَيَتَوَارَى بِالشَّجَرَةِ وَكَانَتْ مُجَوَّفَةً حَتَّى

إِذَا جَاءَ أَحَدٌ مِنَ الْقَاضِي وَسَأَلَ الشَّجَرَةَ أَجَابَهُ فَيَظُنُّ

الشَّجَرَةُ تَنْطِقُ فَذَهَبَ فَتَوَارَى فِيهَا * ثُمَّ قَالَ الْخَبُّ

لِلْقَاضِي انْطَلِقُوا بِنَا إِلَى الشَّجَرَةِ فَانْطَلَقَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ

کہ تونے ہی مال لیا ہے تیرے سوا کسی کو خبر نہ تھی * دونو
قاضی کے پاس مقدمہ لے گئے ۔ قاضی نے (اول سے
آخر تک) سارا قصہ کہوایا اور خبّ سے کہا کہ تیرے دعوے کا
کوئی گواہ ہے؟ اُس نے کہا ہاں جس درخت کے نیچے دینار
(گاڑی تھی) وہی گواہی دیگا کہ مغفّل نے دینار لئے *
درخت کھوکھلا تھا خبّ نے اپنے باپ کو کہدیا کہ جا کر درخت
میں چھپ رہے ۔ اگر کوئی قاضی کیطرف سے آئے اور پوچھے
۔ تو اُسے جواب دیوے کہ وہ سمجھے درخت بولتا ہے ۔
باپ اوسکا گیا اور اُسمیں چھپ رہا * غرض خبّ نے قاضی
سے کہا کہ آپ میرے ساتھ درخت تک چلئے ۔ قاضی
اپنے ساتھیون سمیت چلا

وَالْخَبُّ وَالْمُغَفَّلُ مَعَهُ حَتّٰى وَافَى الشَّجَرَةَ فَسَأَلَهَا

الْقَاضِي عَنِ الْأَمْرِ - فَقَالَ الشَّيْخُ فِي جَوْفِهَا - نَعَمْ

الْمُغَفَّلُ أَخَذَ الدَّنَانِيرَ * فَلَمَّا سَمِعَ الْقَاضِي ذٰلِكَ اشْتَدَّ تَعَجُّبُهُ

وَجَعَلَ يَطُوفُ حَوْلَ الشَّجَرَةِ * فَبَصُرَ طَرَفَ ثَوْبِ الشَّيْخِ

* فَدَعَا الْقَاضِي بِحَطَبٍ - وَأَمَرَ أَنْ تُحْرَقَ الشَّجَرَةُ *

فَأُضْرِمَتْ حَوْلَهَا النِّيرَانُ * فَاسْتَغَاثَ أَبُو الْخَبِّ -

وَقَدْ أَشْرَفَ عَلَى الْمَوْتِ * فَسَأَلَهُ الْحَاكِمُ - فَأَخْبَرَ الشَّيْخُ

بِكُلِّ مَا جَرَى * فَأَوْقَعَ الْقَاضِي بِالْخَبِّ الْعِقَابَ وَ

أَوْجَعَهُ ضَرْبًا شَدِيدًا وَأَخَذَ مِنْهُ الدَّنَانِيرَ -

خبّ اور مُغفّل اُس کے ساتھ تھے - جب درخت کے پاس پونھچے تو قاضی نے اُس سے اُس مقدمہ میں سوال کیا * بڈھا اندر سے بولا کہ ہاں مُغفّل دینار لے گیا ہے * قاضی کو سُنکر بڑا تعجّب ہوا اور درخت کے گرد پھرنے لگا * (اتفاقاً) بڈھے کے کپڑے کا پلّا دیکھا - قاضی نے لکڑیاں منگائیں اور حکم دیا کہ اِس درخت کو جلادو * گرد اُسکے آگ لگا دی - اندر سے خبّ کا باپ چلّانے لگا اور (یہہ حال ہوا کہ) مرنے قریب ہوگیا - حاکم نے اُس سے پوچھا - بڈھے نے جو کچھ گزرا تھا سب کہدیا * قاضی نے خبّ کو سزا دی اور بہت مارا دینار اُس سے لئے

---

۱ مُوافَات پونھچنا - آنا ۱۲ ۲ جَعَلَ کے کچھ معنے یہاں نہیں لگتے محاورہ میں جب ایسے موقع پر آتا ہے تو جس فعل پر داخل ہوتا ہے اسمیں ایک طرح کا تواتر پیدا کر دیتا ہے جَعَلَ یَطُوفُ یعنے گرد پھرنے لگا ۱۲ ۳ عِقَاب شکنجہ - جیسے کہتے ہیں کہ کاٹ میں ٹھونک دیا ۴ وَجَع دُکھ اَوجَعَہ دُکھ دیا اُسے ۱۲

فَأَعْطَاهَا الْمُغَفَّلُ * وَرَكَّبَ اَبَاهُ مَشْهُورًا مَصْفُوعًا

٣٠

مُفْتَضِحًا *

حِكَايَةٌ (١٩)

قِيلَ كَانَ تَاجِرٌ سَعِيدًا فَأَرَادَ الْخُرُوجَ إِلَى بَعْضِ
الْجِهَاتِ * وَكَانَ عِنْدَهُ مِائَةُ مَنٍّ مِنَ الْحَدِيدِ
فَأَوْدَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ إِخْوَانِهِ وَذَهَبَ إِلَى
سَفَرِهِ * ثُمَّ لَمَّا قَدِمَ مِنَ السَّفَرِ تَوَجَّهَ إِلَى صَاحِبِهِ
وَطَلَبَ مِنْهُ الْوَدِيعَةَ * فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ قَدْ
أَكَلَتْهَا الْجُرْذَانُ * قَالَ قَدْ سَمِعْتُ لَا شَيْءَ أَقْطَعُ

اور مُغفل کو دے دیئے * اور اُس کے باپ کو (گدھے پر چڑھا تھپیڑے مار مار کر شہر میں پھرایا اور ذلیل کیا

کہانی (۱۹)

کہتے ہیں کہ ایک سوداگر نیک بخت آدمی تھا۔ کسی طرف کو سفر کرنیکا ارادہ کیا * اُس کے پاس سو من لوہا تھا۔ بھائیوں میں سے ایک شخص کے پاس امانت رکھدیا۔ اور سفر کو چلا گیا جب سفر سے پھر کر آیا تو اُس کے پاس گیا اور امانت مانگی * اُس نے کہا کہ لوہے کو تو چوہے کھا گئے * سوداگر نے کہا کہ

---

۱ رُکُوبٌ سوار ہونا۔ باب تفعیل میں لیجا کر اُسے متعدی بنایا۔ رَکَّبَ یعنے سوار کیا ۲ صفع تھپیڑے مارنے۔ ۳ فَضَحَہٗ فافتضح یعنے اُسے رسوا کیا وہ رسوا ہوگیا ۴ جِرذان جمع جُرذ کی یعنے جنگلی چوہا۔ یا چھچوندر ۱۲

مِنْ اَسْنَانِهَا* فَفَرِحَ الرَّجُلُ بِتَصْدِيقِهِ عَلٰى مَا
قَالَ * ثُمَّ اِنَّ التَّاجِرَ خَرَجَ وَلَقِيَ ابْنَ الرَّجُلِ فَاَخَذَهٗ
وَذَهَبَ بِهٖ اِلٰى بَيْتِهٖ * ثُمَّ رَجَعَ اِلَى الرَّجُلِ مِنَ الْغَدِ
- فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ هَلْ عِنْدَكَ مِنِ ابْنِيْ خَبَرٌ* فَقَالَ
التَّاجِرُ اِنِّيْ حِيْنَ خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِكَ بِالْاَمْسِ
رَاَيْتُ بَازًا اخْتَطَفَ غُلَامًا لَعَلَّهُ ابْنُكَ* فَصَرَخَ
الرَّجُلُ وَقَالَ يٰقَوْمِ هَلْ رَاَيْتُمْ اَوْسَمِعْتُمْ اَنَّ الْبُزَاةَ
تَخْطِفُ الصِّبْيَانَ * فَقَالَ التَّاجِرُ اَرْضًا تَاْكُلُ
جُرْذَانُهَا الْحَدِيْدَ لَيْسَ بِمُسْتَنْكَرٍ لِبُزَاتِهَا اَنْ

چوہے کے دانتوں سے زیادہ دنیا میں کوئی چیز تیز نہیں * وہ شخص اپنے جی میں سوداگر کے اِس کہنے سے خوش ہوا * بعد اسکے سوداگر وہاں سے نکلا (رستہ میں) اُس شخص کا لڑکا ملا اُسے اُٹھا لیا اور اپنے گھر لے آیا * دوسرے دِن اُس شخص کے پاس پھر گیا۔ اُس نے پوچھا کہ تمہیں میرے بیٹے کی کچھ خبر ہے؟ سوداگر نے کہا کہ کل جب میں تمہارے گھر سے نکلا تھا۔ تو ایک بازی[1] نے دیکھا تھا کہ کسی لڑکے کو جھپٹّا مار کر لے گیا تھا شاید وہ تمہارا ہی بیٹا ہو * وہ شخص چیخیں مار مار کر رونے لگا۔ اور چلّایا کہ یارو تمنے کبھی دیکھا ہے یا سُنا ہے کہ باز بچوں کو جھپٹّا مار کر لیجائیں * سوداگر نے کہا کہ جس سرزمین کے چوہے لوہے کو کھا جاتے ہیں اُس کے بازوں کے لئے کچھ عجب نہیں کہ

---

[1] بازی فارسی اور ہندی میں بھی باز مشہور ہے جمع اُسکی بزاۃ ۱۲

تَخْطِفُ الْفِيلَةَ * قَالَ الرَّجُلُ اَنَا اَكَلْتُ حَدِيْدَكَ

وَهٰذَا ثَمَنُهٗ فَارْدُدْ عَلَيَّ وَلَدِيْ *

حِكَايَةٌ (٢٠)

حُكِيَ اَنَّ امْرَأَةً تَخَاصَمَتْ مَعَ زَوْجِهَا فِيْ وَلَدٍ عِنْدَ

بَعْضِ الْحُكَّامِ * فَقَالَتِ الْاِمْرَأَةُ اَيَّدَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى

هٰذَا وَلَدِيْ كَانَ بَطْنِيْ لَهٗ وِعَآءً - وَّحِجْرِيْ لَهٗ فِنَآءً -

وَّثَدْيِيْ لَهٗ سِقَآءً - اُلَاحِظُهٗ اِذَا قَامَ - وَاَحْفَظُهٗ

اِذَا نَامَ فَلَمْ اَزَلْ كَذَا مُدَّةَ اَعْوَامٍ * فَلَمَّا كَمُلَ

فِصَالُهٗ وَاشْتَدَّتْ اَوْصَالُهٗ وَحَسُنَتْ خِصَالُهٗ

ہاتھیوں کو اُچک لیجائیں * اُس شخص نے کہا کہ (بھائی) تیرا لوہا رچوہوں نے نہیں کہایا) بیٹے کھایا - یہہ اُس کی قیمت سے اور میرا بچہ مجھی پہیر دے

کہانی (۴۰)

کہتے ہیں کہ ایک عورت اپنے خاوند کے ساتھ ایک لڑکے پر جھگڑتی ہوی حاکم کے پاس گئی * اور کہا کہ خدا تعالے تیرا مددگار رہے - یہہ میرا بچہ ہے مدّت تک پیٹ میں اسکو جگہہ دی - گود میں کہلایا - چھاتیوں سے دود پلایا جب کھڑا ہوتا تھا تو دیکھتی رہتی - جب سوتا تو حفاظت کرتی تھی اسی طرح مجھے برسوں گزر گئے * جب دودھ چھٹنے کی میعاد پوری ہوی اور جوڑ بند اُسکے پکّے ہوئے اور خصلتیں درست ہوئی ہیں

۱؎ وِعاء کچھ رکھنے کی چیز - جیسے ہندی میں باسن کہتے ہیں ۲؎ فِناء گھر کے سامنے کا کھُلا ہوا میدان ۱۲

أَرَادَ أَبُوهُ أَخْذَهُ مِنِّي وَإِبْعَادَهُ عَنِّي * فَقَالَ الْحَاكِمُ
لِلرَّجُلِ قَدْ سَمِعْتَ مَقَالَ زَوْجَتِكَ فَمَا عِنْدَكَ
مِنَ الْجَوَابِ * قَالَ صَدَقَتْ وَلٰكِنِّي حَمَلْتُهُ قَبْلَ أَنْ
تَحْمِلَهُ وَوَضَعْتُهُ قَبْلَ أَنْ تَضَعَهُ وَأُرِيدُ أُعَلِّمُهُ الْعِلْمَ
وَأُفَهِّمُهُ الْحِكَمَ * فَقَالَ الْحَاكِمُ مَا تَقُولِينَ
فِي جَوَابِ كَلَامِهِ أَيَّتُهَا الْإِمْرَأَةُ * فَقَالَتْ صَدَقَ
فِي مَقَالِهِ وَلٰكِنْ حَمَلَهُ خَفِيفًا وَحَمَلْتُهُ ثَقِيلًا وَوَضَعَهُ
شَهْوَةً وَوَضَعْتُهُ كُرْهًا * فَتَعَجَّبَ الْحَاكِمُ
مِنْ كَلَامِهَا وَقَالَ لِلرَّجُلِ ادْفَعْ لَهَا وَلَدَهَا فَهِيَ

تو اِس کا باپ مجھ سے لیکر چھڑانا چاہتا ہے * حاکم نے خاوند سے کہا کہ جورو کی بات کچھ سنی؟ تیرا کیا جواب ہے * اُس نے کہا کہ سچ کہتی ہے - مگر بات یہہ ہے کہ اُسکے حمل سے بھی پہلے میں اُسے اُٹھائے ہوئے پھرا اور اِسکے جننے سے پہلے میں نے اُسے نکالا - اب میرا ارادہ ہے کہ اُسے علم سکھاؤں اور حکمت کی باتیں سمجھاؤں * حاکم نے عورت سے کہا کہ تو اسکے جواب میں کیا کہتی ہے * اُس نے کہا کہ بات تو اِس نے سچ کہی ہے - مگر وہ ہلکے کو اُٹھائے پھرا اور میں بوجھل کو - اُس نے طبیعت کی خواہش سے نکالا اور میں نے دُکھ سے نکالا * حاکم اُس کی تقریر سے حیران ہو گیا * اور مرد سے کہا کہ اِسے اِسکا بچہ دیدے - یہی

أَحَقُّ بِهِ مِنْكَ

حِكَايَةٌ (٢١)

حُكِيَ أَنَّ رَجُلًا اشْتَرَى جَارِيَةً بِأَرْبَعَةِ آلَافِ دِينَارٍ فَنَظَرَ يَوْمًا إِلَى الْجَارِيَةِ فَبَكَى * فَقَالَتْ لَهُ الْجَارِيَةُ مَا يُبْكِيكَ - فَقَالَ لَهَا عَيْنَاكِ الْجَمِيلَتَانِ اشْغَلَتْنِي عَنْ عِبَادَةِ رَبِّي * قَالَ فَلَمَّا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنَ الدَّارِ قَلَعَتِ الْجَارِيَةُ عَيْنَيْهَا بِإِصْبَعِهَا وَرَمَتْ بِهِمَا * فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا الرَّجُلُ وَرَآهَا عَلَى تِلْكَ الْحَالَةِ حَزِنَ عَلَيْهَا * وَقَالَ لَهَا لِمَ فَعَلْتِ نَفْسَكِ

تجھ سے زیادہ حقدار ہے

کہانی (۲۱)

کسی شخص نے ایک لونڈی چار ہزار اشرفی کو خریدی - ایک دن لونڈی کی طرف دیکھا اور رو دیا * لونڈی نے کہا کہ کیوں روتا ہے * اُس شخص نے کہا کہ تیری رسیلی آنکھیں خدا کی عبادت نہیں کرنے دیتیں * جب وہ شخص گھر سے نکلا لونڈی نے دونو آنکھیں نکال ڈالیں * جب گھر میں آیا اور اِس حالت میں لونڈی کو دیکھا - تو بہت کُڑھا - اور کہا کہ یہہ حال اپنا کیوں کیا -

هٰكَذَا وَقَدْ كَسَرَتْ قِيْمَتَكِ * فَقَالَتْ لَا اُحِبُّ

اَنْ يَّكُوْنَ مِنِّیْ شَيْءٌ يُّشْغِلُكَ عَنْ عِبَادَةِ رَبِّكَ *

فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ رَاٰی الرَّجُلُ هَاتِفًا فِی الْمَنَامِ

يَقُوْلُ لَهٗ قَدْ كَسُرَتْ عِنْدَكَ قِيْمَتُهَا وَزَادَتْ عِنْدَنَا

وَقَدْ اَخَذْنَاهَا مِنْكَ * فَلَمَّا اَصْبَحَ رَاَی الْجَارِيَةَ

مَيْتَةً وَّثَمَنُهَا تَحْتَ الْوِسَادَةِ رَحِمَهَا اللّٰهُ تَعَالٰی

حِكَايَةٌ (۲۲)

حَدَّثَ الْاَصْمَعِیُّ قَالَ كُنْتُ فِیْ بَيْتِ اللّٰهِ الْحَرَامِ

فَبَيْنَمَا اَنَا اَطُوْفُ وَاِذَا بِجَارِيَتَيْنِ يَطُوْفَانِ سَبْعًا

تو نے تو اپنی قیمت ہی گھٹا دی * لونڈی نے کہا میں نہیں چاہتی کہ مجھ میں کوئی ایسی بات ہو جو تجھکو خدا کی عبادت سے روکے * جب رات ہوئی تو اوس شخص نے خواب میں دیکھا ایک فرشتہ کہتا ہے کہ (تیرے نزدیک) اُس کی قیمت گھٹ گئی - مگر ہمارے نزدیک زیادہ ہو گئی (جا) تجھ سے اُسے ہمنے قیمت لے لیا * جب صبح ہوئی تو لونڈی کو دیکھا کہ مری پڑی ہے اور اُس کے سرہانے دہری ہے - خدا اُسپر رحمت کرے

کہانی (۲۲)

اصمعی نے کہا کہ ایک دِن میں کعبہ میں تھا دیکھتا کیا ہوں کہ دو لڑکیاں ساتوں طواف پورے کر کے

---

۱ ہتف آواز دی ہاتف وہ فرشتہ کہ دکھائی نہیں دیتا اور آگاہ کر دیتا ہے ۲ اصمعی ابو سعید عبدالملک بن عاصم بن عبدالملک بن اصمع الباہلی شعر میں صاحب کمال تھا اور لغات اور محاورات عرب میں نہایت ماہر تھا تاریخ اور حالات سے بہت باخبر تھا ہاروں رشید کی خلوت اور دربار میں حاضر رہتا تھا اپنے دادا اصمع کے نام سے منسوب تھا اور ان کمالات میں اتبک ضرب المثل ہے ۳ بیت اللہ خانہ خدا بیت الحرام اُسے اس لئے کہتے ہیں کہ اُس کی حرمت کے سبب سے قتل وہاں حرام ہے - اور اکثر کام مباح ہیں مگر وہاں کرنے جائز نہیں

فوقفنا نتحدث ثانٍ - فقالت احدٰهما للاُخرٰى **شعراً**

(١)

لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْ مَعْشُوْقَةٍ عَمَلًا

يَوْمًا وَّعَاشِقُهَا غَضْبَانُ مَهْجُوْرُ

لَيْسَتْ بِمَأْجُوْرَةٍ فِيْ قَتْلِ عَاشِقِهَا

لٰكِنَّ عَاشِقَهَا فِيْ ذَالِكَ مَأْجُوْرُ

قَالَ فَدَنَوْتُ اِلَيْهِمَا وَقُلْتُ لَهُمَا يَا حِزْبَ الشَّيْطَانِ

فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْمَكَانِ تَقُوْلَانِ هٰذَا الْكَلَامَ * فَقَالَتْ

لِيْ وَفَّقَكَ اللهُ لِلْحُبِّ يَا هٰذَا * فَقُلْتُ لَهُمَا وَمَا

الْحُبُّ قَالَتْ اِحْدٰهُنَّ جَلَّ وَاللهِ عَنْ اَنْ يَّخْفٰى

ٹھر گئیں اور کچھ باتیں کرنے لگیں - ایک نے دوسری سے یہہ شعر
کہا **نظم کا ترجمہ** خدا معشوقہ کے اُس کام کو قبول نہیں کرتا
جسدن عاشق اُسکا اُس سے خفا اور جدا ہو * اپنے عاشق کے قتل
کرنے میں اُس کو ثواب نہو گا * بلکہ عاشق کو اُس میں ثواب ہو گا *
اصمعی کہتا ہے کہ میں اُن کے پاس گیا اور کہا کہ اے لشکر شیطان خدا کے گھر
میں ایسی باتیں کرتے ہو * وہ بولیں کہ اے شخص خدا تجھکو بھی
محبت کی توفیق دے - میں نے کہا محبت کیا ہے؟ ایک اُن میں
سے بولی - خدا کی قسم - اُس کی شان چھپانے کی حد سے بڑہی ہوئی
ہے

---

۱ حزب گروہ - لشکر - نوکر چاکر ــ ان فقروں میں لطف یہہ ہے کہ جو الفاظ ذات
باری کی تعریف میں مستعمل ہوتے ہیں وہ گویا صنعت ایہام کے طور پر عشق کی تعریف میں
استعمال کئے ہیں ۲ بحر بسیط عروض اور ضرب مخبون - سالم وزن اسکا یہہ ہے مستفعلن
فاعلن مستفعلن فاعلن قافیہ متواتر ہے یعنے فاعلن سے فعلن ہو گیا ہے

وَخفي أَنْ يُرى فهو كالنَّارِ في أحجارِها إذا حرَّكته

أَوْرى وإِنْ تركته توارى   ثمّ أنشأت تقول شعر

غِيدٌ غرائِرُ ما هممن بريبةٍ

كظباءِ مكّة صيدهنّ حرامُ

يُحسبن من لينِ الكلامِ زوانيا

ويصدّهنّ عن الخنا الإسلامُ

حِكَايَة

حدّث أبو بكرٍ الصّوليُّ عن أبي زكريّاءَ البصريّ

قال حدّثني رجلٌ من قريشٍ قال خرجتُ حاجًّا

اور دکھانے کی حد سے باریک ہے ۔ جیسے پتھر میں آگ ۔ جب
جھٹکے گا تو چمک نکلے گی اور چھوڑ دے گا تو چھپی رہے گی ۔ پھر
اُس نے یہہ شعر پڑھے **نظم کا ترجمہ** نازک بدن البیلیاں ہیں
کہ بُری بات نہیں چاہتیں * مکّہ کی ہرنیوں کی طرح اُن کا شکار
حرام ہے * نرم نرم باتوں میں تو بدکار معلوم ہوتے ہیں *
مگر خدا کی فرمانبرداری اُنہیں بیہودہ باتوں سے باز رکھتی ہے

کہانی (۲۳)

ابوبکر صولی نے ابی زکریائے بصری سے روایت کی ہے
اُس نے کہا کہ قریش کے قبیلہ کے ایک شخص نے مجھ سے بیان
کیا کہ میں اپنی

---

۱ غیداء نازک اندام عورت ۲ غرائر جمع غریرہ کی یعنے نے تجربہ بے پرواا اور نوجوان عورت
جسے ہندی میں البیلی یا البیلی کہتے ہیں ۳ ریبہ شک وریب ۴ ظباء جمع ظبی کی یعنے ہرنی
۵ زوانی جمع زانیہ کی ۶ صدّہ یعنے منع کیا یا روکا اور دفع کیا

بحر رجز جسکا وزن سالم یہہ ہے مستفعلن مستفعلن مستفعلن قافیہ متواتر

مَّعَ رُفْقَةٍ لِّي فَعَرَجْنَا عَنِ الطَّرِيْقِ لِنُصَلِّيَ فَجَاءَ نَا

غُلَامٌ فَقَالَ هَلْ فِيْكُمْ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَقُلْنَا

كُلُّنَا مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ إِنَّ مَوْلَايَ مِنْ أَهْلِهَا وَ

يَدْعُوكُمْ إِلَيْهِ فَقُمْنَا إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ نَازِلٌ عَلَى

عَيْنِ مَاءٍ فَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَأَحَسَّ بِنَا فَرَفَعَ طَرْفَهُ

وَهُوَ لَا يَكَادُ يَرْفَعُهُ ضُعْفًا وَّأَنْشَأَ يَقُوْلُ — شعر

(١)

يَا بَعِيْدَ الدَّارِ عَنْ وَطَنِهْ مُفْرَدًا يَبْكِيْ عَلَى شَجَنِهْ

كُلَّمَا جَدَّ الرَّحِيْلُ بِهِ زَادَتِ الْأَسْقَامُ فِيْ بَدَنِهْ

ثُمَّ أُغْمِيَ عَلَيْهِ طَوِيْلًا وَّنَحْنُ جُلُوْسٌ حَوْلَهُ إِذْ أَقْبَلَ

رفیقوں کے ساتھ حج کو گیا - ایکدن ہم رستہ سے ایک طرف کو چڑھ گئے کہ نماز پڑھ لیں - ایک غلام[1] ہمارے پاس آیا اور کہا کہ تم میں سے کوئی بصرہ کے لوگوں میں سے بھی ہے - میں نے کہا کہ ہم سب بصرہ ہی کے ہیں - غلام نے کہا کہ میرا آقا وہیں کا رہنے والا ہے اور تمکو بلاتا ہے ہم اُٹھکر اُس کے پاس گئے دیکھیں تو وہ ایک پانی کی چشمہ پر اُترا ہوا ہے - سب گرد بیٹھ گئے - اُسے ہمارے آہٹ معلوم ہوئی تو آنکھ اُٹھا کر دیکھا اور وہ ایسا ہو رہا تھا کہ آنکھ نہ اُٹھا سکتا تھا - اُس نے یہہ شعر کہکر پڑہے **نظم کا ترجمہ** اے وطن سے دور افتادہ * اپنے دُکھ پر تو آپہی روتا ہے * جب کوچ کا خیال بہت زیادہ ہوتا ہے تو بدن میں مرضوں کا اور بھی زور ہوتا ہے * پھر دیر تک بیہوش رہا اور ہم اُس کے گرد بیٹھے تھے کہ اتنے میں ایک

---

[1] غُلَامٌ لڑکا - مجازاً غلام یعنے عَبْد کو بھی کہدیتے ہیں - جیسا کہ فارسی اور اردو کا محاورہ ہے

جَدَّ بِهِ الْاَمْرُ اسے اشتدّ یعنے زیادہ ہوا

(۱)

بحر مدید عروض اور ضرب محذوف اور مخبون سالم اُس کی یہہ ہے فاعلاتن فاعلن فاعلاتن قافیہ متراکب

طَائِرٌ - فَوَقَعَ عَلٰى اَعَالِى شَجَرَةٍ كَانَ تَحْتَهَا - وَجَعَلَ
يُغَرِّدُ فَفَتَحَ عَيْنَيْهِ وَجَعَلَ يَسْمَعُ تَغْرِيْدَ الطَّائِرِ ثُمَّ
اَنْشَأَ يَقُوْلُ ——— شعر

وَلَقَدْ زَادَ الْفُؤَادَ شَجًى   طَائِرٌ يَبْكِىْ عَلٰى فَنَنِهٖ
شَفَّهٗ مَا شَفَّنِىْ فَبَكٰى   كُلُّنَا يَبْكِىْ عَلٰى سَكَنِهٖ

ثُمَّ تَنَفَّسَ نَفَسًا فَاضَتْ مَعَهٗ نَفْسُهٗ * فَلَمْ يَبْرَحْ عَنْهُ
حَتّٰى غَسَّلْنَاهُ وَكَفَّنَّاهُ وَتَوَلَّيْنَا الصَّلٰوةَ عَلَيْهِ - فَلَمَّا
فَرَغْنَا مِنْ دَفْنِهٖ سَأَلْنَا الْغُلَامَ عَنْهُ فَقَالَ هٰذَا
الْعَبَّاسُ بْنُ الْاَحْنَفِ وَكَانَتْ وَفَاتُهٗ سَنَةَ ثَلَاثٍ

پرندہ آیا۔ اور یہہ جس درخت کے نیچے تھا اُسی درخت کی ٹہنگ پر بیٹھ کر زمزمہ دردناک کیا ۔اُس شخص نے آنکھ کھولی۔ اور جانور کے زمزمہ کو سننے لگا۔ پھر یہہ شعر کہکر پڑھے **شعرونکا ترجمہ** دل کا دُکھ اور بھی زیادہ کر دیا * اِس جانور نے جو درخت کی ٹھنی پر بیٹھا روتا ہے * جس غم نے مجھے ناتوان کر دیا اُسی نے اسے بھی ناتوان کیا ہے کہ روتا ہے * ہم دونوا اپنے اپنے گھربار کو روتے ہیں۔ پھر اُس نے ایک ٹھنڈی سانس بھری۔ اور ساتھ اُسکے جان نکل گئی۔ ہم وہیں رہے۔ اُسے غسل دیا اور کفنایا اور نماز پڑھی۔جب دفن سے فارغ ہوے تو غلام سے اُسکا حال پوچھا۔ اُس نے کہا کہ یہہ عباس بیٹا احنف کا تھا اُس کی وفات

---

۱ تَغْرِید آواز کو لہرانا اور طرب انگیز کرنا یعنے گنگری ۲ سَکَن گھربار اہل وعیال ۳ فَاضَتْ نَفْسُہٗ یعنے دم نکل گیا ۴ تَوَلَّی الْعَمَل یعنے وہ کام بذاتِ خود اختیار کیا۔

وَتِسْعِيْنَ وَمِائَةٍ

حِكَايَةٌ (٢٤)

قِيْلَ اِنَّ الضَّيْزَنَ بْنَ مُعٰوِيَةَ بْنِ قُضَاعَةَ كَانَ
مَلِكًا بَيْنَ دِجْلَةَ وَالْفُرَاتِ * وَكَانَ لَهٗ هُنَاكَ
قَصْرٌ مَّشِيْدٌ يُعْرَفُ بِالْجَوْسَقِ وَبَلَغَ مُلْكُهُ الشَّامَ *
فَاَغَارَ عَلٰى مَدِيْنَةِ سَابُوْرَ ذِى الْاَكْتَافِ فَاَخَذَهَا
وَاَخَذَ اُخْتَ سَابُوْرَ وَقَتَلَ مِنْهُمْ خَلْقًا
كَثِيْرًا * ثُمَّ اِنَّ سَابُوْرَ جَمَعَ جُيُوْشًا وَّسَارَ اِلَى الضَّيْزَنِ
- فَاَقَامَ عَلَى الْحِصْنِ اَرْبَعَ سِنِيْنَ لَا يَصِلُ مِنْهُ اِلٰى

سنہ ۱۹۳ میں ہوئی

کہانی (۲۴)

کہتے ہیں کہ دجلہ اور فرات کے دوآبے میں ضیزن - معاویہ بن قضاعہ کا بیٹا بادشاہ تھا - اور یہاں بڑا مستحکم قلعہ تھا کہ اسکا نام جوسق مشہور تھا - ملک اسکا شام تک پہنچا ہوا تھا * اِس بادشاہ نے سابور ذی الاکتاف کے شہر کو لوٹا - اور ملک فتح کر کے سابور کی بہن کو بھی لے لیا - اور بہت لوگوں کو اُن میں سے قتل کر ڈالا - سابور نے فوجیں جمع کیں اور ضیزن کی طرف چلا - چار برس تک فوج لئے ہوئے قلعہ پر قایم رہا کچھ حاصل نہوا

۱ دَجَلَ الاَرضُ یعنے زمین کو ڈھانک لیا - دجلہ میں جب چڑھاؤ آتا تھا تو تمام ہاں کی سرزمین کو ڈھانک لیتا تھا اِس لئے اُس کا نام دجلہ ہوگیا - یہہ مشہور دریا ہے کہ بغداد کے نیچے ہوکر بہتا ہے - انگریزی میں اُسے ٹائگرِس کہتے ہیں ۲ فرات یعنے یوفریٹز کوہ آرمینیہ میں سے نکلتا ہے اور دو شاخیں ہوکر بہتا ہے - پتھریلی زمین میں سے گزر کر پھر خلیج فارس میں گرتا ہے پانی اِس کا بہت شیرین ہے - اِس لئے اُس کے پینے سے پیاس اور بھی زیادہ ہوتی ہے - یہی سبب ہے کہ شیرین پانی کو فرات کہتے ہیں

۳ مَشِید جونہ گچ مُشَیَّد جونہ گچ کیا ہوا یعنے مضبوط و مستحکم ۴ جوسق معرب کوشک کا ہے

۵ شام اسے انگریزی میں سیریا کہتے ہیں عرب کی زبان میں مشئمہ بائیں جانب کو کہتے ہیں چونکہ وہ ملک قبلہ سے بائیں جانب کو ہے اِس لئے اُسے شام کہتے ہیں - بعض لوگ کہتے ہیں کہ سام ابن نوح کا آباد کیا ہوا ہے

۶ سابور معرب شاہ پور کا ہے پہلا شاہ پور اردشیر کا بیٹا تھا اردشیر نے اپنی ایک حاملہ بی بی کے قتل کا حکم دیا وزیر نے مصلحۃً اُسے اپنے گھر لیجا کر رکھا - جب بچہ پیدا ہوا تو اُسے بھی پرورش کرتا رہا مگر چونکہ اِس خاندان شاہی میں باپ ہی بچہ کا نام رکھتا تھا اور یہہ باپ سے مخفی تھا اس لئے نام اُسکا کچھ نہ رکھا گھر میں شاپور کہتے رہے کیونکہ بادشاہ کا بیٹا تھا - اتفاقاً بادشاہ کے گھر میں مدت تک اور بچہ نہوا - ایک دن وزیر سے اِس امر کا تاسف ظاہر کیا - اُس وقت وزیر نے لڑکے کو لاکر پیش کیا اور سارا حال بیان کیا بعد اُسکے نوشیروان ابن ہرمز کا بیٹا شاہ پور ہوا - اُس نے عربستان کی طرف بہت سی فتحیں حاصل کیں - چونکہ اُس کے حکم سے اہل عرب کے بازو چھید چھید کر ایک رسی میں پروے جاتے تھے اس لئے وہ اِس کو ذوالاکتاف کہتے ہیں یعنے بازوؤں والا اور فارس والے ہویہ سینا کہتے ہیں کہ فارسی قدیم میں ہویہ بمعنے سوراخ اور سینا بمعنی بازو ہے ۱۲

۷ نہ پہنچا اس قلعہ سے کسی چیز کو یعنے کچھ ہاتھ نہ آیا ۱۲

شَيْءٍ قِيلَ إِنَّ النُّضَيْرَةَ بِنْتَ الضَّيْزَنِ

كَانَتْ أَجْمَلَ أَهْلِ دَهْرِهَا فَخَرَجَتْ مِنَ

الْحِصْنِ لِحَاجَةٍ وَكَانَ سَابُورُ مِنْ أَجْمَلِ

أَهْلِ زَمَانِهِ فَرَآهَا وَرَآتْهُ وَعَشِقَهَا

وَعَشِقَتْهُ * وَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تَقُولُ

مَا تَجْعَلُ لِي إِنْ دَلَلْتُكَ عَلَى مَا تَهْدِمُ

بِهِ هٰذِهِ الْمَدِينَةَ وَتَقْتُلُ أَبِي قَالَ مَا أَرَدْتِ *

قَالَتْ عَلَيْكَ بِحَمَامَةٍ مُطَوَّقَةٍ فَاكْتُبْ عَلَيْهَا بِدَمِ

جَارِيَةٍ هٰذَا الطِّلَسْمَ ثُمَّ أَطْلِقْهَا فَإِنَّهَا تَقْعُدُ

نضیرہ یعنے ضیزن کی بیٹی کہ حسن میں یکتائے روزگار تھی کسی کام
کو قلعہ سے نکلی - سابور بھی خوبصورتی میں یکتائے زمانہ تھا
اُس نے اِسے دیکھا اور اِس نے اُسے دیکھا وہ اُس پر عاشق
ہوگیا اور یہہ اُس پر عاشق ہوگئی * نضیرہ نے سابور کے پاس
پیغام بھیجا کہ اگر میں تجھے ایسی تدبیر بتاؤں کہ قلعہ فتح کرلے
- اور میرے باپ کو قتل کر ڈالے - تو مجھ سے کیا سلوک کریگا
- اُس نے کہا جو تو چاہے * نضیرہ نے کہا کہ ایک قمری لے اور
وہ اسیر (نوجوان) لڑکی کے خون سے یہہ طلسم لکھہ اور چھوڑ دے -

---

۱ هَدْم ویراں کرنا مگر یہاں فتح مراد ہے ۲ حمامۂ ایک کبوتر یا ایک قمری مذکر و مونث کے لئے عام ہے
- مُطَوَّقَہ جس کے گلے میں طوق ہو اِس سے مراد خاص قمری ہے جسکے آواز دردناک کی خوبی ضرب المثل ہے ۱۲
۳ طِلِسْم مُعَرَّب طالِسما یونانی لفظ کا ہے مراد اس سے کچھ خطوط اور الفاظ ہیں کہ جس سے آسمانی
ارواحوں کی قوتوں کو زمینی ارواحوں کے ساتھ ملا کر مطلب حاصل کریں یعنے جادو منتر وغیرہ

عَلىٰ حَائِطِ الْمَدِيْنَةِ فَتَخْرُبُ الْمَدِيْنَةُ كُلُّهَا وَكَانَ

ذٰلِكَ طِلِسْمُ لَا يَهْدِمُهَا اِلَّا هُوَ فَفَعَلَ ذٰلِكَ وَ

تَاهَّبَ لَهُمْ فَقَالَتْ لَهٗ وَاَنَا اَسْقِي الْحَرَسَ الْخَمْرَ

فَاِذَا انْطَرَحُوْا سُكْرًا فَاقْتُلْهُمْ * فَفَعَلَ ذٰلِكَ فَخَرِبَتِ

الْمَدِيْنَةُ وَفَتَحَهَا سَابُوْرُ عَنْوَةً وَقَتَلَ الضَّيْزَنَ

وَاَخَذَ ابْنَتَهُ النَّضِيْرَةَ فَعَرَسَ بِهَا * فَلَمَّا دَخَلَ

عَلَيْهَا بَقِيَتْ طُوْلَ لَيْلَتِهَا تَتَضَوَّرُ فِي فِرَاشِهَا وَهُوَ

مِنْ حَرِيْرٍ مَحْشُوٍّ بِالْقَزِّ * فَالْتَمَسَ مَا كَانَ يُؤْذِيْهَا

فَاِذَا هُوَ وَرَقَةُ اٰسٍ قَدِ الْتَصَقَتْ بِعُكْنَتِهَا وَاَثَّرَتْ

فصیل پر جا بیٹھے گی - تمام شہر ویران ہو جائے گا - اور یہہ ایسا طلسم تھا
کہ سوائے اِس کے اور کوئی (تدبیر) قلعہ کو توڑ نہیں سکتی تھی * سابور
نے بھی کیا اور (دغا دیے کا) سامان کیا - نضیرہ نے کہا کہ میں پہرے والوں
کو شراب پلا دوں گی جب نشہ میں پڑ رہیں گے - تو اُنہیں قتل کر ڈالیو
* سابور نے اسی طرح کیا - شہر تباہ ہو گیا اور اُس نے بزور قلعہ فتح کیا
ضیزن کو قتل کر ڈالا - نضیرہ اُس کی بیٹی کو لے کر شادی کر لی * (کہتے
ہیں) کہ جب اُس کے پاس گیا تو تمام رات بچھونے میں تڑپھتی رہی
اور بچھونا ریشمی کپڑے کا تھا ریشم ہی اُس کے اندر بھی بھرا ہوا تھا *
جب (صبح کو) ڈھونڈا کہ یہہ کیا چیز چبھتی تھی تو معلوم ہوا کہ مورد کے پتی
تھی اُسکے پیٹ کے سلوٹ میں لگ گئے تھے (بدن ایسا نازک تھا کہ) اُسکا
بھی نشان پڑ گیا تھا

۱ شہر کی دیوار یعنے فصیل ۲ حَرَس جمع حارس کی یعنے نگہبان ۳ عنوۃ غلبہ ۴ قز ریشمی کپڑا ۵ آس
ایک درخت ہے کہ فارسی میں اُسے مورد کہتے ہیں اُسکے پتے ہرے ہوتے ہیں ہندی معلوم نہیں شاید اس ملک میں
نہوتا ہوگا ۶ تَضَوَّر فریاد کرنی اور مارے بھوک کے پیچ و تاب کھانا یہاں یہہ مراد ہے کہ مارے تکلیف
کے لوٹتی رہے یا ہائے ہائے کرتی رہے

فِيهَا قِيلَ وَكَانَ يَنظُرُ إِلَى مُخِّ عَظْمِهَا مِنْ لِينِ بَشَرَتِهَا۔

ثُمَّ إِنَّ سَابُورَ بَعْدَ ذٰلِكَ غَدَرَ بِهَا وَقَتَلَهَا *

قِيلَ إِنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا فَرَكِبَ فَرَسًا جَمُوحًا وَأَنَاطَ

غَدَائِرَهَا بِذَنَبِهِ ثُمَّ اسْتَرْكَضَهُ فَقَطَعَهَا قِطَعًا *

حَيْثُ أَنَّهَا غَدَرَتْ بِأَبِيهَا فَانْظُرْ إِلَى سُوْءِ عَاقِبَةِ

الْغَدْرِ وَشَيْنِهِ

حِكَايَةٌ (۲۵)

قِيلَ خَرَجَ قَوْمٌ إِلَى الصَّيْدِ فَطَرَدُوا ضَبُعَةً حَتَّى

أَلْجَأُوهَا إِلَى خِبَاءِ أَعْرَابِيٍّ فَأَجَارَهَا وَصَارَ يُطْعِمُهَا

اور کہتے ہیں کہ اُسکا بدن ایسا لطیف تھا کہ ہڈی کا گودا تک دکھائی دیتا تھا۔ مگر سابور نے پھر اُس سے دغا کی اور مار ڈالا * صورت اُسکی یہہ بیان کی ہے کہ کسی شخص کو حکم دیا۔ وہ ایک مُنہہ زور گھوڑے پر سوار ہوا اور اُس کی چوٹی دُم میں باندھ کر گھوڑے کو دوڑایا کہ نضیرہ کے بدن کی بوٹی بوٹی اُڑ گئی * جس طرح اُس نے اپنے باپ کے ساتھ دغا کی تھی وہی پیش آئی دیکھو دغا کی بدانجامی اور اُس کی خرابی یہہ ہوتی ہے ✣

کہانی (۲۵)

بہت سے آدمی شکار کو گئے ایک چرخ کو ایسا رگیدا کہ اس نے ایک عرب کے ڈیرہ میں آکر جان چھپائی۔ عرب نے اُسے پناہ دی اور کھلاتا

۱ ضبع کو فارسی میں کفتار ہندستان میں چرخ اور بہار کے ملک میں لگڑ بگر کہتے ہیں۔ جس طرح شیر چیتا وغیرہ درندے ہیں اسی طرح چرخ بگیلا بھی ہے۔ بعض آدمی اسی کو بجّو کہتے ہیں ۲ اعراب صحرانشین عرب کے۔ اِسکا واحد چاہیں تو اعرابی کہینگے ۱۲

وَيَسْقِيهَا * فَبَيْنَمَا هُوَ نَائِمٌ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ وَثَبَتْ عَلَيْهِ فَبَقَرَتْ بَطْنَهُ وَهَرَبَتْ فَجَاءَ ابْنُ عَمِّهِ يَطْلُبُهُ فَوَجَدَهُ مُلْقًى فَتَبِعَهَا حَتَّى لَحِقَهَا فَقَتَلَهَا وَقَالَ فِي ذٰلِكَ **شِعْرًا** (١)

وَمَنْ يَّصْنَعِ الْمَعْرُوفَ فِي غَيْرِ اَهْلِهِ

يُلَاقِي كَمَا لَاقَى مُجِيْرُ اُمِّ عَامِرٍ

اَعَدَّ لَهَا لَمَّا اسْتَجَارَتْ بِبَيْتِهِ

اَحَالِيْبَ اَلْبَانِ اللِّقَاحِ الدَّرَائِرِ

وَاَسْمَنَهَا حَتّٰى اِذَا مَا تَمَكَّنَتْ

پلاتا رہا ٭ ایک دن یہہ تو سوتا تھا کفتار نے جھپٹ کر اُسکا پیٹ پھاڑ ڈالا اور بھاگ گیا - اُس شخص کے چچا کا بیٹا بھائی (اتفاقاً) ڈھونڈتا ہوا آیا تو (اس حال) سے پڑا پایا (سراغ پر) پیچھا کیا - آخر ملا اور اُسے مار ڈالا - پھر اسباب میں یہہ شعر کہی **ترجمہ شعروں کا**

جو شخص نا اہل کے ساتھ بھلائی کرے گا - تو اُسے وہی (عوض) ملیگا جو کہ کفتار کے پناہ دینے والے کو ملا ٭ جب اُس نے اُس کے گھر میں پناہ چاہی تو اُسکے لئے تیار کر دیئے ٭ وہ دہیلیں اُنٹھنیوں کے تازے دود ٭ اور اتنا فربہ کیا کہ جب موقع پایا تو

---

۱ اِجَارَة پناہ دینی اور چھُڑا دینا مُجِیر اسم فاعل ۲ اُمِّ عَامِر ضبع کی کنیت ہے ۳ حَلِیب دودھ اَحَالِیب ج اَلْبَان جمع لبن کی ۴ لِقَاح اونٹنی - بعض کے نزدیک جمع ہے بعض کی نزدیک واحد ہے ۵ دَرَائِر جمع دَرُور کی یا دَارّ کی ہے یعنے بہت دودھ دینے والی اونٹنی جسے اُردو میں دُہیلن کہتے ہیں

(۱)
بحر طویل عروض اور ضرب مقبوض سالم — فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن

قافیہ متدارک

فَرَتْهُ بِأَنْيَابٍ لَهَا وَأَظَافِرِ

فَقُلْ لِذَوِي الْمَعْرُوفِ هٰذَا جَزَاءُ مَنْ

يَجُودُ بِمَعْرُوفٍ عَلَىٰ غَيْرِ شَاكِرِ

حِكَايَةٌ (٢٦)

حَكَى الطُّرْطُوشِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَىٰ فِي كِتَابِهِ سِرَاجِ الْمُلُوكِ * قَالَ مِنْ عَجِيبِ مَا اتَّفَقَ بِالْإِسْكَنْدَرِيَّةِ - أَنَّ رَجُلًا مِنْ خَدَمِ نَائِبِ الْإِسْكَنْدَرِيَّةِ غَابَ عَنْ خِدْمَتِهِ أَيَّامًا * فَفِي بَعْضِ الْأَيَّامِ قَبَضَ عَلَيْهِ صَاحِبُ الشُّرْطَةِ وَحَمَلَهُ إِلَىٰ دَارِ النَّائِبِ - فَانْفَلَتَ مِنْهُ فِي بَعْضِ

ناخنوں اور دانتوں سے اوسکو پھاڑ ڈالا * پس نیکی کرنے والوں سے کہدے کہ جو ناشکر کے ساتھ بھلائی کرتا ہے اُسکا یہہ عوض ہوتا ہے

کہانی (۲۶)

طرسوسی پر خداے تعالے کی رحمت ہو۔ اُس نے سراج الملوک اپنی کتاب میں یہہ حکایت لکھی ہے کہ اسکندریہ میں عجیب اتفاقات میں سے ایک مقدمہ یہہ ہوا۔ کہ وہاں کے حاکم کا ایک غلام اُس کی خدمت سے بھاگ کر چند روز غائب رہا * ایک دن سپاہیوں کے افسر نے اُسے پکڑا اور حاکم مذکور کے گھر کی طرف لے چلا۔ وہ کہیں رستہ میں سے پھر اُسکے پنجہ سے بھاگا

---

۱ ظُفْر۔ ناخن۔ اَظْفَار۔ اَظَافِر ۲ طرسوس بحر شام کے کنارہ پر ایک شہر ہے۔ مہدی عباسی نے سنہ ۱۳۸ میں آباد کیا۔ ابو عبیدہ بن قاسم بن سلام ایسا عالم علوم وہاں پیدا ہوا تھا کہ ۲۳ کتابیں اُس کی تصنیف تھیں۔ کتاب مناظرۃ الانسان میں لکھا ہے کہ دنیا میں چار عالم پیدا کر کے خدا نے گویا خلقت پر احسان کیا ایک اُن میں سے ابو عبیدہ ہے ۳ اسکندریہ قاموس میں لکھا ہے کہ اس نام کے ۱۶ شہر مجھے معلوم ہیں فقط۔ اِسکا حال معلوم نہیں کہ کونسا ہے۔ ۴ نائب یعنی جو بادشاہ کی طرف سے وہاں صاحب اختیار حاکم تھا ۵ شُرْطَہ پولس کا سررشتہ شُرَطِی افسر پولیس ۱۲

الطَّرِيقِ وَترامى فِي بِئْرٍ فَرَاى فِيهَا سَرَبًا * فَمَا زَالَ

الرَّجُلُ يَمْشِي فِي ذٰلِكَ السَّرَبِ اِلٰى اَنْ لَاحَ لَهُ بِئْرٌ

مُضِيئَةٌ ـ فَطَلَعَ مِنْهَا فَاِذَا الْبِئْرُ فِي دَارِ النَّائِبِ

فَلَمَّا طَلَعَ الرَّجُلُ اَمْسَكَهُ النَّائِبُ وَاَدَّبَهُ * فَكَانَ

فِيهِ الْمَثَلُ السَّائِرُ اَلْفَارُّ مِنَ الْقَضَاءِ الْغَالِبِ كَالْمُتَقَلِّبِ

فِي يَدِ الطَّالِبِ وَمَا اَحْسَنَ قَوْلَ الْقَائِلِ ـ (١)

وَاِذَا خَشِيتَ مِنَ الْاُمُورِ مُقَدَّرًا وَفَرَرْتَ

مِنْهُ فَنَحْوَهُ تَتَوَجَّهُ

حِكَايَة (٢٧)

اور اپنے تئیں کوئیں میں ڈالدیا * اُس میں ایک سُرنگ پائی یہہ اُسیمیں برابر چلا جاتا تھا - رفتہ رفتہ پھر ایک روشن کواں نمودار ہوا - غلام اُسمیں سے نکلا - دیکھی تو کواں حاکم کے گھر ہی میں ہے - جب باہر نکلا تو حاکم نے پکڑا اور سزا دی * اِس سے یہہ مثل چلی کہ قضاے غالب سے بھاگنے والا ڈھونڈنے والے کے ہاتھوں ہی میں لوٹتا رہتا ہے - اور کہنے والے نے کیا خوب کہا ہے

ترجمہ شعر کا جب تو امور تقدیری سے ڈرتا ہے اور اُن سے بھاگتا ہے تو گویا اودہر ہی کے رُخ جاتا ہے

کہانی (۲۷)

مثل السائر چلتی ہوئی مثل یعنے مشہور

بحر کامل سالم متفاعلن متفاعلن متفاعلن قافیہ متدارک

قِيْلَ إِنَّ نَبِيًّا مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ مَرَّ بِفَخٍّ مَّنْصُوْبٍ - وَّ إِذَا بِطَائِرٍ قَرِيْبٍ مِّنْهُ - فَقَالَ الطَّائِرُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هَلْ رَأَيْتَ أَقَلَّ عَقْلًا مِّمَّنْ نَّصَبَ هٰذَا الْفَخَّ لِيَصِيْدَنِيْ بِهٖ وَ أَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ * قَالَ الرَّاوِيْ فَذَهَبَ عَنْهُ النَّبِيُّ ثُمَّ رَجَعَ وَإِذَا بِالطَّائِرِ فِي الْفَخِّ - فَقَالَ لَهٗ عَجَبًا لَّكَ أَوَ لَسْتَ الْقَائِلَ آنِفًا كَذَا وَكَذَا - **فَقَالَ** يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِذَا جَاءَ الْحَيْنُ - لَمْ تَبْقَ أُذُنٌ وَّلَا عَيْنٌ

حِكَايَةٌ (٢٨)

قِيْلَ وَفَدَ عُرْوَةُ ابْنُ أُدَيْنَةَ عَلٰى هِشَامِ ابْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ

کہتے ہیں کہ ایک پیغمبر کا کسی طرف گزر ہوا کہ جال لگا ہوا تھا - اور ایک پرندہ اُسکے پاس بیٹھا تھا - بولا کہ اے پیغمبر خدا کے آپنے اِس جال لگانے والے سے بھی زیادہ کم عقل کوئی شخص دیکھا ہوگا - کہ میرے شکار کو یہہ جال لگایا ہے اور میں دیکھ رہا ہوں * راوی کہتا ہے کہ وہ پیغمبر اُسکے پاس سے چلے گئے - جب پھرے تو دیکھتے ہیں کہ وہی پرندہ جال میں ہے - اُنہوں نے کہا تعجب ہے - ابھی تو اِس اِس طرح نہ کہہ رہا تھا ؟ اُس نے کہا کہ اے نبی خدا کے جب موت آتی ہے تو نہ کان رہتا ہے نہ آنکھ رہتی ہے

کہانی (۴۸)

ہشام بن عبد الملک کے پاس عُروہ بن ادینہ آیا

۱؎ نباء خبر نبوۃ خبر دینی اور پیشین گوئی کرنی - اِسی سے ہے نبی فعیل کے وزن پر ،،
۲؎ انف الشی جو خبر پہلے ہی قال آنفاً یعنے اُس نے ابھی کہا ۳؎ وفد وفادہ پیغام کرنا۔
وفد علی الامیر یعنے اُس کے پاس آیا

۴؎ ہشام ابن عبد الملک ایک نامور خلیفہ خلفاء اسلام میں سے ہوا ہے ۳۴ برس کی عمر میں مسند خلافت پر بیٹھکر ۱۹ برس ۹ مہینے حکمرانی کی بہت شہر اُسکے عہد میں فتح ہوئے سمرقند میں اسلام جاری ہوا اور ایشیا یورپ پر فوج کشی ہوئی کہتے ہیں کہ بخیل بہت تھا اور گھوڑوں کا بہت شوق تھا چنانچہ چار ہزار خاصہ کی گھوڑی تھی آخر ۱۲۵ھ میں خناق کی مرض سے وفات پائی ،،

فَشَكَى اِلَيْهِ خَلَّتَهُ فَقَالَ اَلَسْتَ لِقَائِلِ **شِعْرًا** (١)

لَقَدْ عَلِمْتُ وَمَا الْاِسْرَافُ مِنْ خُلُقِي

اَنَّ الَّذِيْ هُوَ رِزْقِيْ سَوْفَ يَأْتِيْنِيْ

اَسْعٰى اِلَيْهِ فَيُعْيِيْنِيْ تَطَلُّبُهُ

وَلَوْ قَعَدْتُّ اَتَانِيْ لَا يُعَنِّيْنِيْ

وَقَدْ جِئْتَ مِنَ الْحِجَازِ اِلَى الشَّامِ فِي الرِّزْقِ - فَقَالَ يَا

اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَعَظْتَ فَاَبْلَغْتَ وَذَكَّرْتَنِيْ مَا

اَنْسَانِيْهِ الدَّهْرُ * وَخَرَجَ مِنْ عِنْدِهٖ فَرَكِبَ نَاقَتَهُ وَ

كَرَّبَهَا رَاجِعًا اِلَى الْحِجَازِ * فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ وَنَامَ هِشَامٌ

اور اپنی مفلسی کی شکایت کی۔ اُس نے کہا کہ کیا یہہ کلام تیرا نہیں ہے

ترجمہ شعروں کا فضول خرچی میری عادت نہیں اور میں

جانتا ہوں * کہ جو کچھ میرا رزق ہے وہ میرے پاس آیا چاہتا ہے *

میں اُس کے لئے محنت کرتا ہوں تو تلاش مجھے تھکاتی ہے * اگر

بیٹھ رہوں تو بے مشقت میرے پاس آجائے * اور باوجود اِسکے

حجاز سے شام تک رزق کی تلاش میں آیا۔ اُس نے کہا کہ اے

امیر المومنین تو نے نصیحت کے اور حد کو پہنچا دی۔ اور جو کچھ زمانہ نے

بُھلا دیا تھا تو نے مجھے یاد دلا دیا * اُسی وقت نکلا۔ اپنی اونٹنی پر

سوار ہوا۔ اور اسباب اُس پر لاد حجاز کو روانہ ہوا۔ جب رات ہوئی

اور ہشام اپنی بچھونے پر سویا تو

۱؎ خَلّہ فقیری اور افلاس ۲؎ واضح ہو کہ عرب کے ملک میں کئی قسم کی زمیں ہے۔ جسمیں بہت اونچے نیچے ٹیلے ہیں وہ نجد کہلاتے ہیں۔ جسمیں گڑھے بہت ہیں وہ تِہامہ ہے۔ جو اِن دونوں حاجز یعنے درمیان میں ہے اُسے حجاز کہتے ہیں ۳؎ شام جسے انگریزی میں سِریا کہتے ہیں دیکھو صفحہ (۱۰۵)

وَعَظْتَ فَاَبْلَغْتَ یعنے ایسی نصیحت کی کہ حد کو پہونچا دی ۱۲

عَلٰى فِرَاشِهٖ ذَكَرَ عُرْوَةَ وَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ وَّفَدَ

عَلَيَّ فَجَبَهْتُهٗ وَرَدَدْتُّهٗ خَائِبًا * فَلَمَّا اَصْبَحَ وَجَّهَ

اِلَيْهِ بِاَلْفَيْ دِيْنَارٍ - فَقَرَعَ عَلَيْهِ الرَّسُوْلُ بَابَ دَارِهٖ

بِالْمَدِيْنَةِ وَاَعْطَاهُ الْمَالَ * فَقَالَ لَهٗ عُرْوَةُ اَبْلِغْ اَمِيْرَ

الْمُؤْمِنِيْنَ مِنِّي السَّلَامَ وَقُلْ لَّهٗ كَيْفَ رَاَيْتَ قَوْلِيْ -

سَعَيْتُ فَرَجَعْتُ خَائِبًا فَاَتَانِيْ رِزْقِيْ فِيْ مَنْزِلِيْ * وَلِلّٰهِ

دَرُّ مَنْ قَالَ **شعر** اِقْنَعْ بِاَيْسَرِ رِزْقٍ اَنْتَ نَائِلُهٗ

وَاحْذَرْ وَلَا تَتَعَرَّضْ لِلْاِرَادَاتِ فَمَا صَفَا الْبَحْرُ اِلَّا وَهُوَ

مُنْتَقِصٌ وَلَا تَكَدَّرَ اِلَّا فِي الزِّيَادَاتِ

عروہ کو یاد کیا اور کہا کہ قریش میں سے ایک شخص میرے پاس آیا میں اُستے بُری طرح پیش آیا اور ناکام پھیر دیا (اچھا نہ کیا) جب صبح ہوئی تو دو ہزار دینار اُسے بھیجدئے - قاصد نے مدینہ میں جاکر اُسکا دروازہ کھٹکھٹایا اور مال دے دیا * عروہ نے کہا کہ میری طرف سے امیر المومنین کو سلام کہنا اور کہنا کہ کیوں ؟ دیکھا میری بات کو جب محنت اٹھائی تو ناکام پھرا - اور جو میرا رزق تھا وہ میرے گھر پہنچ گیا * خدا بھلا کرے اُسکا جس نے یہہ شعر کہا **شعر** جو تھوڑا سا رزق پاے اُسپر قناعت کر * ڈر تارہ اور بڑے بڑے ارادون پر نہ اُٹھ - دریا کا پانی جبھی تک صاف رہتا ہے جب تک کم ہوتا ہے اور گدلا جبھی ہوتا ہے کہ جب چڑھاو آتے ہیں

---

۱ جبہ ماتھا جبہ یعنے ماتھے پر مارا اور اُلٹا ہی پھیر دیا - مطلب یہہ کہ بُری طرح پیش آیا ۲ نیل پانا - نائل پانے والا ہے ۳ دَرّ عربی میں دودھ کو کہتے ہیں چونکہ وہاں کے لوگوں کو اس سے منفعت بہت ہے اور نعمت الٰہی ہے اس لئے جب کسی کی بہت تعریف کرتے ہیں یا دعا دیتے ہیں تو کہتے ہیں للہ درہ یعنے نہاں کی قدرت سے اسکا صلہ زیادہ ہے خدا اس کا کام نفع اور صلہ اُسے دے - بحر بسیط پہلے مصرعہ کا تیسرا اور چوتھا مخبون ہے وزن سالم مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن - قافیہ متواتر

حكاية (٢٩)

حُكِىَ اَنَّ مُوْسَى ابْنَ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَقَامَ اِثْنَى عَشَرَ عَامًا مُعْتَكِفًا مُجْتَهِدًا فِى الْعِبَادَةِ مِنْ اَجْلِ الْقَتِيْلِ الَّذِىْ قَتَلَهُ بِمِصْرَ * ثُمَّ قَالَ اِلٰهِىْ قَدْ طَالَ لَيْلِىْ وَكَثُرَ دُعَاءِىْ وَانْحَنٰى صُلْبِىْ وَلَا اَدْرِىْ اِلٰى مَا يُؤلُ اَمْرِىْ * فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنِ امْضِ اِلَى نِيْلِ مِصْرَ وَاَوْحٰى اِلٰى ضِفْدَعٍ مِنَ النِّيْلِ اَنْ كَلِّمِيْهِ - فَقَالَتْ لَهُ الضِّفْدَعُ - وَاسَوْأَتَاهُ يَا ابْنَ عِمْرَانَ - اَتَمُنُّ عَلَى اللّٰهِ بِعِبَادَتِكَ وَاجْتِهَادِكَ لِسَنَةٍ وَقَدِ اصْطَفَاكَ

کہانی (۲۹)

موسی بن عمران پر خدا کا سلام ہو۔ کہتے ہیں کہ جس شخص کو انہوں نے مصر میں مار ڈالا تھا اُسکے سبب سے برابر بارہ مہینے تک اعتکاف میں رہے اور عبادت بمشقت کرتے رہے * بعد اُسکے عرض کی کہ الٰہی لمبی لمبی راتیں میں نے گزاریں۔ اور بہت دعائیں ہوئیں۔ پیٹھ کُبڑی ہوگئی اور نہیں جانتا کہ میرے کام کا انجام کیا ہوگا * خدا نے حکم دیا کہ دریائے نیل کی طرف جاؤ اور وہاں کے ایک مینڈک کو حکم دیا کہ اُس سے باتیں کرے۔ چنانچہ مینڈک نے کہا کہ ہائے افسوس اے عمران کی بیٹے تو خدا پر اپنی برس دن کی عبادت اور مشقت کا احسان رکھتا ہے باوجودیکہ تجھے نبی برگزیدہ کیا ہے

کتاب مقدس میں ہے کہ حضرت موسے ۱۵۷۱ برس حضرت عیسے سے پہلے پیدا ہوئے۔ ماں نے فرعون کے ڈر سے ایک صندوق میں رکھکر دریا میں بہادیا۔ وہ فرعون کے محلوں کے نیچے ایک درخت سے آلگا۔ فرعون کی بی بی نے دیکھکر لیا اور پرورش کیا مو عبرانی میں ما۔ یعنے پانی کو اور شی شجر یعنے درخت کو کہتے ہیں۔ چونکہ درخت کے نیچے پانی میں سے پایا تھا اِس لئے اُن کا نام موشی ہوا اور سب زبانوں کے اختلاف سے موسیٰ ہوگیا۔ ۱۲۰ برس کی عمر میں وفات پائی ۲ مصر وہی مشہور شہر ہے جسے انگریزی میں ایجپٹ کہتے ہیں ۳ اعتکاف ٹھہرنا اور بیٹھ رہنا ہے۔ اور شرع میں اعتکاف اسے کہتے ہیں کہ مرد ہو تو مسجد جامع میں اور عورت ہو تو اپنے گھر میں قصد عبادت سے بہ نیت خاص اور وضع خاص بیٹھی رہے ۴ صلب پشت پیٹھ کی ہڈی کے منکے۔ یعنے میں کُبڑا ہوگیا ۵ سوءۃ جو چیز شرم سے چھپانے کے لائق ہو واسوأتاہ یعنے ہائے شرم ہائے بے عزتی وا حرف ندبہ۔ ۶ آخر میں ندا یا رونے کی حالت میں زیادہ کردیتے ہیں جیسے کہ واویلاہ وامصیبتاہ میں۔

اللہ نبیاً * فوالذی بعثک بالحق نبیاً انی لعلی ظہری
منذ ثلثمائۃ وستین سنۃ اسبح ربی بالغدو
والاصال وان مفاصلی لترتعد مخافۃ ان یمکر اللہ
بی فیقذفنی فی النار * قال لہا موسیٰ فبالذی
انطقک الا ما علمتنی ماذا تقولین اذا اجنک
اللیل * قالت نعم یا ابن عمران اذا اجن اللیل نطیت
بین الماءین ووضعت فخذی الیمنی علی فخذی
الیسری وسبحت اللہ تعالیٰ بقولی ۔ سبحان
المعبود فی رؤس الجبال سبحان المعبود فی المدن

مگر جس خدا نے تجھے نبی برحق بھیجا ہے اُسی کے قسم ہی کہ میں ۶۰۳ برس
سے چیت پڑا ہوا صبح و شام اُسکی یاد کرتا ہوں اور بدن کے
جوڑ کانپتی ہیں - کہ ایسا ہو کہ خدا بُری طرح پیش آئے اور مجھے جہنم
میں ڈالے * حضرت موسے نے کہا کہ اسے مینڈک جس خدا نے
تجھے گویائی دی اُسی کی قسم ہے مُجھے بھی سکھا دے کہ جب رات
ہوتی ہے تو تُو کیا کہتا ہے * اُس نے کہا کہ ہاں اے عمران کے
بیٹے جب رات ہوتی ہے تو مَیں پانی میں سجدہ کرتا ہوں اور دہنی
ران کو بائیں ران پر رکھکر اس کلام سے تسبیح خدائے تعالے کرتا ہوں
تسبیح کرتا ہوں اُس خدا کی کہ جو پہاڑوں کی چوٹیوں پر بھی معبود ہے -
تسبیح کرتا ہوں اُس خدا کی کہ شہروں

---

۱ مَفَاصِلَ جمع مفصل کی یعنے بدن کے جوڑ ۲ مَکر - بدخواہی کرنی ۳ لَطَی پیشانی کو
زمین پر رکھنا ۴ خدا کو دنیا کی آلائشوں سے پاک اعتقاد کرکے اُس کے یاد کرنے - سُبْحَانَ اسکا
اسم ہے - ترکیب میں ایک فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے - یعنے اُبَرِّئُ اللّٰهَ مِنَ السُّوْءِ بَرَاءَةً
سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْمَعْبُوْدِ اسکا خلاصہ یہہ کہ تسبیح کرتا ہوں میں تسبیح کرنی بادشاہ معبود کو یا پاکی یاد کرتا ہوں
میں بادشاہ معبود کو ۱۲

وَالْقِفَارِ سُبْحَانَ الْمَذْكُوْرِ بِكُلِّ شَفَةٍ وَّلِسَانٍ -

سُبْحَانَ مَنْ لَّا يَعْلَمُ كَيْفَ هُوَ اِلَّا هُوَ * قَالَ عَبْدُ

الْمُنْعِمِ بْنُ اِدْرِيْسَ فَوَاللّٰهِ مَا زَالَ هٰذَا التَّسْبِيْحُ بِمُوْسَى

بْنِ عِمْرَانَ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

حِكَايَةٌ (٣٠)

قِيْلَ اِنَّ دَاؤُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَمَدَ اِلٰى غَارٍ يَّتَّيَا بِهِ

الْعُبَّادُ فَصَرَخَ بِصَاحِبِهِ فَلَمْ يُجِبْهُ * فَلَمَّا اَطَالَ

عَلَيْهِ اَجَابَهُ وَقَالَ مَنْ هٰذَا الَّذِيْ يَدْعُوْنِيْ بِصَوْتٍ

عَالٍ لَمْ تُغَيِّرْهُ الْعِبَادَةُ * فَقَالَ دَاؤُدُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اور ویرانوں میں بھی معبود ہے۔ تسبیح کرتا ہوں اُس کی کہ ہر لب و دہان پر اُسکا ذکر ہے * تسبیح کرتا ہوں اُس کی جسے کوئی نہیں جانتا کہ کیسا ہے مگر وہ آپ ہی جانتا ہے * ادریس کے بیٹے عبد المنعم نے کہا خدا کی قسم جب تک حضرت موسیٰ نے وفات پائی تب تک ہمیشہ اُن کی یہی تسبیح تھی *

کہانی (۳۰)

کہتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام ایک غار پر گئے۔ وہاں زاہد عابد کبھی کبھی آکر رہا کرتے تھے۔ جو شخص غار میں تھا اُسے پکارا۔ اُس نے جواب نہ دیا جب بہت پکارا تو کہا کہ کون ایسی بلند آواز سے پکارتا ہے کہ جسے عبادت کے اثر نے بدلا نہیں (حضرت داؤد پر خدا کا سلام ہو) اُنہوں نے کہا کہ

ے قَبَضَہُ اللّٰہُ قبضہ کیا اسپر خدا نے یعنے دُنیا سے بُلا لیا ۲ے کتابِ مقدّس میں ہے کہ ۱۰۸۵ برس پہلے حضرت عیسےٰ سے پیدا ہوئے حبیب السیر میں ہے کہ ۴۰ برس دین موسوی کے بموجب خلقت کو ہدایت کی۔ اُنکی ۹۹ بیبیاں تھیں۔ سو برس کی عمر میں وفات پائی ۳ے عَمَدَ اِلَیْہِ اور قَصَدَ اِلَیْہِ سے کلام عرب میں یہی مراد ہوتی ہے کہ وہاں گیا ۴ے یَنْتَابُ اِنْتِیَابٌ سے ہے یعنے نوبت بنوبت آنا مراد اس سے یہی ہے کہ خلوت کی جگہہ تھی اس لئے وہاں عابد لوگ آکر رہا کرتے تھے ۱۲

أَنَا دَاؤُدُ - قَالَ دَاؤُدُ صَاحِبُ الْمَدَائِنِ الْحَصِينَةِ

وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ - وَالنِّسَاءِ وَالشَّهَوَاتِ - لَتَزَلَّتْ

بِهٰذَا الْجَنَّةَ لَا أَنْتَ أَنْتَ * فَقَالَ لَهُ دَاؤُدُ فَمَنْ أَنْتَ

قَالَ رَاغِبٌ رَاهِبٌ مُتَرَقِّبٌ - فَقَالَ لَهُ دَاؤُدُ فَمَنْ

أَنِيسُكَ وَمَنْ جَلِيسُكَ - قَالَ الرَّجُلُ هَاهُنَاكَ

تَرَاهُ إِنْ أَرَدْتَ ذٰلِكَ قَالَ * فَتَخَلَّلَ دَاؤُدُ الْجَبَلَ وَإِذَا

رَجُلٌ مُسَجًّى * فَقَالَ هٰذَا أَنِيسُكَ وَهٰذَا جَلِيسُكَ

قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَنْ هٰذَا - قَالَ هَا تِلْكَ قِصَّتُهُ عِنْدَ

رَاسِهِ فِي لَوْحٍ مِّنْ نُّحَاسٍ - قَالَ فَأَخَذَهُ دَاؤُدُ - فَإِذَا

میں ہوں داؤد - اُس نے کہا مدائن الحصینہ والانشانی دار گھوڑوں والا -
عورتوں والا - اور ہوا و ہوس والا - اگر ان باتوں کے ساتھ تو بہشت
میں پونہچا تو البتہ تو ہی (صاحب نصیب) ہے * حضرت داؤد نے پوچھا
کہ تو کون ہے - اُس نے کہا کہ میں نیکی چاہنے والا (گناہوں سے) خوفناک اور (رحمت کا)
امیدوار ہوں - حضرت داؤد نے کہا تیرا دوست کون ہے اور ہمنشین
کون ہے - کہا یہہ دیکھ - اگر دیکھنا چاہے تو یہیں دیکھ لے گا *
راوی کہتا ہے کہ حضرت اندر گئے دیکھیں تو ایک شخص کفنایا ہوا پڑا ہے
- اُنہوں نے کہا کہ یہی تیرا ہمدم اور یہی تیرا ہمنشین ہے - اُس نے کہا کہ ہاں
- اُنہوں نے پوچھا کہ یہہ کون ہے - اُس نے کہا کہ ہاں دیکھ اسکا حال
تانبے کی تیری پر اسکے سرہانے رکھا ہوا ہے * حضرت داؤد نے اُسے لیا دیکھیں تو

۱ مَدَائِن جمع مدینہ کی یعنے شہر ۲ حَصِینَہ مضبوط جس کو دشمن فتح نکر سکے ۳ مُسَوَّمہ نشان کئے ہوئے
یعنے اصیل عرب میں دستور ہے کہ اچھی اچھی نسل کے گھوڑوں پر کچھ کچھ نشان کر دیا کرتے ہیں ۴ لَانْتَ مبتدا
اَنتَ اُس کی خبر ہے یعنے اگر وہ داؤد تم ہو تو تم ہی ہو - یعنے بڑی قسمت والے ہو یا بڑی شخص ہو - گویا طعن
سے کہتا ہے کہ باوجود ان اوصافوں کے پھر بھی بہشت میں جاؤ گے ۵ مُتَرَقِّب امیدوار یعنے خدا کی رحمت
اور نعمت کا امیدوار ۶ رَاھِب ڈرنے والا یعنے خدا کے غضب سے خوفناک - رَاھِب ترساوں کا بزرگ
یہہ لوگ دنیا کو چھوڑ کر جنگلوں پہاڑوں میں رہتے تھے - عالم ہوتے تھے اور غیب کی باتوں سے خبر دیتے تھے
۷ اَنِیس اُنس والا یعنے ہمدم کہ جس سے تنہائی میں دل لگی ہو ۸ ھَا اشارہ اور آگاہی کے لئے ہے
یعنے یہہ دیکھ ۹ مُسَجّٰی تسجیہ سے اسم مفعول ہے - سجی اسکی ثلاثی مجرد ہے ۱۲

فِيهِ - اَنَا مَلِكُ الْاَمْلَاكِ - عِشْتُ اَلْفَ عَامٍ - وَّ

هَزَمْتُ اَلْفَ جَيْشٍ * وَّفَتَحْتُ اَلْفَ مَدِينَةٍ

وَّاَحْصَنْتُ اَلْفَ امْرَأَةٍ * فَبَيْنَا اَنَا فِي

مُلْكِي اِذَا اَتَانِي مَلَكُ الْمَوْتِ فَاَخْرَجَنِي

مِمَّا اَنَا فِيهِ * فَهَا اَنَا ذَا التُّرَابُ فِرَاشِي وَالدُّوْدُ

جِيرَانِي وَالنَّارُ اَمَامِي قَالَ فَخَرَّ دَاوُدُ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ

حِكَايَةٌ (۳۱)

حَكٰى عَلِيُّ ابْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ - قَالَ خَرَجَ الرَّشِيدُ

اِلَى الْحَجِّ - فَلَمَّا صَارَ بِظَاهِرِ الْكُوفَةِ اِذَا هُوَ بِبُهْلُوْلٍ

اُس میں لکھا ہے کہ میں شاہنشاہ ہوں - ہزار برس زندہ رہا -
ہزار لشکروں کو شکست دی - ہزار شہر فتح کیئے - اور ہزار عورتوں
سے بیاہ کیا * میں اس عالم میں اپنے مُلک میں تھا کہ یکایک
ملک الموت نے آلیا - اور جس عیش میں تھا اُس سے نکال دیا *
دیکھ - اب میں ہی ہوں کہ یہہ ہٹّی میرا بچھونا ہے - کیڑے ہمسایے ہیں
اور آگ سامنے ہے - راوی کہتا ہے کہ حضرت داؤد غش کھاکر گر پڑے

کہانی (۳۱)

سعید بن کِندی کے بیٹے علی نے یہہ کہانی کہی تھی کہ رشید حج
کو چلا - شہر کوفہ کے پچھواڑے پونہچا تو دیکھتا ہے کہ بہلول

۱؎ اَحْصَنَتِ الْمَرْءَۃُ یعنے پاکدامنی سے رہی - اَحْصَنَتْ یعنے زوجت ۲؎ خَرَّ مَغْشِیًّا عَلَیْہِ محاورہ ہے یعنے ایسا غش آگیا کہ اپنے حال کے خبر نرہے ۳؎ کِنْدَہ ایک مشہور قبیلہ ہے ۱۲

۴؎ رَشِیْد عباسیوں کا پانچواں خلیفہ تھا - اور یہہ سلاطین حضرت عباس یعنے محمد مصطفٰے کے چچا کی اولاد تھے - رشید شہر رَیّ میں سنہ ۱۴۷ میں پیدا ہوا ۲۲ برس کی عمر میں سنہ ۱۷۰ میں تخت نشین ہوا شارلمین کا ہم عصر اور نہایت عالی ہمت صاحب اقبال علم دوست تہا - اِسکے عہد میں بہت کتابوں کے ترجمے یونانی اور لاطینی اور سنسکرت زبان سے ہوئی ملک ملک کے عالم اِسکے دربار میں حاضر رہتے تھے سنہ ۱۹۳ میں مر گیا

المجنون على قصبة وخلفه صبيان وهو يعدو * و
قال من ذاك - قالوا بهلول المجنون * فقال كنت
اشتهي اراه فادعوه غير مروع - فقالوا له اجب
امير المؤمنين فعدا على قصبته * فقال الرشيد
السلام عليك يا بهلول * فقال وعليك
السلام يا امير المؤمنين قال كنت اليك
بالاشواق قال لكني لم اشتق اليك قال عظني
يا بهلول قال وبما اعظك هذه قصورهم
وهذه قبورهم قال زدني فقد احسنت * قال

دیوانہ ایک نرسل پر سوار ہے پیچھے پیچھے لڑکے ہیں اور دوڑا جاتا ہے
رشید نے پوچھا کہ یہہ کون ہے لوگوں نے کہا بہلول دیوانہ -
اُس نے کہا کہ میں خود اُس سے ملنا چاہتا تھا - اُسے بلا لاؤ مگر
اسطرح کہ ڈرے نہیں * لوگوں نے جا کر کہا کہ چل امیرالمومنیں
بلاتا ہے - بہلول اُسی نرسل پر سوار دوڑا آیا * رشید نے کہا
بہلول ! سلام علیکم اُس نے کہا وعلیک السلام یا امیرالمومنین
رشید نے کہا کہ بہلول ! میں تیرا بہت ہی مشتاق تھا - اُس
نے کہا کہ مجھے تو تیرا اشتیاق نتھا * رشید نے کہا کہ بہلول !
کچھ مجھے نصیحت کر بہلول نے کہا کہ نصیحت کیا کروں - یہہ اُن کے
محل ہیں اور یہہ اُن کی قبریں ہیں - رشید نے کہا کہ خوب بات
کہی کچھ اور کہہ - اُس نے کہا کہ

---

۱ یعنے جسطرح بچے کہیلتے ہیں کہ ایک نرسل کو اپنی دونوں ٹانگوں میں رکھکر دوڑتے ہیں اور اپنی
دانست میں گھوڑا دوڑاتے ہیں ۲ اِجابت بات کا جواب دینا - قبول کرنا - یہاں یہہ مراد ہے کہ وہ بُلاتا ہے
قبول کرو اور اُسکی خدمت میں حاضر ہو یہہ محاورہ عرب کا ہے

يا أمير المؤمنين من رزقه الله مالاً وجمالاً فعف
في جماله وواسى من ماله كتب في ديوان
الأبرار * فظن الرشيد أنه يريد شيئا فقال قد
أمرنا أن تقضى دينك * فقال كلا لا تقضى
دينا بدين اردد الحق على أهله واقض دين
نفسك من نفسك * قال الرشيد فإنا قد أمرنا
أن يجرى عليك - فقال يا أمير المؤمنين إن
الله لا يعطيك وينساني * ثم ولى هاربا وفي
رواية - ثم مر وهو يذر ثم فبعث خلفه من يسمع

امیر المومنین! جس شخص کو خدا نے مال اور جمال دیا ہو وہ جمال کے ساتھ پاک دامن رہے اور مال سے لوگوں کے ساتھ بھلائی کرے تو اُس کا نام نیکوں کے دفتر میں لکھا جاتا ہے * رشید نے جانا کہ کچھ مانگتا ہے۔ اُس سے کہا ہم نے حکم دیدیا ہے تیرا قرض ادا کر دیا جائے گا۔ اُس نے کہا کہ۔ کبھی نہیں۔ قرض سے قرض نہیں ادا ہوتا * حق داروں کو حق دے اور اپنا قرض اپنے ذمہ سے ادا کر۔ رشید نے کہا کہ ہم نے حکم دیا ہے کہ تیرا کچھ (وظیفہ) جاری ہو جاوے گا۔ بہلول نے کہا کہ امیر المومنین! خدا ایسا نہیں ہے کہ تجھے دے اور مجھے بھول جاوے * پھر اُلٹے پانو بھاگا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ کچھ گاتا ہوا جاتا تھا۔ رشید نے اُس کے پیچھے آدمی بھیجا کہ سُنے

---

۱ مُواسات ہر طرح کی مدد اور غمخواری کرنی ۲ ابرار جمع برّ کی یعنے نیک اور پرہیزگار آدمی ۳ ترنم خوشی کے عالم میں اسطرح گانا کہ کچھ سمجھ میں نہ آئے۔ جسے ہندی میں کہتے ہیں کہ غُنغُناتا جاتا ہے

مَا يَتَرَنَّمُ بِهِ فَإِذَا هُوَ يَقُولُ **شعر**

دَعِ الْحِرْصَ عَلَى الدُّنْيَا وَفِي الْعَيْشِ فَلَا تَطْمَعْ

وَلَا تَجْمَعْ مِنَ الْمَالِ فَلَا تَدْرِي لِمَنْ تَجْمَعْ

وَأَمْرُ الرِّزْقِ مَقْسُومٌ وَسُوْءُ الظَّنِّ لَا يَنْفَعْ

وَلَا تَدْرِي أَفِي أَرْضِكَ أَمْ فِي غَيْرِهَا تُصْرَعْ

فَقِيرٌ مَنْ لَهُ حِرْصٌ غَنِيٌّ كُلُّ مَنْ يَقْنَعْ

حِكَايَةٌ (٣٢)

أَخْبَرَ سَهْلُ ابْنُ زِيَادٍ الْقَطَّانُ صَاحِبُ عَلِيِّ ابْنِ عِيسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ * قَالَ كُنْتُ مَعَ عَلِيِّ

کیا گاتا ہے ۔ معلوم ہوا کہ یہہ کہتا تھا ۔ **ترجمۂ اشعار** دنیا کی حرص چھوڑ دے ۔ اور عیش کی طمع نکر * مال نہ جمع کر ۔ کیونکہ تو نہیں جانتا کہ کس کے لئے جمع کر رہا ہے * رزق کا معاملہ (خدا کے ہاں سے) بٹ گیا ہے * بدگمانی سے کچھ فائدہ نہیں * تجھے خبر نہیں ہے کہ اپنے ہی زمین میں (مرکر) گرے گا یا اور زمین میں * جس کو حرص ہے وہ فقیر ہے ۔ جسکو قناعت ہے وہ غنی ہے

کہانی (۳۲)

علی ابن عیسی کے رفیق سہل بن زیادِ قطّان نے بیان کیا کہ جب علی

ـ دیکھو پہلے مصرعہ کا پہلا دوسرا جزو مکفوف ہے ۔ باقی مصرعوں کو خود خیال کرو

بحر کامل ہے اور وزن سالم اسکا یہہ ہے مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن قافیہ متواتر ہے

بْنُ عِيسٰى لَمَّا نُفِيَ إِلٰى مَكَّةَ ۔ فَدَخَلْنَا فِي حَرٍّ شَدِيدٍ

وَّ قَدْ كِدْنَا نَتْلَفُ * قَالَ فَطَافَ عَلِيُّ ابْنُ عِيسٰى

وَسَعٰى ۔ وَجَاءَ فَأَلْقٰى نَفْسَهٗ وَهُوَ كَالْمَيِّتِ مِنَ

الْحَرِّ وَالتَّعَبِ ۔ وَقَلِقَ قَلَقًا شَدِيدًا * وَقَالَ أَشْتَهِيْ

عَلَى اللّٰهِ شَرْبَةَ مَاءٍ مَّثْلُوجٍ ۔ فَقُلْتُ لَهٗ سَيِّدُنَا

(أَيَّدَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى) يَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا مَا لَا يُوجَدُ

بِهٰذَا الْمَكَانِ * فَقَالَ هُوَ كَمَا قُلْتَ ۔ وَلٰكِنَّ نَفْسِيْ

ضَاقَتْ عَنْ سَتْرِ هٰذَا الْقَوْلِ ۔ فَاسْتَرْوَحَتْ

إِلَى الْمُنٰى * قَالَ وَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهٖ فَرَجَعْتُ إِلٰى

ابن عیسیٰ مکہ کو نکالا گیا تو میں اُسکے ساتھ تھا۔ ہم بڑی گرمی میں وہاں آئے۔ قریب تھا کہ جان سے جاتی رہیں * علی ابن عیسے نے (کعبہ کا) طواف کیا اور صفا اور مروہ میں بھی) دوڑا۔ وہاں سے آکر گرمی اور تھکن کے مارے مُردہ کی طرح اپنے تئیں زمین پر ڈال دیا۔ سخت بیقرار ہوا * اور کہا کہ خدا سے ایک پیاس برف کا پانی چاہتا ہوں۔ میں نے کہا کہ اے میرے آقا تو جانتا ہے۔ یہہ تو ایسی جگہ ہے کہ یہاں مل ہی نہیں سکتے * اُس نے کہا کہ بات تو یہی ہے جو تو نے کہی۔ لیکن دل ایسا چاہتا تھا کہ اِس بات کو ضبط نہ کر سکا میں نے دل کی آرزو کہکر جی خوش کر لیا * سُہَیل کہتا ہے کہ میں اِسکے پاس سے نکلتے ہی

---

۱ سَیِّدُنَا اَیَّدَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَعْلَمُ ہمارا سردار (خدا اُس کی مدد کرے) جانتا ہے۔ ادب کی نظر سے غائب کے صیغہ سے تعبیر کیا یعنے تو جانتا ہے۔ متن کے ترجمہ میں اُردو کے محاورہ کے بموجب لکھا گیا ہے ۲ نَفْسِی ضَاقَتْ عَنْ سَتْرِ ھٰذَا الْقَوْلِ اس بات کے چھپانے سے جی میرا تنگ ہو گیا متن میں بموجب محاورۂ اردو کے خلاصہ لکھا گیا ہے ۳ اِسْتَرَاحَ راحت اور فرحت حاصل کرنی

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ - فَمَا اسْتَقَرَّتْ فِيهِ حَتّٰى نَشَأَتْ
سَحَابَةٌ وَّكَشَفَتْ فَبَرَقَتْ وَرَعَدَتْ رَعْدًا مُتَّصِلًا
شَدِيدًا * ثُمَّ جَاءَتْ بِمَطَرٍ يَّسِيرٍ وَّبَرَدٍ -
كَثِيرٍ - فَبَادَرْتُ إِلَى الْغِلْمَانِ فَقُلْتُ اجْمَعُوا -
قَالَ فَجَمَعْنَا مِنْهُ شَيْئًا عَظِيمًا - وَمَلَأْنَا مِنْهُ جِرَارًا
كَثِيرَةً وَّجَمَعَ أَهْلُ مَكَّةَ مِنْهُ شَيْئًا عَظِيمًا *
قَالَ وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ عِيسٰى صَائِمًا - فَلَمَّا كَانَ وَقْتُ
الْمَغْرِبِ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ لِيُصَلِّيَ الْمَغْرِبَ -
فَقُلْتُ لَهُ أَنْتَ وَاللّٰهِ مُقْبِلٌ وَّالنَّكْبَةُ زَائِلَةٌ

مسجد حرام میں پھر آیا - ابھی وہاں ٹھہرا بھی نہ تھا جو دیکھتا ہون
کہ ایک ابر اٹھکر گاڑھا ہوگیا بجلی چمکنی لگی اور برابر بادل گرجنی لگا * پھر تھوڑا
سا برس کر خوب اولے پڑے میں لڑکوں کی طرف بڑھا اور کہا
کہ سمیٹو غرض انمیں سے بہت کچھ جمع کئے - اور بہت سی ٹھلیاں
بھرلیں - اور مکہ کے لوگوں نے بھی بہت سے جمع کئے * سہل
کہتا ہے کہ علی ابن عیسی اس روز روزہ سے تھا - مغرب کا وقت
تھا جو وہ بھی نماز مغرب کے لئے مسجد الحرام میں آیا - میں نے کہا کہ
کہ خدا کی قسم تو اقبال والا ہے - اب بداقبالی گئی

---

۱ مَسْجِدُ الْحَرَام بسبب حرمت اور بزرگی کے یہہ نام پایا ہے دیکھو صفحہ (۹۵)
۲ رَعْدْ گرجنے کی آواز اور گرجنا ۳ غِلْمَان جمع غلام کی یعنے بچے لڑکے - دیکھو صفحہ (۱۰۱)

وَهٰذِهٖ عَلَامَاتُ الْاِقْبَالِ فَاشْرَبِ الثَّلْجَ كَمَا
طَلَبْتَ * قَالَ وَجِئْتُهٗ اِلَى الْمَسْجِدِ بِاَقْدَاحٍ مَّمْلُوَّةٍ
مِّنْ اَصْنَافِ الْاَسْوِقَةِ وَالْاَشْرِبَةِ مَكْبُوْسَةٍ بِالْبَرْدِ *
قَالَ فَاَقْبَلَ يَسْقِيْ مَنْ يَقْرُبُهٗ مِنَ الصُّوْفِيَّةِ وَالْمُجَاوِرِيْنَ
وَالضُّعَفَاءِ وَيَسْتَزِيْدُ * وَنَحْنُ نَأْتِيْهِ بِمَا عِنْدَنَا
مِنْ ذٰلِكَ - وَاَقُوْلُ لَهٗ اشْرَبْ فَيَقُوْلُ حَتّٰى
يَشْرَبَ النَّاسُ * فَخَبَأْتُ مِقْدَارَ خَمْسَةِ اَرْطَالٍ
وَقُلْتُ لَهٗ لَمْ يَبْقَ شَيْءٌ - فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ لَيْتَنِيْ كُنْتُ
تَمَنَّيْتُ الْمَغْفِرَةَ بَدَلًا مِّنْ تَمَنِّي الثَّلْجِ فَلَعَلِّيْ كُنْتُ

اور یہی اقبال کی نشانیاں ہیں - اَب جیسے تونے مانگی تھی ویسی ہے برف پی * سہل کہتا ہے کہ میں انواع واقسام کے ستّو اور شربت اولے پڑے ہوئے بڑے بڑے پیالوں میں بھر کر اُسکے پاس مسجد میں لایا * وہ آگے بڑھا - جو جو اُن کے پاس صوفی اور مجاوِر اور غریب لوگ تھی اُنھیں پلاتا تھا - اور اور منگاتا تھا * ہمارے پاس جو کچھ تھا اُس میں سے ہم اور لالاکر دیتے تھے - میں اُس سے کہتا تھا کہ توبھی تو پی - وہ کہتا تھا کہ جب تک لوگ نہ پی لیں گے میں نہ پیوں گا * سہل کہتا ہے کہ ہمنے پانچ رطل چھپا رکھی اور اُس سے کہدیا کہ بس اب کچھ نہیں رہا - اُس نے کہا الحمدللہ کاش کہ میں برف کے بدلے بخشش مانگتا شاید

---

۱ ثَلج برف - ثِلج ٹھنڈا چنانچہ کہتے ہیں کہ ماءٌ ثَلجٌ یعنے ٹھنڈا پانی ۲ رَطل آدھے من کو کہتے ہیں - عرب میں من = ۳ ½ یعنے ساڑھے تین سیر کا ہوتا ہے :.

رطل = ۱ ۳/۴ سیر کی ہے - اَرطَال جمع

أُجَابُ * فَلَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ حَلَفْتُ عَلَيْهِ أَنْ يَشْرَبَ مِنْهُ وَمَا زِلْتُ أُدَارِيهِ حَتَّى شَرِبَ مِنْهُ بِقَلِيلِ سَوِيقٍ وَتَقَوَّتَ لَيْلَتَهُ بِبَاقِيهِ

حِكَايَةٌ (۳۳)

حَكَى الثِّقَاةُ عَنْ أَبِي عُبَادَةَ الْبُحْتُرِيِّ - قَالَ كُنْتُ فِي حَدَاثَتِي أَرُومُ الشِّعْرَ وَكُنْتُ أَرْجِعُ فِيهِ إِلَى طَبْعٍ سَلِيمٍ - وَلَمْ أَكُنْ وَقَفْتُ لَهُ عَلَى تَسْهِيلِ مَأْخَذٍ وَوُجُوهِ اقْتِضَابٍ * حَتَّى قَصَدْتُ أَبَا تَمَّامٍ وَانْقَطَعْتُ إِلَيْهِ وَاتَّكَلْتُ فِي تَعْرِيفِهِ عَلَيْهِ

میری دعا قبول ہوتی - جب علی ابن عیسیٰ گھر میں گیا تو میں نے قسم دی کہ کچھ اُس میں سے پیجئے - دیر تک منت کرتا رہا - تب تھوڑے سے ستو پیئے اور باقی رات کے کھانے میں آئے

کہانی (۳۴)

ابو عبادہ بحتری کی زبانی معتبر لوگوں نے یہہ حکایت بیان کی ہے - یعنے اُس نے کہا کہ میں لڑکپن میں شعر کہنا چاہتا تھا طبعِ سلیم کی طرف رجوع کرتا تھا مگر آسانی کا ٹھکانا اور بدیہہ کہنے کے طریقے نہ معلوم ہوتے تھے * آخر میں ابو تمّام کے پاس گیا سبکو چھوڑ کر اُسیکا ہو رہا - اور اُسی کے بتانے پر بھروسا کیا

ا ثِقات جمع ثقہ کی یعنے معتبر آدمی ۲ اَبُو عُبادَہ ولید طائی بحتر کے قبیلہ سے یعرُب ابن قحطان کی اولاد - بڑا نامی شاعر عرب کا ہے - متوکّل عباسی کا مدّاح اور مصاحب تھا - اکثر شامی بھی کی ۲۰۶ سنہ میں پیدا ہوا ۲۸۴ سنہ میں مر گیا - ابو علی مغربی سے کسی نے پوچھا کہ ابو تمّام - اور متنبّی اور بحتری میں کیا فرق ہے - کہا کہ وہ دونو حکیم ہیں اور یہہ شاعر ہے کہ عاشقانہ کہتا ہے - اسکا کلام سلسلۃ الذہب کہلاتا ہے - اسلیے بعد دیوان اسکا ابو بکر صولی نے ردیف وار اور ابن حمزہ نے ابو تمّام کے دیوان کی ترتیب پر مرتّب کیا حماسۂ ابو تمّام کی طرح بحتری نے بھی ایک مجموعہ لکھا ہے ۳ اِقتِضاب فی البدیہہ یعنے بے تامل شعر کہنا ۴ ابو تمّام مذکور ۲۳۱ سنہ میں فوت ہوا اُسکے مجموعہ کے دس باب ہیں - پہلے کا نام حماسہ ہے اور یہہ کتاب اِسی نام سے مشہور ہو گئی ۵ اِتّکلت مصدر اسکا اِتّکال باب افتعال سے ہے اِسکی اصل اِوتِکال ہے واو اور چند حرف اور ہیں کہ جب باب افتعال میں فے کی جگہ پر آکر پڑتے ہیں تو تے ہو کر تاے افتعال میں ادغام ہو جاتے ہیں -

فَكَانَ أَوَّلُ مَا قَالَ لِي - يَا أَبَا عُبَادَةَ تَخَيَّرِ الأَوْقَاتَ

وَأَنْتَ قَلِيلُ الهُمُومِ صِفْرٌ مِنَ الغُمُومِ * وَاعْلَمْ أَنَّ

العَادَةَ مِنَ الأَوْقَاتِ إِذَا قَصَدَ الإِنْسَانُ تَأْلِيفَ

شَيْءٍ أَوْ حِفْظَهُ أَنْ يَخْتَارَ وَقْتَ السَّحَرِ * وَذَلِكَ

أَنَّ النَّفْسَ تَكُونُ قَدْ أَخَذَتْ حَظَّهَا مِنَ الرَّاحَةِ

وَقِسْطَهَا مِنَ النَّوْمِ - وَخَفَّ عَنْهَا ثِقْلُ الغِذَاءِ -

وَصَفَا مِنْ أَكْثَرِ الأَبْخِرَةِ وَالأَدْخِنَةِ جِسْمُ الهَوَاءِ -

وَسَكَنَتِ الغَمَاغِمُ وَرَقَّتِ النَّسَائِمُ وَغَنَّتِ الحَمَائِمُ *

وَإِذَا شَرَعْتَ فِي التَّأْلِيفِ تَغَنَّ بِالشِّعْرِ - فَإِنَّ الغِنَاءَ

پہلے اُس نے مجھے بھی بتایا کہ ابو عبادہ! شعر کہنے کے لئے خاص وہ وقت اختیار کر کہ فکر تردّد کم اور تو بے غم ہو* اور یہہ جان لے کہ عادت کی بات ہے - جب انسان تالیف کرنیکا یا کچھ حفظ کرنے کا ارادہ کرے - تو وقتوں میں صبح کا وقت اختیار کرے* کیونکہ اُس وقت نفس اپنے آرام کا حصہ اور نیند کا حق لے چکتا ہے - بوجہ غذا کا بھی ہلکا ہو جاتا ہے - اور اکثر قسم کے دہوئیں اور بخارات سے ہوا صاف ہوتی ہے - غل شور تھم جاتے ہیں - ہوائیں لطیف ہو جاتی ہیں - قمریاں زمزمی کرنے لگتی ہیں - جب کچھ (مضمون) باندھنے لگے تو شعر کو گنگناتا جا - کیونکہ راگ

---

۱ صِفر - خالی کہ کچھ نہو - بلکہ نقطہ سے چونکہ کوئی رقم یا عدد نہیں سمجھا جاتا اس لئے مجازاً اسکو صفر کہتے ہیں ۲ ابخرہ جمع بخار کی یعنے بھاپ یا دُہواں ۳ اُدْخِنَہ جمع دُخان کی یعنے دُھواں جو آگ سے اُٹھتا ہے ۴ غَمغمہ جس شور غل کی آواز سمجھ میں نہ آئے غمائم جمع ۵ حَمَائِم جمع حَمَام کی یعنے کبوتر یا قمری و فاختہ خواہ مذکر ہو خواہ مونث حمامۃ ایک ۃ وحدت کے لئے ہے دیکھو صفحہ (۱۱) و (۱۰۷)

مِضمارُهُ الّذِی یجرِی فیهِ * واجتَهِد فِی اِیضاحِ
مَعَانِیهِ - فَاِن اَرَدتَ التّشبِیبَ فاجعَلِ
اللّفظَ رَقِیقًا وّالمعنٰی رَشِیقًا * وّاَکثِر مِن
بَیَانِ الصّبابَۃِ وَتوجّعِ الکٰاَبَۃِ وقلقِ
الاَشواقِ ولوعۃِ الفِرَاقِ - وَالتّعلّلِ بِاستِنشَاقِ
النّسائِمِ وغِنَاءِ الحمائِمِ - وَالبُرُوقِ اللّامِعۃِ
وَالنّجُومِ الطّالِعَۃِ - وَالتّبرُّمِ مِنَ العُذّالِ وَ
الوُقُوفِ عَلَی الاَطلالِ * وَاِذا اَخذتَ فِی مَدحِ
سَیّدٍ - فاَشهِر مَنَاقِبَہٗ واَظهِر مَنَاصِبَہٗ - وَ

میدان ہے جسمیں شعر چلتے پھرتے ہیں * اورمعنوں کے واضح کرنے
میں بڑی کوشش کر۔ جبکہ عاشقانہ غزل کہی تو نازک لفظ اور سیدھے
سیدھے معنے رکھ * زیادہ تر سوزِ عشق۔ درد و غم۔ بیقرارِی اشتیاق
۔ آتشِ فراق کا بیاں کر۔ ہلکی ہلکی صبح کی ہوا کھانی۔ قمریوں کی
خوش الحانی۔ چمکتی ہوئی بجلیاں۔ دمکتے ہوئے ستارے۔
ناصحوں کے ہاتھ سے دِل تنگی۔ ٹیلوں پر چڑھنا * جب کسی امیر
کی تعریف کرے تو اُس کی بزرگیاں مشہور کر اور بڑائیاں ظاہر کر

---

۱ مِضَاد گھڑ دوڑ کا میدان ۲ تَشْبِیب عاشقانہ مضموں میں شعر کہنا یا عاشقانہ غزل ۳ صَبَابَہْ عشق کی سوزش ۴ کَأبَہْ بدحالی غم کے سبب سے ۵ لَوعَہْ سوزشِ عشق ۶ تَعَلُّل شراب کو تھوڑا تھوڑا پینا ۷ اِسْتِنْشَاق سونگھنا مگر یہاں تفریح کے طور پر تھوڑا تھوڑا کرکے سونگھنا مراد ہے ۸ تَبَرُّمْ دل تنگی اور دِق ہوجانا ۹ عُذَّال جمع عاذل کی عَذْل سے۔ یعنے عشق پر ملامت کرنے والے یا فہمایش کرنے والے ۱۰ اَطْلَال جمع طَلَل کی ہے یعنے ٹیلے پہاڑ ۱۲

أَرْهِبْ مِنْ عَزَائِمِهِ وَرَغِّبْ فِي مَكَارِمِهِ - وَ
احْذَرِ الْمَجْهُولَ مِنَ الْمَعَانِي * وَإِيَّاكَ أَنْ تَشِينَ
شِعْرَكَ بِالْعِبَارَةِ الرَّدِيَّةِ وَالْأَلْفَاظِ الْوَحْشِيَّةِ
وَنَاسِبْ بَيْنَ الْأَلْفَاظِ وَالْمَعَانِي وَتَأْلِيفِ
الْكَلَامِ * وَكُنْ كَأَنَّكَ خَيَّاطٌ يُقَدِّرُ الثِّيَابَ
عَلَى مَقَادِيرِ الْأَجْسَامِ - وَإِذَا عَارَضَكَ الضَّجَرُ
فَأَرِحْ نَفْسَكَ وَلَا تَعْمَلْ إِلَّا وَأَنْتَ فَارِغُ الْقَلْبِ*
وَلَا تَنْظِمْ إِلَّا بِشَهْوَةٍ فَإِنَّ الشَّهْوَةَ نِعْمَ الْمُعِينُ
عَلَى حُسْنِ النَّظْمِ - وَجُمْلَةُ الْحَالِ أَنْ تَعْتَبِرَ بِمَا

اور ارادوں سے ڈرا اور بھلائیوں پر رغبت دلا - جو مطلب دیکھے کہ سمجھ میں نہ آئینگے اُن سے بچتا رہ * اور خبردار اپنے شعر کو پوچ باتوں سے اور بے محاورہ لفظوں سے خراب نہ کیجو - لفظوں میں اور معنوں میں اور کلام کی ترکیب دینے میں مناسبت رکھ * اور ایسا ہو جا جیسے درزی کہ جسموں کے اندازوں کے بموجب کپڑوں کا اندازہ رکھتا ہے اور جب دل دِق ہو جاے تو جان کو آرام دے - جبھی کام کر کہ جب دِل فارغ البال ہو * اور جبھی شعر کہہ کہ جب دل میں اُمنگ اُٹھے - کیونکہ دل کی اُمنگ شعر کی خوبی میں بڑی مدد کرتی ہے * ساری بات یہہ ہے کہ پہلے جو استاد گزرے ہیں انکے اشعار کو دیکھکر سیکھ

---

۱ عَزَائِمْ جمع عَزِیْمَہ کی - ارادہ کرنا کسی بات پر ہمّت کرنی ۲ مکارِم جمع مکرمت کی یعنی بزرگی

۳ ضجر تنگ ہوجانا - دق ہونا

سَلَفَ مِنْ اَشْعَارِ الْمَاضِيْنَ فَمَا اسْتَحْسَنَ

الْعُلَمَآءُ فَاقْصِدْهُ وَمَا اسْتَقْبَحُوْهُ فَاجْتَنِبْهُ

حِكَايَةٌ (٣٤)

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِيُّ مَا شَعَرْتُ فِيْ

بَعْضِ اللَّيَالِيْ اِلَّا وَقَارِعٌ يَّقْرَعُ الْبَابَ - فَقُلْتُ

مَنْ اَنْتَ قَالَ اَجِبِ الْاَمِيْرَ * فَقُلْتُ وَمَنِ الْاَمِيْرُ

- قَالَ الْفَضْلُ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَالِدِ الْبَرْمَكِيُّ - فَقُلْتُ

لَعَلَّكَ غَلِطْتَ فِي الرِّسَالَةِ - قَالَ اَلَسْتَ مُحَمَّدَ

بْنَ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِيَّ قُلْتُ بَلٰى * قَالَ اِلَيْكَ اُرْسِلْتُ

جس بات کو علما نے اچھا سمجھا اُسے لے - جسکو اُنہوں نے بُرا سمجھا اُس سے کنارہ کر

کہانی (۳۴)

محمد ابن یزید دمشق[1] کے رہنے والے نے بیان کیا کہ ایک دفعہ رات کے وقت مجھے معلوم ہوا کہ کوئی شخص دروازہ کھٹکھٹاتا ہے - میں نے کہا - کون ہے؟ اُس نے کہا چل امیر نے یاد کیا ہے * میں نے کہا کون امیر - اُس نے کہا فضل ابن یحیے بن خالد برمکی - میں نے کہا شاید تو نے پیغام میں دھوکا کھایا ہے (کسی اور کو بلایا ہوگا) بولا کیا تو محمد ابن یزید دمشقی نہیں؟ میں نے کہا ہاں (ہوں تو وہی) اُس نے کہا کہ میں تیرے ہی پاس بھیجا ہے

[1] دمشق شام کا ایک نامی شہر ہے اپنی بانی کے نام سے مشہور ہوگیا کہ دمشاق بن کنعان یا دمقوس نے بنایا تھا [2] ماشعرت یہہ عرب کا ایک محاورہ خاص ہے - لفظی ترجمہ اسکا یہہ ہے - نہیں آگاہ ہوا میں بعض رات میں مگر یہہ کہ کسی کھٹکا نے والے نے دروازہ کھٹکھٹایا - یعنی جسوقت کہ سنسان رات تھی اور کچھ اور کھٹکا نہ تھا اُسوقت ایک شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا [3] اَجِبْ دیکھو صفحہ (۱۳۵) [4] برمک کی اولاد یہہ بڑا نامی گرامی خاندان بغداد میں گزرا ہے اصل اس کی یہہ ہے کہ جعفر جسکا لقب برمک تھا - بلخ کے اشرافوں میں سے تھا زمانہ کی گردش میں تلاش روزگار میں عرب کو گیا اور وہاں جاکر رفتہ رفتہ ہارون رشید کا وزیر ہوگیا - سخاوت اور قدردانیِ اہل کمال انکی آج تک شہرۂ آفاق ہے - یحیے اور جعفر انہیں سے خاص وزیر ملک ہارون رشید کی سلطنت کے مالک بنے ہوئے تھے مگر ایسی ترقی کا خاتمہ بھی بہت جلد ہوتا ہے اس لئے چند سال کے بعد اسی کے ہاتھ سے قتل ہوکر اس طرح فنا ہوئے کہ سارا خاندان تباہ ہوگیا اور یہہ معاملہ سنہ ۱۹۲ میں ہوا برمکی برمک کے قبیلہ کا آدمی برامکہ اُسکی جمع ۱۲

قَالَ فَدَخَلْتُ اِلٰى مَنْزِلِيْ وَلَبِسْتُ بَقِيَّةَ اَطْمَارٍ
كَانَتْ لِيْ وَخَرَجْتُ اَقْفُو اِثْرَهٗ - حَتّٰى اَتَيْتُ
دَارَ الْفَضْلِ * فَدَخَلَ قَبْلِيْ مُبَادِرًا وَّقَالَ
قِفْ مَكَانَكَ حَتّٰى اَخْرُجَ اِلَيْكَ - فَمَا لَبِثْتُ
اِلَّا يَسِيْرًا - حَتّٰى خَرَجَ اِلَيَّ وَقَالَ لِيْ اُدْخُلْ يَا
مُحَمَّدُ * فَدَخَلْتُ فَاِذَا اَنَا بِبَهْوٍ عَظِيْمٍ - وَّفِيْ صَدْرِ
ذٰلِكَ الْبَهْوِ مَرْتَبَةٌ - وَّفِيْهَا يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ وَّالْفَضْلُ
وَجَعْفَرٌ وَّسَائِرُ وُلْدِهٖ عَلٰى مَرَاتِبِهِمْ -
وَالْخَلْقُ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ - وَالْقُضَاةُ وَالْعُدُوْلُ

محمدؐ ابن یزید کہتا ہے کہ میں اپنے گھر میں اندر گیا۔ اور باقی کپڑے پہنکر
اُس کے پیچھے پیچھے چلا یہاں تک کہ فضل کے مکان پر آیا * وہ مجھ سے
پہلے ہی آگے بڑھ گیا اور کہا کہ جب تک میں نکلوں تو یہیں ٹھرا رہ
مَیں تھوڑی ہی دیر ٹھرا تھا کہ وہ پھر نکلا۔ اور کہا کہ مُحمّدؐ! اندر چلو
* میں اندر گیا دیکھتا ہوں کہ مَیں بڑے ایوان میں ہوں۔ اُسکے صدر
میں ایک تخت ہے۔ اُس پر یحیے بن خالد اور فضل اور جعفر
اور اُس کی تمام اولاد اپنے اپنے تخت پر بیٹھے ہیں۔ اور لوگ
اُن کے سامنے ہیں۔ قاضی اور منصف لوگ

---

۱ اَطْمَارٍ جمع طمر کی یعنے پرانے کپڑے ۲ اِثْرٌ جو نشان کہ باقی رہے۔ مراد یہہ ہے
کہ میں اُس کے پانو کے نشان پر یعنے پیچھے پیچھے جاتا تھا ۳ بَهْوٌ گھر کے آگے جو نشست کا
مکان ہو مراد اس سے دیوانخانہ ۴ مَرْتَبَۃٌ اونچی جگہہ اور یہاں مراد اس سے وہ تخت یا
یا بارگاہ ہے کہ بادشاہوں یا امیروں کے لئے سجاتے ہیں

وَالْفُقَهَاءُ وَالتُّجَّارُ وَجَمِيعُ أَهْلِ الدَّوْلَةِ وَ

غَيْرُهُمْ * فَأَقْبَلْتُ أَشُقُّ الصُّفُوفَ - حَتَّى سَلَّمْتُ

عَلَيْهِمْ - فَأَمَرَنِي الْفَضْلُ بِالْجُلُوسِ فِي نَادِيهِمْ *

فَلَمَّا اسْتَقَرَّ الْمَجْلِسُ بِأَهْلِهِ - فُتِحَ بَابُ بَيْتٍ

عَنْ يَمِينِ الْفَضْلِ فَأُخْرِجَ مَوْلُودٌ لِلْفَضْلِ وَوُضِعَ

فِي وَسْطِ الْقَوْمِ * وَكَانَتْ لَيْلَةً سَابِعَةً -

وَلَا عِلْمَ لِي - فَأَقْبَلَ الْقَوْمُ يَقْرَءُونَ - وَمَجَامِرُ

النَّدِّ بَيْنَهُمْ تَخْتَلِفُ وَالشَّمَائِعُ الْمُعَنْبَرَةُ تُضِيءُ

عَلَيْهِمْ بِأَيْدِي الْخَدَمِ * فَلَمَّا فَرَغَ الْقَوْمُ

اور فقیہ اور سوداگر اور تمام دولت مند وغیرہ حاضر ہیں * میں صفوں کو چیرتا ہوا آگے بڑھا۔ اور انہیں سلام کیا۔ فضل نے اُن ہی کی مجلس میں مجھے بھی حکم دیا کہ بیٹھ جا * جب مجلس اہل مجلس سے بھر گئی۔ تو فضل کے داہنے ہاتھ کی طرف سے گھر کا دروازہ کھل گیا اور بیٹا جو اُسکے ہاں پیدا ہوا تھا اُسے نکالکر لوگوں کے بیچ میں لٹا دیا * مجھے پہلے سے خبر نہ تھی۔ مگر وہ ساتویں شب تھی۔ لوگوں نے ختم پڑہنا شروع کر دیا۔ خوشبوی کی انگیٹھیاں (بار بار) بدلی جاتی تہیں۔ اور عنبری شمعیں غلاموں کے ہاتھوں میں روشن تہیں * جب لوگ

---

۱ فِقْه زیرکی۔ مگر اکثر مراد اس سے مذہبی علم ہوتا ہے فقیہ مذہبی علم کا جاننے والا۔ فُقَہَا ج
۲ اِسْتَقَرَّ الْمَجَلِسُ قرار پکڑا مجلس نے یعنے جو جو لوگ آئے تھے وہ سب آچکے اور خاطر جمع سے اپنی اپنی جگہہ بیٹھ گئے ۳ سَابِعَۃ ساتویں۔ جس طرح یہاں چھٹی کی شادی ہوتی ہے عرب میں ساتویں کی ہوتی ہے ۴ مَجَامِرُ جمع مجمر کی یعنے انگیٹھیاں جس میں عود لوبان اگر وغیرہ جلاتے ہیں ۵ شَمَاعُ جمع شَمْعَۃ کی اصل میں موم کو کہتے ہیں مگر اب محاورہ میں جلانے کی شمع کو کہتے ہیں خواہ چربی کی ہو خواہ موم کی ۱۲

مِنْ خَيْمِهِمْ - قَامَ كُلٌّ مِّنَ الشُّعَرَاءِ يُهَنِّيهِ بِطَلْعَةِ
الْمَوْلُودِ وَيُبَشِّرُهُ بِرُؤْيَتِهِ * فَلَمَّا فَرَغُوا
نَثَرَ عَلَيْهِمُ الدَّنَانِيرَ - وَمَا بَقِيَ مِنْهُمْ اَحَدٌ
اِلَّا اَخَذَ فِي كُمِّهِ دَنَانِيرَ - وَاَخَذْتُ مِنْ جُمْلَتِهِمْ
* فَلَمَّا انْصَرَفَ الْقَوْمُ انْصَرَفْتُ مِنْ جُمْلَتِهِمْ -
فَلَحِقَنِي غُلَامٌ لِلْفَضْلِ وَقَالَ ارْجِعْ يَا مُحَمَّدُ * فَرَجَعْتُ
فَاَلْفَيْتُ الْفَضْلَ وَهُوَ جَالِسٌ مَّعَ اَبِيهِ وَاِخْوَتِهِ -
فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اجْلِسْ فَجَلَسْتُ * فَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ
مَا كَانَ مُنْذُ اللَّيْلَةِ - وَاللهِ لَمْ يُعْجِبْنِي شَيْءٌ مِّنْ اَشْعَارِهِمْ

ختم پڑھ چکے۔ تو ہر ایک شاعر اٹھکر بچّہ ہونے کی تہنیت اور اُسکے دیدار کی مبارکباد دینے لگا * جب وہ پڑھ چکے تو اشرفیاں نچھاور کیں۔ کوئی شخص ایسا نرہا کہ جس نے آستیں میں اشرفی نہ لی ہو۔ میں نے بھی اُن میں سے لیں * جب لوگ دگھروں کو) پھرے تو سب میں بھی اپنے گھر کو پھرا۔ مگر فضل کا غلام آکر بلا اور کہا کہ محمد! تو پھر چل * میں گیا تو فضل کو باپ اور بھائیوں کے ساتھ بیٹھا ہوا پایا۔ مجھ سے کہا بیٹھ جا میں بیٹھ گیا * اُس نے کہا کہ شام سے جو کچھ ہو رہا ہے وہ سب سنا۔ خدا کی قسم اُن کے شعروں میں سے مجھے ایک بھی اچھا نہیں معلوم ہوا

---

۱ یعنے اشرفیاں نثار کی گئیں۔ اردو کے محاورہ میں جو ہندی کا لفظ نچھاور کا ہے کیا عجب ہے کہ اسی سے نکلا ہو ۲ غُلَام دیکھو صفحہ (۱۰۱) ۳ اِعْجَاب تعجب میں ڈالنا یہاں بہت اچھا معلوم ہونا اور نہایت پسند آنا مراد ہے۔

وَقَدْ اَحْبَبْتُ اَنْ تَقُوْلَ اَنْتَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا *

فَقُلْتُ اَيَّدَ اللّٰهُ الْاَمِيْرَ هَيْبَتُكَ تَمْنَعُنِيْ مِنْ قَوْلِ

الشِّعْرِ ـ فَقَالَ لَا بُدَّ وَلَوْ بِبَيْتٍ وَّاحِدٍ فَقَلِيْلُكَ

كَثِيْرٌ * فَاَطْرَقْتُ سَاعَةً وَّرَفَعْتُ رَأْسِيْ وَقُلْتُ

قَدْ حَضَرَنِيْ بَيْتَانِ فَقَالَ هَاتِهِمَا يَا مُحَمَّدُ فَاَنْشَأْتُ

اَقُوْلُ **شعر** (١)

وَنَفْرَحُ بِالْمَوْلُوْدِ مِنْ اٰلِ بَرْمَكٍ

لِبَذْلِ النَّدٰى وَالْمَجْدِ وَالْجُوْدِ وَالْفَضْلِ

وَيُعْرَفُ فِيْهِ الْخَيْرُ عِنْدَ ظُهُوْرِهٖ

جی چاہتا ہے کہ تو کچھ اس باب میں کہے * میں نے کہا کہ خدا میرا مددگار رہے تیرا رعب اس وقت مجھے شعر نہیں کہنے دیتا۔ اُس نے کہا کہ۔ نہیں۔ ضرور۔ اگرچہ ایک ہی ہو۔ تیرا تھوڑا ابھی بہت ہے * میں نے دم بھر سر جھکا کر اٹھایا اور کہا کہ دو بیتیں اس وقت میرے خیال میں آگئی ہیں۔ اُس نے کہا کہ۔ لا۔ وہی دو نو دیڑہ دی میں نے پڑہنا شروع کیا **ترجمہ اشعار کا** ہم آل برمک کے گھر بچہ ہونے کی خوشی کرتے ہیں * سخاوت کی بخشش اور بڑائی اور جود وفضل کے سبب سے * نیکی جو اس میں ظاہر ہوتی ہے تو سب کو معلوم ہو جاتی ہے

---

(۱)
بحر طویل دیکھو پہلے مصرع میں پہلا اور چوتھا جزو مقبوض ہے وزن سالم اس کا یہ ہے فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن۔ قافیہ متواتر ۲ یُعْرَفُ فِیْہِ الْخَیْرُ یعنے سب جان جاتے ہیں کسی سے چھپے نہیں رہتے اس طرح ہوتی ہے کہ زمانہ میں شہرت ہو جاتی ہے

وَلَاسِيَّمَا اِنَّكَانَ مِنْ وَّلَدِ الْفَضْلِ

قَالَ فَتَهَلَّلَ وَجْهُ الْفَضْلِ فَرَحًا ۔ وَّقَالَ مَاسُرِرْتُ

قَطُّ بِمِثْلِهَا ۔ فَاَمَرَلِيْ بِعَشَرَةِ اٰلَافِ دِيْنَارٍ وَّقَالَ خُذْهَا

يَا مُحَمَّدُ وَهِيَ دُوْنَ حَقِّكَ * فَاَخَذْتُهَا وَ

تَوَجَّهْتُ اِلٰى مَنْزِلِيْ ۔ وَاَنَا مِنْ اَعْظَمِ النَّاسِ فَرَحًا ۔

فَلَمَّا اَصْبَحْتُ اشْتَرَيْتُ اَرْضًا وَّعَقَارًا ۔ وَّفَتَحَ اللّٰهُ

عَلَيَّ وَكَثُرَ مَالِيْ وَعَظُمَ جَاهِيْ * فَمَا اَقَمْتُ اِلَّا

يَسِيْرًا حَتّٰى دَارَتْ عَلَى الْبَرَامِكَةِ الدَّوَائِرُ ۔ وَقُتِلُوْا

بِاَجْمَعِهِمْ وَكَانَ مِنْ اَمْرِهِمْ مَّا كَانَ * فَلَمَّا كَانَ

خصوصًا جبکہ فضل کے بچہ ہونیکی سبب سے ہو تو اور بھی زیادہ معلوم ہوتی ہے کیونکہ فضل کا جو دو فضل ہے

فضل کا منھہ مارے خوشی کے چمک اُٹھا - اور کہا کہ مَیں ایسا خوش کبھی نہیں ہوا - اور دس ہزار اشرفی کا حکم دیا - اور مجھ سے کہا کہ محمدؐ! لے اور یہہ تیرے حق سے کم ہے * میں نے لے کر گھر کا رُخ کیا - اور میں سب سے زیادہ خوش تھا - صبح ہوتے ہی زمین اور باغ وغیرہ خریدا - اور خدا نے کشایش دی مال بہت ہوگیا اور شان بڑہ گئی * مَیں تھوڑے ہی دن ٹھہرا تھا کہ برامکہ پر مصیبت کی گردشیں پڑگئیں اور سب مارے گئے اور جو کچھ ہونا تھا سو ہوا * جب کہ

---

۱ لاسیّما محاورہ میں معنے اسکے خاص یا خصوصًا کہی جاتی ہیں - ترکیب نحوی کے رو سے سیّ بمعنی مثل اور مَا یا زائدہ یا موصولہ ہے یعنے نہیں مثل اُس کے کہ مراد اس سے بھی وہی ہے کیونکہ خاص چیز بے مثل ہوتی ہے ۲ تہلّل مارے خوشی کے منھہ کا روشن ہو جانا ۳ عِقَاد پانی اور زمین - کھجور کے درخت - گھر کا اسباب ۴ دوائر جمع دایرہ کی ہے اور یہاں زمانہ کی گردشیں مراد ہیں ۱۲

بَعْدَ سِنِيْنَ كَثِيْرَةٍ اتَّفَقَ لِي اَنْ اَرَدْتُّ دُخُوْلَ

الْحَمَّامِ * فَاَرْسَلْتُ اِلٰى قَيِّمِ حَمَّامٍ بِاِزَاءِ دَارِيْ وَاَمَرْتُ

اَنْ يُّنَظِّفَهٗ وَلَا يُدْخِلَ اَحَدًا فِيْهِ ثُمَّ رَكِبْتُ بَغْلَتِيْ

وَدَخَلْتُ الْحَمَّامَ * فَلَمَّا قَضَيْتُ مَا اَحْتَاجُ اِلَيْهِ اَمَرْتُ

صَاحِبَ الْحَمَّامِ اَنْ يُّدْخِلَ اِلَيَّ مَنْ يَّخْدِمُنِيْ - فَدَخَلَ

اِلَيَّ غُلَامٌ حَسَنُ الصُّوْرَةِ فَدَلَكَنِيْ وَغَمَّزَنِيْ * فَلَمَّا

اُسْتَلْقَيْتُ عَلٰى قَفَايَ ذَكَرْتُ اَيَّامَ الْبَرَامِكَةِ

وَالْفَضْلَ وَاَنَّ جَمِيْعَ مَا اَمْلِكُهٗ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَ

عَلٰى يَدِهٖ فَقُلْتُ ع وَنَفْرَحُ بِالْمَوْلُوْدِ مِنْ اٰلِ بَرْمَكٍ

کئی برس کے بعد اتفاقاً ایک دن میں نے حمّام جانے کا ارادہ کیا * حمام کا چودھری میرے گھر کے سامنے ہی رہتا تھا اُسکے پاس آدمی بھیجا کہ حمام صاف کرے اور کسیکو اندر جانے نہ دے - اپنے خچر پر سوار ہوا اور حمّام میں داخل ہوا * جب میں اپنی ضروریات سے فارغ ہوا تو حمّام والہ کو حکم دیا کہ کسی آدمی کو میرے مُشت مال کرنے کے لئے بھیجے - ایک نوجوان خوبصورت اندر آیا - اور مجھے مَل دَل کر نہلانے لگا اور اُبٹنا مَلا * جب میں چت لیٹا تو برامکہ اور فضل کا زمانہ مجھے یاد آیا کہ جو کچھ میرے قبضہ میں ہے خدا کی فضل اور فضل کی بخشش ہے - اور وہی کہا کہ ع ہم آل برمک کے ہاں بچہ ہونے کی خوشی کرتے

---

۱ اردو کے محاورہ کے بموجب اگر یہاں کَثِیرَۃً کا ترجمہ چھوڑ دیں تو بھی وہی معنے ہونگے

۲ خدمت کے معنے ظاہر ہیں مگر اصطلاح میں حمّام کی خدمت سے مشت مال حمام کی مراد ہوتی ہے کہ - خدمت گار وہاں کے تین تین چار چار گھنٹے تک تمام بدن کو خاص طور پر دباتے ہیں اور مَل مَل کر نہلاتے ہیں ۳ دَلْك ملنا اور مل کر دھونا ۴ غَمَرَتِ الْمَرْءَةُ وَجْهَهَا یعنے منہہ پر ایسی چیزیں ملیں کہ جس سے رنگ صاف ہو یہاں ایسے اُبٹنا کہتے ہیں ۵ اِسْتَلْقَیتُ چت لیٹا ہوں عَلٰے قَفَاي اپنی پیٹھ پر - اردو کے محاورہ میں فقط چت لیٹنے سے بھی وہی مطلب حاصل ہو جاتا ہے

الْبَيْتَانِ قَالَ فَرَأَيْتُ الْغُلَامَ الَّذِي كَانَ يَدْ يُكَنِّي

قَدْ تَغَيَّرَ لَوْنُ وَجْهِهِ وَانْتَفَخَتْ أَوْدَاجُهُ وَدَمَعَتْ

عَيْنَاهُ وَسَقَطَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ * فَلَمَّا عَايَنْتُ مِنْهُ

مَا عَايَنْتُ لَمْ أَشُكَّ أَنَّهُ مَجْنُونٌ فَخَرَجْتُ مُبَادِرًا -

وَاغْتَسَلْتُ وَلَبِسْتُ ثِيَابِي وَرَكِبْتُ بَغْلَتِي وَانْصَرَفْتُ

إِلَى مَنْزِلِي * ثُمَّ أَرْسَلْتُ إِلَى قَيِّمِ الْحَمَّامِ وَ

قُلْتُ مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ أَدْخَلْتَ إِلَيَّ مَجْنُونًا يَدَّ لُكْنِي

الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى السَّلَامَةِ مِنْهُ * فَقَالَ وَاللّٰهِ يَا

مَوْلَايَ مَا هُوَ بِمَجْنُونٍ وَأَنَّ لَهُ عِنْدِي سِنِين

دو بیتیں - شاعر مذکور کہتا ہے کہ جو نوجوان میرا بدن مَل رہا تھا - میں نے دیکھا کہ اُسکے چہرہ کا رنگ بدل گیا - اور گلے کی رگیں پھول گئیں - اور آنکھوں میں آنسو بھر آئے - اور غش کھا کر گر پڑا - جب اسکا یہہ حال دیکھا تو مجھے اسکے دیوانہ ہونے میں شک نرہا حمّام سے جلد نکل آیا - اور نہا دھو کپڑے پہن اپنی خچّر پر سوار ہو کر گھر کو پھرا * بعد اُس کے چودھری کے پاس آدمی بھیجا اور کہا کہ کیا باعث تھا تو نے میرے پاس دیوانہ آدمی کو بدن ملنے بھیجا - الحمد للہ کہ میں اُس سے بچ گیا * اُس نے کہا کہ جناب وہ تو دیوانہ نہیں اُسے میرے پاس برسوں ہوئے

---

۱ اَوْدَاج جمع دواج کی ہے - یہہ وہ رگیں گلے میں ہوتی ہیں کہ ذبح میں انکا کاٹنا واجب ہے کیونکہ اُنہیں بھی شہ رگ کی طرح انسان کی زندگی میں دخل ہے - اور اگر انکے فصد کھولنے میں بہت سا خون نکل جاتا ہے تو آدمی نامرد ہو جاتا ہے ۲ اَرْسَلْتُ یعنے اَرْسَلْتُ خَادِمًا کسی آدمی کی زبانی کہلا بھیجا ۳ مَوْلَا آقا یا دوست یَا سَیِّدِیْ یَا مَوْلَائِیْ یَا شَیْخ عرب کے محاورہ میں اسی طرح تعظیما بولتے ہیں جیسے ہم جناب حضور حضرت کہکر کسی سے بات کرتے ہیں

كَثِيرَةً مَا رَأَيْتُ مِنْهُ مَا يُكَدِّرُ الْبَالَ - فَقُلْتُ عَلَيَّ

بِهِ السَّاعَةَ - فَلَمَّا أَتَانِي بِهِ وَحَصَلَ عِنْدِي أَدْنَيْتُهُ

وَآنَسْتُهُ * فَلَمَّا اسْتَقَرَّ بِهِ الْمَجْلِسُ قُلْتُ لَهُ مَا ذَاكَ

الْعَارِضُ الَّذِي رَأَيْتُهُ مِنْكَ - قَالَ وَمَا رَأَيْتَ مِنِّي

قُلْتُ رَأَيْتُ وَقَدْ ظَهَرَ مِنْكَ مَا أَسْتَحِي أَنْ أَذْكُرَهُ *

قَالَ رَأَيْتَنِي جُنِنْتُ - قُلْتُ نَعَمْ - قَالَ فَهَلْ تَعْلَمُ مَا

كَانَ سَبَبَ ذٰلِكَ - قُلْتُ لَا أَدْرِي قَالَ مِمَّا كُنْتَ

تُنْشِدُهُ هُنَاكَ - قُلْتُ الْبَيْتَيْنِ - قَالَ نَعَمْ * وَمَنْ

قَائِلُهُمَا - قُلْتُ أَنَا - قَالَ فِيمَنْ قُلْتَهُمَا - قُلْتُ فِي

میں نے کوئی بات ایسی نہیں دیکھی جس سے دل ناخوش ہو۔ میں نے کہا کہ اُسی ابھی میرے پاس بھیجدے۔ جب چودھری لایا اور وہ جوان میرے پاس آیا تو میں نے پاس بٹھایا اور اُنس کی باتیں کیں * جب نئی جگہہ کی وحشت اُس کی طبیعت سے رفع ہوئی تو میں نے پوچھا کہ بھلا تجھے کیا ہوا تھا جو میں نے دیکھا۔ اُس نے کہا کہ کیا دیکھا ؟ میں نے کہا کہ جو کچھ تجھسے ظاہر ہوا اور میں نے دیکھا ایسا ہے کہ اسکا ذکر کرتے ہوئے شرم آتی ہے * اُس نے کہا کہ تونے مجھے دیوانہ سمجھا ؟ میں نے کہا کہ ہاں۔ اُس نے کہا تو جانتا ہے اس کا کیا سبب تھا۔ میں نے کہا میں تو نہیں جانتا۔ اُس نے کہا کہ جو تونے وہاں پڑھا تھا۔ میں نے کہا کہ وہ دوبیتیں ؟ اُس نے کہا ہاں * اُن کا کہنے والا کون ہے۔ میں نے کہا کہ میں۔ اُس نے پوچھا کہ وہ کس کی باب میں تونے کہیں تھیں۔ میں نے کہا

عَلَیَّ بِہٖ عرب کا محاورہ ہے یعنے اِحضِرہُ عَلَیَّ۔ السَّاعَۃَ یعنے ابھی۔ اُسی وقت

لے مجلس نے قرار پکڑا ساتھ اُسکے۔ یعنے دم لیا اور خاطر جمع سے بیٹھا۔ اور نئے گھر میں اور نئی مجلس میں آکر جوان کی طبیعت مُتَوَحِّش ہوتی ہے۔ وہ وَحشت رفع ہوئی ۱۲

وَلَدِ الْفَضْلِ بْنِ يَحْيٰى ـ قَالَ اَتَعْرِفُ السَّاعَةَ وَلَدَ
الْفَضْلِ ـ قُلْتُ لَا ـ قَالَ اَنَا وَلَدُ الْفَضْلِ ـ وَاَنَا صَاحِبُ
ذٰلِكَ السَّابِعِ ـ وَفِيَّ قُلْتَ الْبَيْتَيْنِ * فَلَمَّا سَمِعْتُهُمَا
مِنْكَ وَكُنْتُ سَمِعْتُهُمَا قَبْلُ وَعَلِمْتُ اَنَّهُمَا فِيَّ ضَاقَتْ
عَلَيَّ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَظَهَرَ مِنِّيْ مَا رَاَيْتَ قَالَ
مُحَمَّدٌ فَوَثَبْتُ وَقَبَّلْتُ رَأْسَهُ وَعَيْنَيْهِ وَقُلْتُ
يَا سَيِّدِيْ اَنَا وَاللّٰهِ عَبْدُكَ وَجَمِيْعُ مَا اَمْلِكُهُ
لِاَبِيْكَ وَمِنْ فَضْلِكَ وَاللّٰهِ مَالِيْ وَلَدٌ وَّلَا قَرَابَةٌ
تَرِثُنِيْ وَاَنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ وَّقَدْ عَزَمْتُ اَنْ اُحْضِرَ شَاهِدَيْنِ

فضل ابن یحییٰ کے بیٹے کے باب میں کہی تھیں۔ اُس نے کہا کہ اب
بھی تو فضل کے بیٹے کو پہچانتا ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ اُس نے
کہا۔ میں ہی فضل کا بیٹا ہوں۔ میں ہی وہ شادی والا ہوں
اور میرے ہی باب میں تو نے وہ دو نو بیتیں کہی تھیں پہلے بھی
میں سن چکا تھا۔ اب جو تجھ سے سنی اور جانا کہ میرے ہی باب میں
میں تو (ایسا رنج ہوا) کہ زمین کی وسعت مجھے تنگ معلوم ہونے
لگی اور جو کچھ مجھ سے ظاہر ہوا تو نے دیکھا * محمد کہتا ہے کہ (یہہ سنکر)
میں اُچھل پڑا۔ اُس کے سر اور آنکھوں پر بوسہ دیکر کہا۔ کہ اے
میرے آقا! خدا کی قسم میں تیرا غلام ہوں۔ اور جو کچھ کہ میرا مال
ہے یہہ تیرے باپ کا (دیا ہوا) ہے اور تیری بزرگی کے بدولت ہے
* خدا کی قسم نہ تو میرا کوئی بیٹا ہے۔ نہ کوئی رشتہ دار ہے کہ وارث
ہو۔ اور میں بہت بڈھا ہوں میں نے تو جی میں ٹھان لی کہ دو گواہوں
کو بُلا کر

---

۱ یعنے زندگی وبال معلوم ہونے لگی جان سے تنگ آگیا ۲ عزم قصد کرنا یا چاہنا۔
یا نیت میں ایک بات کو یقینی مقرر کر لینا جیسے ہندی میں کہتے ہیں کہ جی میں ٹھان لیا۔ یہاں

وَأُشْهِدُهُمَا أَنَّ جَمِيعَ مَا بِيَدِي لَكَ - وَأَكُونُ
عَائِشًا بِفَضْلِكَ إِلَى أَنْ أَمُوتَ * فَغَرْغَرَتْ عَيْنَاهُ
بِالدُّمُوعِ - وَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَقْبَلُ مِنْكَ شَيْئًا وَهَبَهُ
لَكَ أَبِي وَإِنْ كُنْتُ مُحْتَاجًا إِلَى ذٰلِكَ وَخَرَجَ
مُوَلِّيًا * فَخَرَجْتُ وَرَاءَهُ وَأَقْسَمْتُ عَلَيْهِ بِاللّٰهِ أَنْ
يَأْخُذَ الْكُلَّ أَوِ الْبَعْضَ فَكَرِهَ وَمَضَى لِشَأْنِهِ

حِكَايَةٌ (۳۵)

قِيلَ إِنَّ أَبَا مُحَمَّدِنِ الْيَزِيدِيَّ كَانَ يُنَادِمُ الْمَأْمُونَ
فَغَلَبَ عَلَيْهِ الشَّرَابُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَعَرْبَدَ فَأَمَرَ

گواہ کردوں کہ جو کچھ میرے پاس ہے وہ تیرا مال ہے - اور میں تیرے فضل وکرم سے اوقات بسر کروں یہاں تک کہ مرجاؤں * اُس لڑکے کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے - اور کہا کہ خدا کی قسم اگرچہ اِس بات کا محتاج ہوں مگر جو کچھ میرے باپ نے تجھے دیدیا ہے - میں اُس میں سے کچھ نہ لونگا اور نکل کر چلا * میں اُس کے پیچھے نِکلا اور قسم دی کہ سب یا تھوڑا کچھ تو لے - اُس نے اِسے بھی بُرا جانا - اور اُسیطرح چلا گیا ۔

کہانی (۳۵)

کہتے ہیں کہ ابو محمد یزیدی ماموں کے ساتھ (جلسہ میں) شراب پیا کرتا تھا - ایک شب نشہ میں کچھ بدمستی کی

---

۱ ذَهَبَ مُوَلِّیًا پیٹھ موڑ کر چلا - چونکہ اردو کے محاورہ میں یہاں پیٹھ کے لفظ کی گنجائش نہ تھی اسواسطے اسطرح لکھا گیا ۲ عَرْبَدَۃٌ بدمستی اور فساد جیسا کہ شرابیوں کا قاعدہ ہے ۱۲

المأمون بحمله الى منزله برفق - فلما افاق استحيى
وانقطع عن الركوب اياما - فلما طال عليه ذلك
كتب الى المأمون * **شعر** (١)

انا المذنب الخطاء والعفو واسع
ولو لم يكن ذنب لما عرف العفو
سكرت فابدى مني الكاس بعض ما
كرهت وما ان يستوي السكر والصحو
ولا سيما اذ كنت عند خليفة
وفي مجلس ما ان يجوز به اللغو

مامون نے حکم دیا کہ اسے اٹھا کر آرام سے گھر پہنچا دیں۔ جب ہوش
آیا تو شرمایا اور کئی دن تک سوار نہوا۔ جب اِس پر بہت مُدّت ہوئی
تو مامون کو لکھا **ترجمہ شعر ون کا** میں گنہگار خطا کار ہوں اور
بخشش کا دامن فراخ ہے * اگر گناہ نہوتا تو بخشش معلوم ہی نہوتی۔
میں مست ہوگیا اور پیالہ نے بعضی ایسی باتیں کروائیں کہ میں بھی اُنسے
کراہیت کرتا تھا اور بات یہہ ہے کہ مدہوشی اور ہوش برابر نہیں *
خصوصاً جسوقت کہ میں خلیفہ کے پاس تھا اور ایسی مجلس میں تھا کہ
وہاں بیہودہ بات کرنی جائز ہی نہیں

---

۱ رِفق نرمی مگر یہاں آرام مراد ہے لا سَیّما دیکھو صفحہ (۱۶۵)

۲ صَحو برخلاف نشہ کے یعنے ہوش میں ہونا (۱) بحر طویل مقبوض۔ سالم وزن
اسکا یہہ ہے۔ فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن۔ مقبوض ہونے کے سبب سے بعض
جگہہ فعولن سے فعول اور مفاعیلن سے مفاعلن ہو جاتا ہے۔ قافیہ متواتر

فَلَمَّا قَرَاهَا الْمَامُوْنُ وَقَّعَ فِي الرُّقْعَةِ - صِرْ إِلَيْنَا فَقَدْ عَفَوْنَا عَنْكَ فَلَا عَتْبَ عَلَيْكَ وَبِسَاطُ النَّبِيْذِ يُطْوٰى مَعَهٗ أَخَذَهُ الشَّاعِرُ

فَقَالَ (١)

إِنَّمَا مَجْلِسُ الشَّرَابِ بِسَاطٌ وَإِذَا مَا انْقَضٰى طَوَيْنَا بِسَاطَهٗ

وَلِلّٰهِ دَرُّ الْقَائِلِ (٢)

وَإِذَا الْحَبِيْبُ أَتٰى بِذَنْبٍ وَّاحِدٍ

جَاءَتْ مَحَاسِنُهٗ بِأَلْفِ شَفِيْعٍ

حِكَايَةٌ (٣٦)

أَخْبَرَ بَعْضُ الْأُدَبَاءِ أَنَّهٗ كَانَ لِبَعْضِ الْخُلَفَاءِ

جب ماموں نے اُس سے پڑھا تو رقعہ میں لکھا۔ ہمارے پاس آجا۔ ہمنے تجھے معاف کیا اب تجھ پر کچھ خفگی نہیں (مثل ہے کہ) نبیذ کا بچھونا نبیذ کے ساتھ ہی تہ ہو جاتا ہے۔اِس مضمون کو شاعر نے بھی لیا ہے اور کہا ہے کہ **ترجمہ شعر کا** شراب کی مجلس ایک بچھونا ہے جب وہ ہو چکی تو ہمنے اُسکا بچھونا بھی تہ کر دیا * **خدا** اِس شاعر کا بھلا کرے یعنے کیا خوب کہا ہے **شعر کا ترجمہ** دوست جب ایک خطا بھی کرتا ہے * تو اُس کی خوبیاں ہزار سفارشی لے آتے ہیں

کہانی (۳۶)

بعض اہل اَدَب نے بیان کیا کہ ایک خلیفہ کے

---

۱ وَقَّعَ تَوقِیع سے ہے۔ یعنے فرمان جاری کیا مگر یہاں فقط لکھنا مراد ہے ۲ عَتب عِتاب غصہ ۳ نَبِیذ ایک قسم کی شراب کہ جَو یا جوار یا کھجور کی بناتے ہیں اور ہندی میں اُسے بوزہ کہتے ہیں ۴ اُٹھہ جاتا ہے یعنے پھر اُسکے باتوں کا خیال بھی نہیں کرتے ۵ دیکھو صفحہ (۱۲۳) ۲۸ (۱) بحر خفیف سالم وزن اِسکا یہ ہے۔ فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن ۔ مگر اجزا مخبون ہیں کہیں کہیں مستفعلن سے مفاعلن اور فاعلاتن سے فعلاتن ہو گیا ہے (۲) بحر کامل ۔ متفاعلن متفاعلن متفاعلن کو سی جز مضمر بھی ہو گیا ہے یعنے متفاعلن سے مستفعلن ۔ قافیہ متواتر

غُلَامٌ وَّجَارِيَةٌ مِّنْ غِلْمَانِهِ وَجَوَارِيهِ مُتَحَابَّيْنِ

فَكَتَبَ الْغُلَامُ إِلَيْهَا يَوْمًا شعر (١)

وَلَقَدْ رَأَيْتُكِ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّمَا

عَاطَيْتِنِي مِنْ رِّيقِ فِيكِ الْبَارِدِ

وَكَأَنَّ كَفَّكِ فِي يَدِي وَكَأَنَّنَا

بِتْنَا جَمِيعًا فِي فِرَاشٍ وَّاحِدِ

فَطَفِقْتُ يَوْمِي كُلَّهُ مُتَرَاقِدًا

لِأَرَاكِ فِي نَوْمِي وَلَسْتُ بِرَاقِدِ

فَأَجَابَتْهُ الْجَارِيَةُ

لونڈی غلاموں میں سے ایک غلام تھا اور ایک لونڈی تھی کہ دونو آپسمیں محبّت رکھتے تھے غلام نے ایک دن لونڈی کو لکھا ترجمہ شعرونکا

میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا تو نے اپنا ٹھنڈا آب دہن مجھے دیا * اور گویا تیرا ہاتھہ میرے ہاتھہ میں ہے۔ میں اور تو دونو ایک بچھونے میں رات بھر سوئے ہیں * تین دن بھر اسنے تئیں نیند میں ڈالے پڑا ہوں۔ کہ کسی طرح تجھے خواب میں دیکھوں حقیقت میں سو تا نہیں

لونڈی نے اُسے جواب میں لکھا

---

۱ جَارِیَۃ لڑکی مگر یہاں لونڈی مراد ہے جیساکہ غُلام سے مجازاً غلام یعنے عَبد مراد لیتے ہیں ۲ طَفِقَ محاورہ کے طور پر آتا ہے کچھ خاص معنے نہیں۔ مثلا طَفِقَ یَفعَلُ کَذَا یعنے اسیطرح کئے گیا یا اِسطرح کرتا رہا (۱) بحر کامل۔ متفاعلن متفاعلن متفاعلن۔ بعض اجزا مضمر ہیں یعنے متفاعلن سے مستفعلن ہوگیا ہے۔ یہہ اشعار اور آئندہ اسکا جواب دونو ایک بحر میں ہیں۔ قافیہ متدارک

خيراً رأيت وكلما أبصرته

سَتَنالُهُ مِنّي بِرَغمِ الحاسِدِ

إنّي لأرجو أن تكون معانقي

فتبيت مِنّي فوق ثديٍ ناهِدِ

وأراك بين خلاخلي ودمالجي

وأراك فوق ترائبي ومعاضِدِ

فبلغ الخليفة خبرهما - فأنكحهما وأحسن إليهما على شدة غيرته

حكاية (٣٧)

قيل دخل عبد الرحمن بن أبي عمارة وهو يومئذٍ

ترجمہ شعروں کا جو کچھ تو نے دیکھی اچھی بات دیکھی - حاسدوں کی ذلت کے ساتھ تجھے یہہ لطف مجھ سے حاصل ہوا چاہتا ہے * امید ہے کہ تو مجھے گلے لگاتا ہوگا * اور میرے اُبھری ہوئی چھاتیوں کے اوپر پڑا سوتا ہوگا * میں تجھے اپنی پازیب اور بازوبندوں میں دیکھوں گی * اور اپنے سینہ پر اور بازؤں پر دیکھوں گی

خلیفہ کو جب یہہ خبر پہنچی تو اِن دونو کا نکاح کر دیا اور اگرچہ بڑا غیرت مند تھا - مگر پھر بھی نیکی سے پیش آیا

کہانی (۳۷)

عبدالرحمٰن ابی عمّارہ کا بیٹا جن دنوں میں

۱؎ رَغَمَ اَنفُ فُلَانٍ یعنے اُسے زبردستی سے ذلیل ہیں ۲؎ نَاهِدٌ اُبھری ہوئی چھاتیاں نہود اسکا مصدر ہے ۳؎ خلخال پازیب خلاخل ج ۴؎ دَملج بازوبند دَمالج ج ۵؎ تَرِیبَہ چھاتی کے اوپر گلے کے نیچے جو دو ہڈیاں ہیں اُنمیں سے ہر ایک کو تریبہ کہتے ہیں تَرَائِب ج ۶؎ عَضُد بازو مَعَاضِد ج ۷؎ یَومَ اِذ کَانَ کَذَا جبدن کہ ایسا تھا یَومَ اِذٍ اسکا مخفف ہی یعنے اُس دن یا ان دنوں میں

فَقِيهُ الْحِجَازِ عَلَى نَخَّاسٍ يَعْرِضُ وَصَائِفَ * فَعَشِقَ
مِنْهُنَّ وَاحِدَةً وَاشْتَهَرَ بِذَالِكَ - حَتَّى مَشَى إِلَيْهِ
عَطَاءٌ وَطَاؤُسٌ وَمُجَاهِدٌ يَعْذِلُونَهُ - فَكَانَ جَوَابُهُ
(۱) شعر يَلُومُنِي فِيكَ أَقْوَامٌ أُجَالِسُهُمْ * فَمَا
أُبَالِي أَطَارَ اللَّوْمُ أَمْ وَقَعَا فَنَمَا خَبَرُهُ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - فَلَمْ يَكُنْ هَمُّهُ غَيْرَهُ
فَبَعَثَ إِلَى سَيِّدِ الْجَارِيَةِ فَاشْتَرَاهَا مِنْهُ بِأَرْبَعِينَ
أَلْفَ دِرْهَمٍ - وَأَمَرَ قَيِّمَةَ جَوَارِيهِ أَنْ
تُطَيِّبَهَا - فَفَعَلَتْ وَدَخَلَ وَدَخَلَ النَّاسُ عَلَيْهِ

حجاز کا فقیہہ تھا اُن ہی دنوں نخّاس میں لونڈی غلاموں کی

موجودات کو گیا * وہ ایک لونڈی پر عاشق ہوگیا اور یہہ بات مشہور

ہوگئی - ایک دن عطا طاؤس مجاہد (دوست آشنا)

اُس کے پاس آئے اور ملامت کرنے لگے - اُس کی طرف سے جواب

میں فقط یہہ عاشقانہ شعر تھا ترجمۂ شعر جن لوگوں میں کہ مَیں بیٹھا

ہوں تیرے باب میں ملامت کرتے ہیں * اور نہ مجھے پروا نہیں کہ یہہ

ملامت پڑی یا اُڑ گئی * (کسی نے) عبداللہ بن جعفر کو (خدا

اُس سے راضی ہو) یہہ خبر جا پہنچائی - اُسے اُسکے سوا کچھ اور فکر ہی

نہ تھا لونڈی کے مالک کے پاس آدمی بھیجکر چالیس ہزار درہم

کو خرید لی اور اپنی لونڈیوں کی اُستانی کو حکم دیا کہ اُسے بنائے

سنوارے - وہ حکم بجا لایا * بعد اِسکے وہ آپ اور اَور لوگ

اُس کے پاس گئے

---

١ عَرَضَ الجُندَ یعنے فوج پر نظر ڈالی اور موجودات لی کہ دیکھے کون حاضر ہے - یا ہر ایک کے حال کی غور پرداخت کی ٢ قاضی مفتی اس لئے جاتے ہیں کہ دیکھیں خرید و فروخت میں کوئی امر خلاف شرع تو نہیں ہوتا ہے ٢ اسپ فروشی یا بردہ فروشی کا بازار ٣ وَصِیف خدمتگار غلام ہو خواہ لونڈی وَصِیفَۃ لونڈی وصایف جمع ٤ عطا طاؤس مجاہد اُس زمانہ کے دانشمند اور اُسکے معزز دوست تھے ٥ نَمِیمَۃ چغل خوری ٦ قِیمَۃ مہتمم یا داروغہ عورت ٧ طَیَّبَ الشَّیَٔ یعنے اُسے خوش آیندہ کیا یا طیّب یعنے خوشبوئی میں بسایا (١) بحر بسیط - پہلا اور چوتھا خبر مخبون ہے یعنے مستفعلن سے متفعلن ہوجاتا ہے - سالم وزن یہہ ہے مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن - قافیہ متراکب

فَقَالَ مَا لِي لَا أَرَى ابْنَ أَبِي عُمَّارَةَ - فَأُخْبِرَ أَنَّهُ

مُنْقَطِعٌ فِي مَنْزِلِهِ لِفَرْطِ مَا بِهِ * فَأَتَاهُ أَبُو جَعْفَرٍ

فَلَمَّا رَآهُ أَرَادَ أَنْ يَّنْهَضَ - فَاسْتَجْلَسَهُ - وَقَالَ

لَهُ مَا فَعَلَ حُبُّ فُلَانَةٍ - قَالَ فِي اللَّحْمِ وَالدَّمِ وَالْمُخِّ وَ

الْعَصَبِ وَالْعَظْمِ * قَالَ أَتَعْرِفُهَا إِنْ رَأَيْتَهَا قَالَ

أَوَ أَعْرِفُ غَيْرَهَا - فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِجَتْ فِي الْحُلِيِّ وَ

الْحُلَلِ * فَقَالَ هِيَ هٰذِهِ قَالَ نَعَمْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي *

قَالَ فَخُذْ بِيَدِهَا فَقَدْ جَعَلْتُهَا لَكَ أَرَضِيتَ

قَالَ إِي وَاللّٰهِ وَفَوْقَ الرِّضَا - فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ

اور کہا کہ کیا ہو گیا۔ ابو عمارہ کا بیٹا دکھائی نہیں دیتا۔ معلوم ہوا کہ وہ جو اُسے عارضہ ہے اُسکی شدت سے الگ گھر میں پڑا ہے * غرض ابنِ جعفر اُسکے پاس آیا۔ فقیہ نے جب اُسے دیکھا تو اُٹھنا چاہا۔ ابنِ جعفر نے پھر بٹھایا اور پوچھا کہ اُس لونڈی کی محبّت نے کیا حال کیا۔ اُس نے کہا کہ گوشت میں خون میں پٹھّی میں ہڈّی میں ہڈی کے گودے میں * ابن جعفر نے کہا کہ اگر اُسے دیکھے تو پہچان لے؟ فقیہ نے کہا۔ کیا اُسکے سوا کسی اور کو بھی پہچانتا ہوں؟ لونڈی کو حکم دیا زیور اور لباس سے سجی ہوئی نکلی * پوچھا کہ وہ یہی ہے؟ اُس نے کہا کہ ہاں۔ میرے باپ اور ماں تجھ پر صدقہ ہوں) یہی ہے * ابنِ جعفر نے کہا کہ اِسکا ہاتھ پکڑ لے میں نے تجھے دیدی۔ (اَب) خوش ہوا؟ اُس نے کہا کہ ہاں خدا کی قسم بلکہ خوشی سے بھی زیادہ۔ ابنِ جعفر نے کہا کہ

لہ مالی لا اَریٰ کیا ہے مجھے کہ ابی عمارہ کے بیٹے کو مدت سے نہیں دیکھتا۔ محاورہ ہے یعنے کیا سبب ہے کہ ابی عمارہ کا بیٹا مدت سے نہیں دکھائی دیتا ہے ۲ بِاَبِی اَنْتَ وَاُمّی یعنے اَنْتَ مُفَدًّی بِاَبِی وَاُمّی میرا باپ اور ماں تجھ پر فدا ہوں۔ عرب کا محاورہ ہے جب حاکم کی بات کا جواب دیتے ہیں تو اَدب کے طور پر پہلے یہہ فقرہ کہتے ہیں۔

لٰكِنْ وَاللّٰهِ لَا اَرْضٰى اَنْ اُعْطِيَكَهَا هٰكَذَا احْمِلْ

اِلَيْهِ يَا غُلَامُ مِائَةَ اَلْفِ دِرْهَمٍ وَّمِنَ الْعَجَائِبِ

فِىْ اِغَاثَةِ الْعَاشِقِ الْمَهْجُوْرِ مَا حَكَاهُ الْجَاحِظُ

الْمَشْهُوْرُ قَالَ بَلَغَنِىْ اَنَّ عَاشِقًا مَّاتَ بِالْهِنْدِ

عِشْقًا فَبَعَثَ مَلِكُ الْهِنْدِ اِلَى الْمَعْشُوْقِ فَقَتَلَهٗ

قَالَ فَيْثَاغُوْرَسُ الْحَكِيْمُ فِىْ حَدِّ الْعِشْقِ اَلْعِشْقُ

طَبْعٌ يَّتَوَلَّدُ فِى الْقَلْبِ وَيَتَحَرَّكُ وَيَنْمُوْ ثُمَّ يَتَرَبّٰى

وَتَجْتَمِعُ اِلَيْهِ مَوَادُّ مِّنَ الْحِرْصِ وَكُلَّمَا قَوِىَ زَادَ

صَاحِبُهٗ فِى الْاِهْتِيَاجِ وَاللَّجَاجِ وَالتَّمَادِىْ فِىْ

خدا کی قسم یہہ تو میری خوشی نہیں کہ اس طرح یہہ لونڈی تجھے دوں - غلام
لاکھ درھم بھی اسے اٹھا دے * عاشق مہجور کی دادرسی کے باب
میں یہہ نقل بھی عجائبات میں سے ہے جو جاحظ ایک مشہور آدمی نے
بیان کی ہے - وہ کہتا ہے کہ میں نے سنا ہندستان میں ایک آدمی
عشق سے مرگیا - بادشاہ ہند نے معشوق کے پاس آدمی بھیجا کہ اس نے
معشوق کو بھی مار ڈالا * فیثاغورس حکیم نے عشق کی تعریف میں کہا ہے
عشق خاصیت طبعی ہے کہ دل میں پیدا ہو جاتی ہے - حرکت کرتی ہے
اور بڑھتی ہے اور پھر پرورش پاتی ہے اور حرص کے بہت سے مادے
اس کے ساتھ جمع ہو جاتے ہیں اور جتنی زور پر آتی ہے - اتنی ہی صاحب
عشق کی گھبراہٹ اور دلبستگی درازنفسی طمع کی

---

۱ فیثاغورس ایک حکیم فلسفی گزرا ہے جسے انگریزیں تھاگرس کہتے ہیں سماس جزیرہ کا رہنے والا
تھہ سے . اہ تک حضرت عیسے سے پہلے تھا - تناسخ کا قائل تھا چنانچہ اپنے بھی جون کا نام و
نشان سمیت منفصل بتایا تا تھا - ریاضی اور حساب میں بہت دل لگاتا تھا - پہلے مقالہ کی ۴۷
شکل ایجاد کی ہوئی ہے - اور علم موسیقی میں بھی کمال تھا پیشین گوئی کا بھی دعوی رکھتا تھا -
اطالیہ میں چندروز رہا - اور بہت سے معتقد پیدا کئے انمیں فریمشن کی طرح آپسمیں کچھ پہچان تھی اور
باہم رازداری سے رہتے تھے اسی سبب سے وہاں کے لوگ اس سے بدگمان ہوگئے آخر ایک دفعہ شرچڑھ
آئے اور لوٹ مار کیے انکے مکان کو جلا دیا - یونان میں بھی اکثر مقاموں میں اسکے مریدوں پہ یہی گزرتی
- بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسے ہنگامہ میں وہ بھی جل گیا اور بعضے کہتے ہیں کہ وہاں سے بھاگا اور ایک اور جزیرہ
میں جاکر بھوک نکا مارا مرگیا ۲ انتیاج برانگیختہ ہونا اس سے شورش مراد ہے ۳ لجاج ایک بات پر اڑ جانا
اس سے سخت دلبستگی مراد ہے ۴ تمادی مدے سے ہے بمعنے درازی - اور تمادی سے یہاں درازنفسی
عاشق کی مراد ہے

الطَّمَعِ وَالْفِكْرِ فِي الْأَمَانِيِّ - وَالْحِرْصِ عَلَى الطَّلَبِ حَتَّى
يُؤَدِّيَهُ ذٰلِكَ إِلَى الْغَمِّ الْمُقْلِقِ - وَيَكُونُ احْتِرَاقُ الدَّمِ
عِنْدَ ذٰلِكَ بِاسْتِحَالَةِ السَّوْدَاءِ وَالْتِهَابِ الصَّفْرَاءِ وَ
انْقِلَابِهَا إِلَيْهَا * وَمِنْ طَبْعِ السَّوْدَاءِ فَسَادُ الْفِكْرِ
وَمَعَ فَسَادِ الْفِكْرِ يَكُونُ زَوَالُ الْعَقْلِ وَرَجَاءُ مَا لَا
يَكُونُ - وَتَمَنِّي مَا لَا يَتِمُّ - حَتَّى يُؤَدِّيَ ذٰلِكَ إِلَى الْجُنُونِ *
فَحِينَئِذٍ رُبَّمَا قَتَلَ الْعَاشِقُ نَفْسَهُ - وَرُبَّمَا مَاتَ غَمًّا
وَرُبَّمَا نَظَرَ إِلَى مَعْشُوقِهِ فَمَاتَ فَرَحًا * وَرُبَّمَا
تَشَهَّقَ شَهْقَةً فَتَخْتَنِقُ رُوحُهُ فَيَبْقَى أَرْبَعَةً وَّ

آرزوؤں کا سوچ - جستجو کی حرص طول کھینچتی ہے یہاں تک کہ غمِ پُراضطراب تک نوبت پہنچ جاتی ہے - خون بدن میں اسوقت جل جاتا ہے اور مادہ صفراوی بھڑک کر سودا سے تبدیل ہو جاتا ہے - سودا کی طبیعت میں فسادِ فکر داخل ہے اور فساد فکر کے ساتھ ہے زوال عقل ہوتا ہے - اور ناممکن بات کی امید - آرزو سے بے انتہا - یہاں تک کہ یہہ جنوں کو نوبت پہنچا دیتی ہے * اکثر ایسے وقت میں عاشق نے اپنے تئیں مار ڈالا ہے - اکثر غم کے مارے مر گیا ہے اکثر معشوق کی طرف دیکھا اور شادی مرگ ہو گیا * اکثر ایک ٹھنڈا سانس لیا ہے اور دم گھٹ کر رہ گیا ہے - ۲۴ گھنٹہ تک

---

۱ اُمنِیَہ آرزو امانی جمع ۲ قلق بیقراری قلاق بیقرار کرنا مُقلِق بیقرار کرنے والا

۳ قدیمی حکیموں نے لکھا ہے کہ غذا سے چار خلط پیدا ہوتے ہیں خون بلغم سودا صفرا - پھر صفرا ہی گرمی پاکر سودا ہو جاتا ہے ۴ لغت میں سودا کے معنے سیاہ کے ہیں ۵ لغت میں صفرا زرد کو کہتے ہیں - جو صفرا یہاں مراد ہے اسے ہندی میں پت کہتے ہیں ۶

شَہِیق اصل میں گدہے کے آواز کو کہتے ہیں کہ جسمیں اندر کو دم لے ۱۲

عِشْرِيْنَ سَاعَةً فَيَظُنُّوْنَ اَنَّهُ مَاتَ - فِيْهِ فُنُوْنٌ وَّ
هُوَ حَيٌّ * وَرُبَّمَا تَنَفَّسَ الصُّعَدَآءُ فَتَخْتَنِقُ
نَفْسُهٗ فِيْ تَامُوْرِ قَلْبِهٖ وَيَنْضَمُّ عَلَيْهَا الْقَلْبُ
وَلَا يَنْفَرِجُ حَتّٰى يَمُوْتَ * وَتَرَاهُ اِذَا ذُكِرَ مَنْ يَّهْوَاهُ
هَرَبَ دَمُهٗ وَاسْتَحَالَ لَوْنُهٗ * قَالَ الشَّيْخُ ابْنُ سِيْنَا
اَلْعِشْقُ مَرَضٌ وَّسْوَاسِيٌّ شَبِيْهٌ بِالْمَالِيْخُوْلِيَا - يَجْلِبُهُ
الْمَرْءُ اِلٰى نَفْسِهٖ بِتَسْلِيْطِ فِكْرَتِهٖ عَلٰى
اسْتِحْسَانِ بَعْضِ الصُّوَرِ وَالشَّمَآئِلِ * وَقَدْ
تَكُوْنُ مَعَهٗ شَهْوَةُ جِمَاعٍ وَّقَدْ لَا تَكُوْنُ *

(اس طرح) رہتا ہے کہ لوگ جانتے ہیں مرگیا۔ اُسے دفن کر دیتے ہیں۔ مگر وہ زندہ ہوتا ہے * اکثر اوپر کو سانس لیتا ہے۔ دم غلافِ دل میں گُھٹ جاتا ہے۔ دل اُس پر چمٹ جاتا ہے۔ کہ پھر نہیں کُھلتا یہاں تک کہ مرجاتا ہے * اور تو اُسے دیکھے گا کہ جس پر عاشق ہے جب اُس کا ذکر کیا جائے تو لہو اسکا ہٹ جاتا ہے اور رنگ بدل جاتا ہے * شیخ ابن سینا کہتا ہے کہ عشق ایک وہم فاسد کا مرض ہے جیسے دیوانہ پن۔ کہ بعض صورتوں اور عادتوں کے اچھا ہونے پر دل کو قایم کرکے انسان اس مرض کو خود اپنے اوپر لیتا ہے * کبھی اس کے ساتھ ہوس جماع کی بھی ہوتی ہے اور کبھی نہیں ہوتی

وَقَالَتْ اَعْرَابِيَّةٌ هُوَ تَحْرِيكُ السَّاكِنِ وَتَسْكِيْنُ
الْمُتَحَرِّكِ * وَقَالَ بَعْضُ الْاُدَبَاءِ الْجُنُوْنُ فُنُوْنٌ وَّ
الْعِشْقُ فَنٌّ مِّنْ فُنُوْنِهٖ * وَفِي الْقَامُوْسِ الْعِشْقُ
عُجْبُ الْمُحِبِّ بِمَحْبُوْبِهٖ اَوْ اِفْرَاطُ الْحُبِّ وَيَكُوْنُ فِيْ
عَفَافٍ وَّفِيْ دَعَارَةٍ اَوْ عَمَى الْحِسِّ عَنْ اِدْرَاكِ
عُيُوْبِهٖ * اَوْ مَرَضٌ وَّسْوَاسِيٌّ يَجْلُبُهٗ اِلٰى نَفْسِهٖ
بِتَسْلِيْطِهٖ فِكْرَهٗ عَلَى اسْتِحْسَانِ بَعْضِ الصُّوَرِ *
عَشِقَهٗ كَعَلِمَهٗ عِشْقًا بِالْكَسْرِ وَبِالتَّحْرِيْكِ -
فَهُوَ عَاشِقٌ وَهِيَ عَاشِقٌ وَّعَاشِقَةٌ - وَّتَعَشَّقَهٗ

صحرائے عرب کی ایک عورت نے کہا کہ۔ عشق۔ ٹھری ہوئی چیز کے ہلا دینے اور ہلی ہوئی چیز کے ٹھرا دینے کو کہتے ہیں * بعض اہل ادب نے کہا ہے کہ جنون قسم قسم کا ہے۔ ایک قسم اسمیں سے عشق بھی ہے * قاموس میں ہے کہ عشق پیار کرنے والے کا گھمنڈ کرنا ہے اپنے پیارے پر۔ یا محبت کا بیحد ہونا۔ پاکدامنی کے ساتھ بھی ہوتا ہے۔ اور ناپاکی کے ساتھ بھی۔ یا اُسکے عیوب سے عقل کا اندھا ہو جانا ہے * یا ایک مرض وہمی ہے کہ بعض صورتوں کے اچھا سمجھنے پر دل لگا کر انسان اُس مرض کو آپ اپنے سر لیتا ہے *

عَشِقَهُ جیسا عَلِمَهُ عِشقًا بالکسر اور بالتحریک (یعنی دونوں زبروں سے) ہے۔ مرد عاشق اور عورت عَاشِق بھی اور عَاشِقَه بھی اور تَعَشَّقَهُ

---

۱ دَعَارَةٍ پلیدی اور بدکاری ۲ جَلْب کھینچنا مراد اس سے یہہ کہ اپنے شوق سے خود عشق اختیار کرتا ہے

تُكَلِّفَهُ وَكُسِيَتْ كَثِيْرُ الْعِشْقِ

حِكَايَةٌ (٣٩)

حُكِيَ اَنَّ الْمَلِكَ بَهْرَامَجُوْرَ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ - فَاَرَادَ تَرْشِيْحَهٗ لِلْمُلْكِ بَعْدَهٗ - فَوَجَدَهٗ سَاقِطَ الْهِمَّةِ دَنِيَّ النَّفْسِ * فَسَلَّطَ عَلَيْهِ الْجَوَارِيَ وَالْقِيَانَ فَعَشِقَ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً * فَاُعْلِمَ الْمَلِكُ بَهْرَامَجُوْرُ بِذَالِكَ فَفَرِحَ وَاَرْسَلَ اِلَى الَّتِيْ قِيْلَ لَهٗ اِنَّهٗ عَشِقَهَا اَنْ تَجَنَّى عَلَيْهِ - وَتَقُوْلَ لَهٗ اِنِّيْ لَا اَصْلُحُ اِلَّا لِشَرِيْفِ النَّفْسِ عَالِي الْهِمَّةِ مَلِكٍ اَوْ عَالِمٍ

یعنے وہ بناوٹ سے عاشق بنا۔ اور سِکّیتٌ کے وزن پر ہو تو بڑا عشق والا۔

کہانی (۳۸)

کہتے ہیں کہ بہرام گور[1] کا ایک بیٹا تھا۔ بہرام نے چاہا کہ اپنے بعد سلطنت کے لئے اُسے تعلیم کرے۔ مگر اُس کو ہمت کا گرا ہوا اور طبیعت کا کمینہ پایا* چند نوجوان اور خوبصورت لڑکیوں کو اُس پر مقرّر کر دیا کہ ساتھ رہیں۔ لڑکا اُن میں سے ایک پر عاشق ہو گیا۔ بہرام گور کو اِس بات کی خبر ہوئی* خوش ہوا اور جس لڑکے پر عاشق ہوا تھا اُسے کہلا بھیجا کہ اِس سے کشیدہ رہے۔ اور کہے کہ میں تو اُس شخص سے مِلوں گی کہ جو شریفُ النّفس عالی ہمت بادشاہ یا عالم ہو

---

[1] بہرام جور معرب بہرام گور کا ہے۔ ایراں کی سلطنت میں ساسانی خاندان میں چھٹا بادشاہ تھا خَوَرْنَق اور سَدِیر جو بڑی نامی عمارتیں نعمان کی بنائی ہوئی ہیں وہ اسی کے لئے بنئی تھیں یہہ بادشاہ ہندستان میں بھی آیا تھا اور خراج لیا تھا۔ چونکہ اسے گورخر کے شکار کا بہت شوق تھا ایکدن جنگل میں شیر نے گورخر کو پکڑا اُس نے ایسا تیر مارا کہ دونو کو توڑ کر پار نکل گیا اسدن سے بہرام گور مشہور ہو گیا [2] بَرْشَم پیدا ہونے کے بعد بچہ کو تھوڑا تھوڑا دودھ دینا تاکہ قوت پکڑ جائے عرب کے محاورہ میں کہتے ہیں کہ هُوَ يُبَرْشَمُ لِلْوِزَارَةِ یعنے اُسے اِس طرح پرورش کرتا ہے کہ وزارت کے لائق ہو جائے [3] قِیان جمع قینہ کی یعنے گالی دالی عورت ہندستان کے بادشاہوں میں اُسے گاین کہتے ہیں [4] تجنّی جنایتہ سے ہے کسی پر گناہ کا الزام لگانا مراد یہہ ہے کہ شاہزادہ پر بے لیاقتی اور بعلمی کا اِلزام دیگر اور اُس سے کشیدہ رہے

فَلَمَّا قَالَتْ لَهُ ذٰلِكَ رَجَعَ لِجَمْعِ الْعِلْمِ وَمَا عَلَيْهِ
الْمُلُوْكُ مِنْ شَرَفِ الْهِمَّةِ۔ حَتّٰى بَرَعَ فِيْ ذٰلِكَ وَ
وَلِيَ الْمُلْكَ فَكَانَ مِنْ خَيْرِهِمْ

حِكَايَةٌ (٣٩)

قَالَ اَبُو الْمُنْجَابِ رَاَيْتُ فِي الطَّوَافِ فَتًى نَحِيْفَ
الْجِسْمِ۔ بَيِّنَ الضُّعْفِ مُصْفَرَّ اللَّوْنِ يَتَعَوَّذُ وَ
يَقُوْلُ **نظم** وَدِدْتُ بِاَنَّ الْحُبَّ يَجْمَعُ كُلُّهُ
فَيُقْذَفُ فِيْ قَلْبِيْ وَيَنْغَلِقُ الصَّدْرُ
فَلَا يَنْقَضِيْ مَا فِيْ فُؤَادِيْ مِنَ الْهَوٰى

جب اُس لڑکی نے یہہ کہا - تو شاہزادہ علم اور بزرگی اور ہمت کی باتوں کی طرف پھرا کہ جن پر بادشاہوں کو توجّہ چاہیئے - یہاں تک کہ اسمیں فائق ہو گیا اور ملک کا فرمان روا ہوا اور اُنمیں بھی اچھا (شمار ہوتا) تھا *

کہانی (۳۹)

ابوالمنجاب کہتا ہے کہ طواف کرتے ہوئے میں نے ایک جوان کو دیکھا بدن کا دُبلا - نڈھال ناتوان زرد رنگ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہتا اور کہتا تھا ترجمہ اشعار میں تو یہہ چاہتا ہوں کہ ساری محبت اکٹھی کی جائے - میرے دل میں ڈالدی جاسے اور سینہ بند ہو جائے تاکہ جو کچھ میرے دل میں ہے

۱؎ بَرَاعَتْ علم اور کمالِ بزرگی اور عقل میں اپنے ہم جنسوں پر فایق ہونا ۲؎ بَیِّنُ الضَّعف جسکا ضعف صاف ظاہر معلوم ہو تاکہ کچھ پوچھنے یا کہنے کے حاجت نہو ۱۲ ۳؎ تَعَوُّذ یعنے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہنا - اِسکو تلاوت قرآن سے پہلے پڑھتے ہیں - یعنے شیطان ملعون سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں - رجم سنگسار کرنا - بُرا کہنا - نکال دینا - لعنت کرنی نکالی دینی مگر اصل معنے سنگسار کرنا ہے - اور شیطان کے باب میں لعنت یعنے خدا کی رحمت سے دور ہونا مراد ہے (۱) بحر طویل دیکھو پہلے مصرع میں صدر اور سر اجزا ور عروض مقبوض ہے - یعنے فعولن سے فعولُ - سالم وزن یہہ ہے فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن قافیہ متواتر

وَمَنْ فَرِحِي بِالْحُبِّ أَوْ يَنْقَضِي الْعُمْرُ

فَقُلْتُ يَا فَتَى مَا لِهَذِهِ الْبِنْيَةِ حُرْمَةٌ تَمْنَعُكَ مِنْ هَذَا الْكَلَامِ * فَقَالَ بَلَى وَاللهِ وَلَكِنَّ الْحُبَّ مَلَأَ قَلْبِي

فَتَمَنَّيْتُ الْمُنَى - وَإِنِّي أَدْعُو أَنْ يُثَبِّتَهُ اللهُ فِي قَلْبِي

وَيَجْعَلَ ضَجِيعِي فِي قَبْرِي دَرَيْتُ بِهِ أَوْلَمْ أَدْرِ *

هَذَا دُعَائِي قَدْ قَصَدْتُ - وَفِيهِ رَغِبْتُ

عَمَّا يُعْطِي اللهُ سَائِرَ خَلْقِهِ - ثُمَّ مَضَى وَلِلهِ دَرُّهُ مَنْ قَالَ

(١)
فَوَا عَجَبًا لِلدَّهْرِ لَمْ يُخْلِ مُهْجَةً

مِنَ الْعِشْقِ حَتَّى الْمَاءِ يَعْشَقُهُ الْخَمْرُ

اور جو میری محبت کی خوشی ہے وہ تمام نہویا (اگر ہو جاے) تو عمر تمام ہو جاے * مَیں نے کہا اے جوان اس عمارت کی کچھ حرمت نہیں ہے کہ تجھے اس کلام سے روکے - اُس نے کہا کہ ہاں - خدا کی قسم ہے - لیکن (کیا کروں) کہ محبت دل میں بھری ہوئی ہے جو آرزو تھی سو مانگ لی اور دعا ہے کہ خدا اُسی کو میرے دل میں برقرار رکھے اور اسی کو میری قبر میں ہم خوب کرے - خواہ میں جانوں خواہ خواہ نہ جانوں * یہی میری دعا ہے - دنیا میں جو کچھ خدا نے اپنے سب بندوں کو دیا ہے اُس میں مَیں نے اُسکو چاہا - اور اسی کی رغبت کی ہے - یہہ کہا اور چلدیا - خدا اُسکا بھلا کرے جس نے کہا ترجمہ شعر آہ تعجب ہے زمانہ کے حال پر کہ کسی دل کو خالی نہ چھوڑا یہاں تک کہ پانی پر شراب عاشق ہے ۱۲

---

۱ بِنْيَةٌ فعلۃ کے وزن پر - یعنے پیدایش اور اصل بنیاد بَنِيَّةٌ فَعِيلَةٌ کے وزن پر تو تو کعبہ کو کہتے ہیں ۲ مُنىٰ جمع مُنْيَةٌ کی یعنے آرزوئیں ۳ ضجیع جو ساتھ سوے ۴ دیکھو صفحہ (۱۲۳)

(۱) بحر طویل دیکھو پہلے مصرعہ میں صدر اور عروض مقبوض ہے یعنے فعولن سے فعول اور مفاعیلن سے مفاعلن رہگیا ہے قافیہ متواتر ۱۲

وَمَا أَلْطَفَ قَوْلَ عَبْدِ اللهِ الْقَيْرَوَانِيِّ

(١)

قَالَ الْخَلِيُّ الْهَوَى مُحَالٌ — فَقُلْتُ لَوْ ذُقْتَهُ عَرَفْتَهُ

فَقَالَ هَلْ غَيْرُ شُغْلِ قَلْبٍ — إِنْ أَنْتَ لَمْ تَرْضَهُ صَرَفْتَهُ

وَهَلْ سِوَى زَفْرَةٍ وَّدَمْعٍ — إِنْ لَمْ تُرِدْ جَرْيَهُ كَفَفْتَهُ

فَقُلْتُ مِنْ بَعْدِ كُلِّ وَصْفٍ — لَمْ تَعْرِفِ الْحُبَّ إِذْ وَصَفْتَهُ

حِكَايَةٌ (٤٠)

نُقِلَ أَنَّ ضَمْرَةَ الْأَسَدِيَّ كَانَ قَتَّالًا لِلرِّجَالِ
مُنَازِلًا لِلْأَبْطَالِ - وَكَانَ مَعَ ذٰلِكَ نَحِيفًا قَصِيرًا
تَنْبُو الْعَيْنُ عَنْهُ - وَكَانَ قَدْ قَتَلَ نَاسًا مِّنَ الْعَرَبِ

عبداللہ قیروانی کا کیا لطیف کلام ہے

جسکا دل عشق سے خالی تھا اُس نے کہا کہ عشق ایک ناممکن شے ہے میں نے کہا کہ اگر چکھتا تو جانتا * اُس نے کہا کہ کیا وہ دل لگی کے سوا کچھ اور بات ہے؟ (اچھا)۔ دل لگی اگر خوش نہ آئی۔ تو دل کو اُدہر سے پھیر لیا * کیا وہ نالہ وزاری کی سوا کچھ اور شے ہے؟ (اچھا) جی نہ چاہا۔ تو اُسے روک لیا * اِن سب تعریفوں کے بعد میں نے کہا کہ۔ جب محبت کی یہہ تعریف تونے کی۔ تو محبت کو پہچانا ہی نہیں (کیونکہ وہاں تو کوئی بات اپنے بس کی نہیں)

کہانی (۸۰)

کہتے ہیں کہ ضمرۃ الاسدی لوگوں کے حق میں بڑا قتل کرنیوالا اور بہادروں سے اڑنے والا تھا۔ مگر باوجود اِسکے بھی ایسا دبلا اور بونا تھا کہ آنکھ اُس کے دیکھنے سے ہٹی جاتی تھی۔ بہت لوگوں کو عرب میں قتل کیا تھا گی

۱؎ خلا۔ ہوا۔ محال میں صنعت جناس ہے کیونکہ اہل حکمت کے نزدیک خلا محال ہے جہاں کچھ نہو کا وہاں ہوا ہو اور یہاں ہوا بمعنے عشق و محبت مراد ہے ۲؎ نزال میدان جنگ میں دو فوجونکا مقابل ہونا ۳؎ ابطال جمع بطل کی یعنے بہادر ۴؎ نکبی السیف یعنے تلوار کاٹ نکرسکے تنبو العین یعنی اُسکی بدصورتی کے سبب سے آنکھہ دیکھہ سکتے تھے (۱) بحر تقارب۔ سالم وزن اِسکا یہہ ہے فعولن فعولن فعولن فعولن پہلی خبر کو مقبوض کیا تو فعول ہوا۔ دوسرے کو اثلم کیا تو فعلن ہوا اور یہہ بحر حاصل ہوئی فعول فعلن فعول فعلن۔

ثُمَّ اِنَّ النُّعْمَانَ بْنَ الْمُنْذِرِ اللَّخْمِيَّ جَمَعَ لَهُ
الْمَرَاصِدَ وَجَعَلَ فِيْهِ الْجَعَائِلَ وَاَعْيَاهُ ذٰلِكَ *
فَكَتَبَ اِلَيْهِ بِاَمَانٍ وَّجَعَلَ لَهُ مِائَةً مِّنَ الْاِبِلِ
اِنْ اَتَاهُ - فَقَدِمَ عَلَيْهِ - فَلَمَّا رَاٰهُ نَبَتْ عَيْنُهُ
عَنْهُ وَازْدَرَاهُ وَاسْتَصْغَرَ اَمْرَهُ * وَقَالَ اَنْتَ
ضَمْرَةُ الْاَسَدِيُّ الَّذِيْ بَلَغَنِيْ عَنْهُ مَا بَلَغَ -
قَالَ نَعَمْ - فَقَالَ النُّعْمَانُ تَسْمَعُ بِالْمُعَيْدِيِّ خَيْرٌ
مِّنْ اَنْ تَرَاهُ وَاَرْسَلَهَا مَثَلًا * فَقَالَ ضَمْرَةُ اَبَيْتَ
اللَّعْنَ اِنَّمَا الْمَرْءُ بِاَصْغَرَيْهِ قَلْبِهٖ وَلِسَانِهٖ فَاِنْ

پھر نعمان ابن منذر لخمی نے اُسکے لئے بہت سی گھاتیں ہم پونہچائیں اور
انعام مقرر کئے کہ ان باتوں نے اُسے عاجز کر دیا * بعد ازاں امان
کا خط لکھا اور چلے آنے پر سو اونٹ بھی کر دئیے - ضمرہ حاضر ہوا - جب
نعمان نے اُسے دیکھا تو (بدصورتی کے سبب سے) آنکھیں دیکھ نہ سکیں
حقیر سمجھکر اُسکے معاملہ کو ناچیز سمجھا * اور کہا کہ ضمرۃ الاسدی تو ہی ہے
جس کی خبریں مجھی ایسی ایسی پونہچیں - اُس نے کہا کہ ہاں - نعمان نے کہا
کہ معیدی کے دیکھنے سے اُسکا سُننا اچھا ہے - اور یہہ کہا وَقت اُسیر کہی
ضمرہ نے کہا (کہ خدا کرے لعنت ملامت کی لایق تجھ سے کوئی بات نہو)
بات یہہ ہے کہ آدمی دو چھوٹی سی چیزوں سے یعنے دل او زبان سی آدمی ہے اگر

[1] نُعمان سلاطین عرب میں سے یمن کا مشہور بادشاہ تھا دیکھو صفحہ (۱۹۷) ور (۲۸۹) [2] لَخمی بادشاہان
عرب میں تین خاندان بہت مشہور ہوئے ہیں غَسّانی[1] حِمیَر[2] لَخم[3] نعمان مذکور لخم کے خاندان مین سے
تھا [3] جَعَائِل جمع جَعِیلَۃ کی یعنے اُجرت یا صلہ کہ جو اُسے پکڑ کر لائیگا اسقدر انعام پائیگا
[4] اِزْدَرَیٰ ثلاثی مجرد اسکے ذری ہے - چونکہ باب افتعال کی ت ز کے بعد د ہو جاتی ہے
ازدری ہوگیا [5] یہہ ایک مثل ہے اہل عرب ایسی موقع پر بولتے ہیں کہ ایک شخص کی شہرت او نامور
تو بہت ہو اور حقیقت میں برخلاف ہو جیسے ہندی میں کہتے ہیں - کہ دور کے ڈھول سُہانے - چونکہ مشہور بہادر
تھا اور صورت شکل کا حقیر نکلا - اِس لئے نعمان نے یہہ مثل کہی [6] محاورہ میں کہتے ہیں کہ ارسل قولہ مثلا
یعنے اپنی کلام میں مثل لایا [7] جاہلیت کے زمانہ میں دستور تھا کہ جب بادشاہونکے حضور میں حاضر ہوتے تھے
تو کہتے تھے کہ "اَبَیْتَ اللَّعْنَ" یعنے لعنت ملامت کی کام تجھ سے نہیں ہوتی ہیں یا نہوں

قاتل قاتل بجنان وإن نطق نطق بلسان - و

ما تكال الرجال بقفزان ولا توزن بميزان *

فأعجب ذلك[2] النعمان وقال لله أبوك فكيف

بصرك بالأمور قال أنقض منها[3] المفتول وأبرم[4]

منها المحلول وأجيلها حتى تجول ثم أنظر

بعد ذلك إلى ما تؤول وليس لها بصاحب

من لم ينظر في العواقب * قال فأخبرني عن العجز

الظاهر - والفقر الحاضر - قال نعم أنا[5] لها ولأمثالها

أما[6] العجز الظاهر فالشاب القليل الحيلة

لڑتا ہے تو دل سے لڑتا ہے اگر بولتا ہے تو زبان سے بولتا ہے -
نہ تو پیمانوں سے آدمی ماپے جاتے ہیں نہ ترازو میں تولے جاتے ہیں *
نعمان کو یہہ بات بھلی معلوم ہوئی اور کہا کہ خدا تیرے باپ کا بھلا کرے
تو معاملوں میں دیکھ بھال کس طرح کرتا ہے - کہا کہ جو اُن میں بلدار
ہوتا ہے اس کی بل کھول لیتا ہوں جو کُھلا ہوتا ہے اُسے بٹ کر
مضبوط کر لیتا ہوں اور یہاں تک اُسے دوڑاتا ہوں کہ آپ دوڑ پڑتا
ہے - پھر اُسکے بعد دیکھتا ہوں کہ کہاں انجام پائیگا - اور ایسا
کوئی صاحبِ معاملات نہیں جو مقدموں کے انجام کو نہ دیکھے * نعمان
نے کہا یہہ مجھے بتا کہ عجزِ ظاہر اور فقرِ حاضر کیا چیز ہے - ضمرہ نے
کہا کہ اِن باتوں کے لئے اور اِس طرح کی اور باتوں کے سوال کے لئے
میں ہی ہوں - عجزِ ظاہر سے مراد جوان ہے کہ کم ہمت ہو

۱ قفیز عرب کا ایک پیمانہ ہے تخمیناً ۳۲ سیر کا ہوگا قفران جمع مگر یہاں اندازہ مراد ہے ۲ یہہ عرب کی عام دعا یہ مثل ہے اسکے اصل ہے لِلّٰہِ دَرُّ اَبُوکَ دیکھو صفحہ (۱۲۳) ۳ نقض بٹی ہوئی رسی کے بل کھولنے ۴ ابرام رسی کو بٹنا اور مضبوط کرنا ۵ یعنے ایسی ایسی باتوں کی جواب دینے کے لئے میں ہی ہوں اور کوئی کب دے سکتا ہے ۶ حیلہ عقل اور تیزیِ تدبیر

اَلْمُلَازِمُ لِلْحَلِيلَةِ الَّذِي يَسْمَعُ قَوْلَهَا وَيَحُومُ حَوْلَهَا

إِذَا غَضِبَتْ أَرْضَاهَا - وَإِنْ رَضِيَتْ فَدَّاهَا

فَلَا كَانَ وَلَا وَلَدَتِ النِّسَآءُ مِثْلَهُ - وَأَمَّا

اَلْفَقْرُ الْحَاضِرُ فَالَّذِي لَا تَشْبَعُ نَفْسُهُ - وَ

لَوْ مِنْ ذَهَبٍ حِلْسُهُ - قَالَ النُّعْمَانُ فَمَا الدَّآءُ

اَلْعَيَآءُ - وَالسَّوْءَةُ السَّوْآءُ - فَقَالَ أَمَّا الدَّآءُ

اَلْعَيَآءُ - فَالْحَلِيلَةُ الشَّابَّةُ - اَلْخَفِيفَةُ الْوَثَّابَةُ

اَلسَّلِيطَةُ الصَّخَّابَةُ + اَلَّتِي تَغْضِبُ مِنْ غَيْرِ غَضَبٍ

وَتَضْحَكُ مِنْ غَيْرِ عَجَبٍ + اَلظَّاهِرُ عَيْبُهَا + اَلْمَخُوفُ

جورو کے ساتھ ہی رہتا ہو اُسی کی بات سنتا ہو اُسی کے گرد پھرتا ہو۔
جب جورو رُوٹھ جائے تو اُسے منائے۔ منی ہوئی ہو تو اُس کے
قربان جائے۔ ایسا آدمی اگر نہو تو بہتر ہے بلکہ کسی عورت کے ہاں
ایسا بچہ نہو * فقر حاضر جس شخص کا جی نہ بھرے اگرچہ بچھونا تک زریں ہو
* نعمان نے کہا کہ لاعلاج مرض اور برے اگلکھرے سے کیا مراد ہے *
اُس نے کہا کہ لاعلاج مرض جوان جورو ہے چھچھوری اُچھال چھکا۔
زبان دراز۔ لڑاکا ناحق غصہ ہو۔ بے سبب ہنسی۔ عیب اُسکا ظاہر ہے

---

۱ حَلِیْلَة جورو حلیل خاوند کیونکہ وہ اسے حلال ہے اور یہہ اُسے حلال ہے ۲ حَوَمَان گرد پھرنا ۳ حِلْس فرش کے نیچے کا موٹا بچھونا۔ یا کمل ۴ سَلِیْطَہ زبان دراز عورت ۵ صَخَّبَ غل غپاڑا صخّابہ سے لڑاکا عورت مراد ہے کہ ہمیشہ غل غپاڑا مچاتی رہے ۶ اہل فلسفہ نے قاعدہ باندھا ہے کہ بے تعجب کی بات کے ہنسی نہیں آتی ۱۲

غَيْبُهَا بَعْلُهَا لَا يَنْعَمُ بَالُهُ وَلَا يَنْفَعُهُ مَالُهُ - وَإِنْ كَانَ

مُقِلًّا أَهْلَكَهُ إِقْلَالُهُ - فَأَرَاحَ اللّٰهُ مِنْهَا

حَلِيْلَهَا ، وَلَا مَتَّعَ بِهَا أَهْلَهَا وَحَلِيْلَهَا * وَأَمَّا

السَّوْءَةُ السَّوْآءُ فَجَارُ السَّوْءِ إِنْ شَهِدَ تَهْ شَتَمَكَ ،

وَإِنْ قَاوَلْتَهُ بَهَتَكَ ، وَإِنْ حَمَلْتَ عَلَيْهِ لَطَمَكَ ،

وَإِنْ غِبْتَ عَلَيْهِ شَنَّعَكَ ، فَإِذَا كَانَ جَارُكَ كَذٰلِكَ

فَأَخْلِ لَهُ دَارَكَ ، وَأَسْرِعْ مِنْهُ فِرَارَكَ ،

وَإِنْ ضَنِنْتَ بِالدَّارِ ، فَارْضَ بِالذِّلَّةِ وَالصَّغَارِ ،

وَكُنْ كَالْكَلْبِ الطَّرَّارِ * فَقَالَ لَهُ النُّعْمَانُ قَرَطْتَ وَ

اور باطن اُس کا اندیشناک ہے - خاوند کا دل کبھی خوش نہو - مال سے آرام نہو - اگر نادار ہو تو ناداری جان سے ہلاک کرے - خدا ایسی جورو سے خاوند کو آرام دے (یعنے خدا اُسے موت دے) اور اسکے اہل و قوم کو اُس سے فائدہ نہ نصیب ہو * اور بُرے اکلکھرے سے مُراد بُرے کا ہمسایہ ہے کہ اگر تو سامنے جائے تو گالیاں دینے لگے - اور اگر باتچیت کرے تو تجھپر بہتان باندھے - اگر تو مدد کرے تو تھپیڑ مارے اور اگر تو اِسپر برا کہے تو خراب و خوار کرے - جب تیرا ہمسایہ ایسا ہو تو اپنا گھر اُسکے لئے چھوڑ دے اور جلد اُسکے پاس سے بھاگ - گھر کے باب مین بخیلی کریگا تو ذلت اور خواری میں خوش رہ اور بھونکتا کتا ہو جا *

نعمان نے کہا کہ خدا کی قسم تیرا تیر نشانہ پر ہوا

---

۱ اِقلَالِ فقیری ۲ حَلِیلَ دیکھو اس سے پہلا صفحہ ۳ بَجِیل یعنے قسم چنانچہ کہتے ہیں کہ جیل من العرب جَیلٌ من الترک کبھی ایک زمانہ کے لوگوں کو بھی جیل کہتے ہیں ۴ یعنے جھوٹ طوفان تیرے ذمہ لگائے ۵ حمل علیہِ الحَمَلَ یعنے اُٹھانے میں اُسکی مدد کی ۶ شَنعَہُ اُس نے اُسے بُرا کہا یا گالی دی یا خراب و خوار کیا یا بُرا جانا ۷ ضَنۃٌ بخیلی ۸ صغار خواری اور ظلم - یعنے اگر بخیلی کے سبب سے گھر کو عزیز رکھیگا تو خوار و خستہ ہوگا ۹ ھرِیرٌ سردی کی شدت سے کُتے کا بھونکنا ۱۰ قِرطَاس نشانہ در طَبقتَ تو نے نشانہ پر تیر مارا - یعنے جو کچھ کہا نہایت ٹھیک کہا ۱۱ سوءٌ شر اور بُرائی مضاف مضاف الیہ مین صفت موصوف ہو کر استعمال میں نہیں آتے اسیواسطے کہا جارُ السَوءِ

رَبَّ الْكَعْبَةِ وَاَحْسَنَ جَائِزَتَهُ وَخَلّٰى سَبِيلَهُ

حِكَايَةٌ (١٨)

قِيلَ بَيْنَمَا الْحَجَّاجُ جَالِسٌ فِي مَنْظَرَةٍ لَّهُ وَعِنْدَهُ
وُجُوهُ اَهْلِ الْعِرَاقِ اِذْ اُتِيَ بِصَبِيٍّ مِّنَ الْخَوَارِجِ لَهُ
مِنَ الْعُمْرِ نَحْوُ بِضْعِ عَشْرَةَ سَنَةٍ وَّلَهُ ذُؤَابَتَانِ
مُرْخِيَّتَانِ قَدْ بَلَغَتَا خَصْرَهُ * فَلَمَّا اُدْخِلَ عَلَيْهِ
لَمْ يَعْبَأْ بِهِ وَلَمْ يَكْتَرِثْ وَصَارَ يَنْظُرُ اِلٰى بِنَاءِ
الْمَنْظَرَةِ وَمَا فِيهَا مِنَ الْعَجَائِبِ * وَيَلْتَفِتُ يَمِينًا وَّ
شِمَالًا ثُمَّ انْدَفَعَ يَقُولُ اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً

اُسے اچھا انعام دیا اور چھوڑ دیا

کہانی (۴۱)

حَجّاج ایک دفعے اپنے جھروکے میں بیٹھا تھا۔ اور اہل عراق کے بعض سردار پاس تھے۔ کہ ایک لڑکا خوارج میں سے اُسکے سامنے پکڑا آیا یہ عمر اُسکی قریب دس برس کی ہوگی۔ اور زلفیں تہیں کہ لٹک کر کمر تک پونہچیں تہیں * جب سامنے آیا تو نہ کچھ جھجکا نہ اُس کی پروا کی بالاخانہ کی عمارت کو اور جو اس میں خوبیاں تہیں دیکھنے لگا * پھر دائیں بائیں نظر کی یہہ آیت پڑھی (جسکا مضمون ہے کہ) کیا اونچی اونچی زمینوں پر نشان تعمیر کرتے ہو تم ؟ بے فایدہ

---

۱ خَلَّہ سَبِیلَہٗ یعنے اسکا رستہ چھوڑ دیا کہ بے روک ٹوک روانہ ہوا ۲ حَجَّاج دیکھو صفحہ (۳) ۳ مَنظَر دیکھنے کی جگہہ مراد اس سے ایسا بالاخانہ ہے کہ جہاں سے سب جگہہ نظر پونہچے اور خوب سیر دکھای دے ۴ وَجَاہَت باعزت اور باقدر ہونا وجوہ جمع وجہ کی ہے یعنے صاحب عزت لوگ بیٹھے تھے ۵ خوارج جمع خارجی کی۔ جو شخص کہ بغیر خاندانی اصالت کے اپنی سینہ زوری سے سردار بن بیٹھے اُسے خارجی کہتے ہیں۔ اور ایک گروہ بنو الخارجیہ مشہور ہے جو شخص اسمیں سے ہو وہ خارجی کہلاتا ہے۔ اہل اسلام میں ایک فرقہ ایسا نکلا تھا کہ خلفا کے سلسلہ میں سے چوتھے خلیفہ کو نہ مانتا تھا وہ لوگ بھی خارجی کہلاتے تھے اور انہیں محکمیہ بھی کہتے ہیں اسکا سبب یہہ ہے کہ حضرت علی اور امیر معاویہ کے جھگڑے میں جو حکم مقرر ہوئے تھے انہوں نے اُسے نہ مانا اور کہا کہ حکم اللہ ہی کے واسطے ہے ۶ بِضع ۳ اور ۹ کے درمیان میں مراد اس سے ایک ہوتا ہے بِضعَ عَشَرَۃِ سَنَۃٍ یعنے دس برس کا ایک حصہ ۷ عَبَاءٌ ڈرنا پروا کرنی لَا یُعبَأُ بِکُم رَبِّي میرا خدا کچھہ تمہاری پروا نہیں رکہتا یا تمسے ڈرتا نہیں ۸ لَم اُکتَرِث یعنے میں کچھہ پروا نہیں رکہتا ۹ اِندَفَعَ محاورہ میں کئی طرح سے آتا ہے چنانچہ یہہ بہی کہتے ہیں اندفع الرجل یعنے گانے لگا یا شعر خوانی کرنے لگا ۱۰ ریع بلند زمین ۱۲

تَعْبَثُوْنَ وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ *

قَالَ وَكَانَ الْحَجَّاجُ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ وَقَالَ يَا غُلَامُ

اِنِّیْ اَرَی لَكَ عَقْلًا وَّذِهْنًا۔ اَحَفِظْتَ الْقُرْاٰنَ

قَالَ اَوَخِفْتُ عَلَيْهِ الضِّيَاعَ حَتّٰی اَحْفَظَهٗ وَقَدْ

حَفِظَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی * قَالَ اَفَجَمَعْتَ الْقُرْاٰنَ قَالَ

اَوَكَانَ مُفَرَّقًا حَتّٰی اَجْمَعَهٗ * قَالَ اَفَاَحْكَمْتَ الْقُرْاٰنَ۔

قَالَ اَلَيْسَ اللّٰهُ اَنْزَلَهٗ مُحْكَمًا * قَالَ الْحَجَّاجُ اَفَاسْتَظْهَرْتَ

الْقُرْاٰنَ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ اَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ وَرَاءَ

ظَهْرِیْ * قَالَ وَيْلَكَ قَاتَلَكَ اللّٰهُ مَا ذَا اَقُوْلُ قَالَ

اور مضبوط قلعی لیتے ہو؟[1] اِس خیال سے کہ شاید ہمیشہ جیتے رہو گی * راوی کہتا ہے کہ حجاج تکیہ لگائے بیٹھا تھا۔ سیدھا ہو بیٹھا اور کہا کہ لڑکے! تو تو مجھے عقیل اور ذہین معلوم ہوتا ہے قرآن حفظ[2] کیا ہے؟ وہ بولا کہ کیا مجھے اُسکے ضایع ہونیکا ڈر تھا؟ کہ حفاظت کرتا۔ اِسکا تو خدا حافظ ہے * حجاج نے کہا کہ تو نے قرآن کو جمع[3] (یعنے حفظ) کیا ہے؟ وہ بولا کہ کیا قرآن بکھرا ہوا تھا کہ میں اُسے جمع کرتا * حجاج نے پوچھا کہ تو نے قرآن کو محکم[4] یعنے حفظ کیا ہے؟ اُسنے کہا کیا خدا نے اُسے غیر محکم نازل کیا * حجاج نے کہا کہ تو نے قرآن کو استظہار[5] (یعنے پشت پناہ کیا ہے؟) لڑکے نے کہا خدا کی پناہ جو میں پیٹھ کے پیچھے ڈالوں * حجاج نے کہا کہ افسوس ہے تجھپر خدا کی مار[6]۔ میں کیا کہتا ہوں (اور تو کیا کہتا ہے) لڑکا بولا۔

---

[1] مَصَانِع مضبوط اور مستحکم قلعے [2] حِفظ کے معنے زبانی یاد کرنے کے بھی ہیں اور حفاظت کے بھی مگر لڑکے نے اپنی طبیعت کی تیزی سے حفاظت کی معنے لیکر جواب دیا [3] جَمَعْتَ الْقُرآنَ۔ حجاج نے جمع سے وہی ازبر یاد کرنا مراد لیا تھا۔ مگر لڑکے نے اسکی بات کو اولٹنے کے لئے اکھٹا کرنے کی معنے لگائے ہیں [4] اَحکمتَ القرآن یعنے تو نے قرآن کو حفظ کیا اور اس میں حجاج نے اس فرقہ محکمیہ ہونے کا بھی اشارہ کیا۔ آیات محکمہ جنمیں کہنے والے کو بیان تاویل کی ضرورت نہو جیسے قصے نبیوں کے قرآن میں ہیں برخلاف اسکے آیات متشابہ ہیں [5] استظہار ظہر سے نکلا ہے۔ یعنے پشت پناہ اور اس سے اصطلاحاً زبانی یاد کرنا مراد لیا۔ مگر لڑکے نے پیٹھ کے پیچھے پھینک دینا مراد لیا [6] قَاتَلَکَ اللهُ خدا تجھے قتل کرے مگر اردو کے محاورہ میں ایسے موقع پر کہتے ہیں کہ تجھے خدا کی مار

اَلْوَيْلُ لَكَ وَلِقَوْمِكَ قُلْ أَوَعَيْتَ الْقُرْآنَ

فِيْ صَدْرِكَ * قَالَ الْحَجَّاجُ فَاقْرَءْ شَيْئًا فَاسْتَفْتَحَ

أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللهِ

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ

وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَخْرُجُوْنَ مِنْ دِيْنِ اللهِ أَفْوَاجًا * فَقَالَ

الْحَجَّاجُ وَيْحَكَ أَنَّهُ يَدْخُلُوْنَ - فَقَالَ الْغُلَامُ

قَدْ كَانُوْ يَدْخُلُوْنَ - وَأَمَّا الْيَوْمَ فَقَدْ صَارُوْا

يَخْرُجُوْنَ - قَالَ وَلِمَ ذٰلِكَ - قَالَ لِسُوْءِ فِعْلِكَ بِهِمْ

قَالَ وَيْلَكَ وَهَلْ تَعْرِفُ مَنْ تُخَاطِبُ - قَالَ نَعَمْ

افسوس ہے تجھپر اور تیری ساری قوم پر۔ کہہ کہ وَعَیۡتَ یعنے قرآن کو
تونے اپنے سینہ میں رکھ لیا؟ * یعنے حفظ یاد کرلیا * حجاج نے
کہا کہ کچھ پڑہ لڑکے نے شروع کیا۔ شیطان ملعون سے خدا کی
پناہ مانگتا ہوں۔ رحمت کرنیوالے خدا کے نام سے شروع کرتا ہون
جبکہ خدا کی مدد اور فتح آئے اور تو دیکھے کہ لوگ خدا کے دین سے فوج فوج
نکلے چلے جاتے ہیں * حجاج نے کہا پھٹے منہ وہ تو (یدخلون)
ہے یعنے داخل ہوتے ہیں۔ لڑکے نے کہا۔ کہ داخل ہوتے تھے۔
مگر اب تو نکلے چلے جاتے ہیں۔ حجاج بولا کہ یہہ کیوں؟ کہا کہ
تیری بدکاری سے۔ حجاج نے کہا کہ افسوس ہے۔ تو جانتا ہے؟
کہ کس سے بات کر رہا ہے۔ اُس نے کہا کہ ہاں

۱؎ وَعَی۔ چیز کو احتیاط سے رکھ چھوڑنا اور یاد رکھنا ۲؎ رجم دیکھو صفحہ (۱۹۹)

شيطان ثقيف[1] الحجاج - قال ويلك ومن ربّاك -

قال الذي زرعك[2] - قال فمن امّك - قال التي

ولدتني - قال فاين ولدتّ قال في بعض الفلوات[3]

قال فاين نشأت[4] قال في بعض البراري * قال

ويلك امجنون انت فاعالجك - قال لو كنت

مجنونا لما وصلت اليك ووقفت بين يديك

كانّي ممن يرجوا فضلك او يخاف عقابك[5] *

قال الحجاج فما تقول في امير المؤمنين[6] - قال

رحم الله ابا الحسن - قال الحجاج ليس هذا عنيت

ثقیف کے شیطان سے۔ حجاج نے کہا کہ افسوس ہے تجھ پر اور جسنے تجھے پالا اُسپر۔ اس نے کہا کہ (افسوس اُسپر) جس نے تجھے بڑھایا چڑھایا پھر حجاج نے پوچھا کہ تیری ماں کون ہے۔ اُس نے کہا کہ جس کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ پوچھا کہ کہاں پیدا ہوا۔ کہا کہ کسی جنگل میں۔ پوچھا کہ بڑا کہاں ہوا۔ کہا کہیں بیابانوں میں * حجاج نے کہا کہ افسوس ہے تجھپر تو دیوانہ ہے؟ تیرا علاج کروں؟ اُس نے کہا کہ دیوانہ ہوتا تو تجھ تک نہ پہونچتا اور تیرے سامنے اس طرح نہ کھڑا ہوتا جیسے کوئی فضل کا امیدوار اور غضب سے خوفناک کھڑا ہو * حجاج نے کہا کہ امیرالمومنین کے باب میں کیا کہتا ہے۔ کہا کہ خدا رحمت کرے ابوالحسن (یعنے حضرت علیؑ) حجاج نے کہا کہ میری یہہ مراد نہیں

---

۱ ثقیف۔ حجاج کے قبیلہ کا نام ہے ۲ زرع بونا۔ اُگانا۔ عرب کے محاورہ میں بچے کو دعا دیتے ہیں ذَرَعَهُ اللهُ یعنے خدا اُسے سنوارے اور خوشحال کرے اور بدحالی دور کرے جیسے اُردو میں کہتے ہیں کہ خدا تیری بیل منڈھے چڑھائے ۳ فَلَاة جنگل فَلَوَات جمع ۴ نَشْو بڑھنا اور اُگنا یہاں پرورش پانا مراد ہے ۵ عِقَاب شکنجہ میں کھینچنا یعنے سزا دینی جیسے یہاں کاٹ میں ٹھونک دیتے ہیں ۶ چونکہ امیرالمومنین سے بعضے فرقہ اسلام کے خاص حضرت علیؑ مراد لیتے ہیں اس لئے لڑکے نے وہی مراد لیکر جواب دیا

إِنَّمَا أَعْنِي عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ - قَالَ عَلَى الْفَاسِقِ
الْفَاجِرِ لَعْنَةُ اللهِ - قَالَ وَيْحَكَ بِمَا اسْتَحَقَّ
اللَّعْنَةَ - قَالَ اخْطَأَ خَطِيئَةً مَلَأَتْ مَا بَيْنَ
السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ - قَالَ مَاهِيَ - قَالَ اسْتِعْمَالُهُ إِيَّاكَ عَلَى
رَعِيَّتِهِ تَسْتَبِيحُ أَمْوَالَهُمْ وَتَسْتَحِلُّ دِمَاءَهُمْ *
فَالْتَفَتَ الْحَجَّاجُ إِلَى جُلَسَائِهِ وَقَالَ مَا تُشِيرُونَ -
فِي هٰذَا الْغُلَامِ - قَالُوا اسْفِكْ دَمَهُ - فَقَدْ
خَلَعَ الطَّاعَةَ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ - فَقَالَ الْغُلَامُ
يَا حَجَّاجُ جُلَسَاءُ أَخِيكَ فِرْعَوْنَ خَيْرٌ مِنْ جُلَسَائِكَ

میری مراد عبد الملک ابن مروان سے ہے۔ لڑکے نے کہا کہ لعنتِ خدا
بدکار بدعمل پر۔ حجاج نے کہا پہٹے منہہ تیرا وہ کیون لعنت کا مستحق
ہوا۔ اُسنے کہا اتنے گناہ کئے کہ زمین و آسمان کی وسعت کو
بہر دیا۔ حجاج نے کہا۔ وہ کیا؟۔ اُسنے کہا کہ تجہے رعیت پر عامل
کر دیا تو اونکے مال مباح خون حلال سمجہتا ہے * حجاج مصاحبون
کیطرف متوجہ ہوا اور کہا کہ اس لڑکے کے باب میں کیا مشورہ
دیتے ہو۔ اُنہوں نے کہا قتل کرنا چاہئے۔ کیونکہ اسنے
(طوق) اطاعت کو گلے سے اُتار ڈالا اور جماعت (کے شمول)
سے الگ ہوگیا * لڑکا بولا کہ حجاج! تیرے ہمنشینوں سے تو تیرے
بہائی فرعون کے ہم نشین اچہے تہے

۔ استباحتہ مباح سمجہنا ۔ لوٹنا۔ تباہ کر دینا۔ استحلال حلال سمجہنا ؎ سفک
خون کرانا یعنے قتل کرنا۔

حَيْثُ قَالُوا لِفِرْعَوْنَ عَنْ مُوسٰى وَاَخِيهِ اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَ
هٰؤُلَاءِ يَأْمُرُوْنَ بِقَتْلِي * وَاللّٰهِ اِذَنْ تَقُوْمُ عَلَيْكَ الْحُجَّةُ
غَدًا[1] بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ مَلِكِ الْجَبَّارِيْنَ[2] وَمُذِلِّ الْمُتَكَبِّرِيْنَ *
فَقَالَ لَهُ الْحَجَّاجُ هَذِّبْ اَلْفَاظَكَ - وَقَصِّرْ لِسَانَكَ فَاِنِّيْ
اَخَافُ عَلَيْكَ بَادِرَةَ[3] الْاَمْرِ وَقَدْ اَمَرْتُ لَكَ بِاَرْبَعَةِ اٰلَافِ
دِرْهَمٍ * فَقَالَ الْغُلَامُ لَا حَاجَةَ لِيْ بِهَا - بَيَّضَ اللّٰهُ وَجْهَكَ
وَاَعْلٰى كَعْبَكَ - فَالْتَفَتَ الْحَجَّاجُ اِلٰى جُلَسَائِهِ وَقَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَا
اَرَادَ بِقَوْلِهٖ بَيَّضَ اللّٰهُ وَجْهَكَ وَاَعْلٰى كَعْبَكَ * قَالُوا الْاَمِيْرُ اَعْلَمُ - قَالَ
اَرَادَ بِقَوْلِهٖ بَيَّضَ اللّٰهُ وَجْهَكَ الْعَمٰى وَالْبَرَصَ - وَبِقَوْلِهٖ اَعْلٰى

جبھی فرعون سے حضرت موسے اور اُنکے بھائی کے لیئے کہا ارجہ واخاہ یعنے آہستگی کر اُسکے اور اُسکے بھائی کے قتل میں اور یہہ لوگ میرے مارنی کی صلاح دیتے ہیں * خدا کی قسم جب کل کو خدا کے سامنے حُجّت ہوگی (تو تجھسے ہوگی خدا بھی) وہ خدا کہ بادشاہ جبّار ونکا ہے - اور ذلیل کرنے والا مغرور ونکا ہے * حجاج نے کہا کہ اپنے الفاظ کو شایستہ کر - اور زبان کو چھوٹا کر - ڈرتا ہوں کسی امر میں چوک نہ جاے اور مینے تیرے لیئے چار ہزار درہم کا حکم دیا - غلام نے کہا کہ مجھے اسکے کچھہ ضرورت نہیں - خدا تیرا منہہ سفید کرے اور ٹخنا اونچا کرے - حجاج اپنے ہمنشینوں کیطرف متوجّہ ہوا اور کہا کہ تم سمجھے اسنے اپنی اس کلام سے کیا مراد لی ہے کہ خدا تیرا منہہ سفید کرے اور ٹخنا اونچا کرے * وہ بولے کہ امیر زیادہ جانتا ہے - حجاج نے کہا کہ اسنے اپنے قول سے - کہ خدا تیرا منہہ سفید کرے - اندھا ہونا اور کوڑہ کا مرض مراد لی ہے - اور اس قول سے کہ -

۱ غدًا کل - مراد اس سے فرداے قیامت ہے - کیونکہ اُسے نہایت قریب سمجھنا چاہیے
۲ جبّار خداے تعالے کے ناموں میں سے ایک نام ہے یعنے لذتوں کا توڑنیوالا یا غصے سے مارنیوالا ۳ بادِرہ یعنے خطا یا بھول چوک -

كَعُبُكَ التَّعْلِيقَ وَالصَّلْبَ * ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى

الْغُلَامِ فَقَالَ مَا تَقُولُ فِيمَا قُلْتُ - قَالَ قَاتَلَكَ

اللّٰهُ مِنْ مُّنَافِقٍ مَّا أَفْهَمَكَ - فَامْتَزَجَ الْحَجَّاجُ

غَضَبًا وَّأَمَرَ بِضَرْبِ عُنُقِهِ * وَكَانَ الرَّقَاشِيُّ

حَاضِرًا فَقَالَ أَصْلَحَ اللّٰهُ الْأَمِيرَ هَبْهُ لِي - فَقَالَ

هُوَلَكَ لَا بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيهِ * فَقَالَ الْغُلَامُ وَ

اللّٰهِ لَا أَدْرِي أَيُّكُمَا أَحْمَقُ - مِنْ صَاحِبِ الْوَاهِبُ

أَجَلًا قَدْ حَضَرَ - أَمِ الْمُسْتَوْهِبُ أَجَلًا لَّمْ يَحْضُرْ *

فَقَالَ الرَّقَاشِيُّ اسْتَنْقَذْتُكَ مِنَ الْقَتْلِ

کہ ٹخنا اونچا کرے - لٹکانا اور سولی چڑھنا - مراد رکھی ہے * پھر اُسکے طرف دیکھکر بولا کہ جو مینے کہا اس میں کیا کہتا ہے - اُسنے کہا کہ خدا تجھہ منافق کو ہلاک کرے - کیا سمجھا ہے ! حجاج کی مزاج میں کچھہ غصہ آیا اور گردن مارنے کا حکم دیا * رقاشی بھی حاضر تھا اُسنے کہا کہ خدا امیر کا بھلا کرے - اسے تو مجھے دیدے - حجاج نے کہا کہ - تیرا مال ہے خدا تیرے لیئے مبارک نکرے - لڑکا بولا کہ میں نہیں جانتا کونسا تم دونوں سے زیادہ احمق ہے - آیا بخشنے والا اس اجل کا کہ جو حاضر ہے یا بخشوانے والا اُس اجل کا کہ ابھی نہیں آئے - رقاشی نے کہا کہ مینے تو تجھے قتل سے بچایا -

---

۱ منافق جسکے دل میں برائی ہو اور نیکی ظاہر کرے ۲ رقش بنانا اور آراستہ کرنا رقاشی حجاج کے ملازم کا نام تھا جسے قتل کی خدمت سپرد تھی ۳ یعنے اگر موت حاضر ہے تو اسکی جان بخشی کب کام آسکتی ہے ۴ یعنے اگر نہین آئے تو اسکا بخشوانا بے حاصل کیونکہ بے اجل آئے کون مار سکتا ہے -

وَتُكَافِئُنِي بِهٰذَا الْكَلَامِ - فَقَالَ الْغُلَامُ هَنِيْئًا

لِيَ الشَّهَادَةُ اِنْ اَدْرَكَتْنِي السَّعَادَةُ وَاللّٰهِ اِنَّ

الْقَتْلَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِي صِفْرَ

الْيَدَيْنِ * فَاَمَرَ لَهُ الْحَجَّاجُ بِجَائِزَةٍ وَّقَالَ يَا غُلَامُ

قَدْ اَمَرْنَا لَكَ بِمِائَةِ اَلْفِ دِرْهَمٍ وَّعَفَوْنَا عَنْكَ

لِحَدَاثَةِ سِنِّكَ وَصَفَاءِ ذِهْنِكَ وَاِيَّاكَ وَالْجُرْءَةَ

عَلٰى اَرْبَابِ الْاُمُوْرِ - فَتَقَعَ مَعَ مَنْ لَّا يَعْفُوْ

عَنْكَ * فَقَالَ الْغُلَامُ الْعَفْوُ بِيَدِ اللّٰهِ لَا بِيَدِكَ -

وَالشُّكْرُ لَهُ لَا لَكَ - وَلَا جَمَعَ اللّٰهُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ

تو مجھے اسکے بدلہ میں یہہ کہتا ہے - لڑکا بولا کہ اگر یہہ سعادت حاصل ہو تو مجھے شہید ہونا گوارا ہے - خدا کی قسم خالی ہاتہہ گھر جانے سے مجھے قتل ہونا اچھا - حجاج نے اُسکے لیئے انعام کو حکم دیا اور کہا کہ لڑکے ! ہمنے ایک لاکہہ درہم کے لیئے حکم دیا ہے اور تیرے لڑکپن کی عمر اور ذہن کی صفائی کے سبب سے خطا معاف کی - دیکھہ حاکموں کے سامنے بڑہ کر نہ چلا کر کسی ایسے سے پالا پڑیگا کہ وہ تجھے نہ بخشے گا - لڑکا بولا کہ بخشش خدا کے ہاتہہ ہے نہ کہ تیرے ہاتہہ - اور شکر اُسکے واسطے ہے نہ کہ تیرے واسطے - خدا مجھے تجھے بہت اکہٹّا کرے -

---

۱ صِفرِ خالی - اہل حساب جو نقطہ کو صفر کہتے ہیں اسکے بہی یہی معنے ہیں کہ گویا یہہ مرتبہ خالی ہے - کوئی رقم یہاں نہیں -

ثُمَّ قَامَ فَخَرَجَ فَابْتَدَرَهُ الْغِلْمَانُ - فَقَالَ الْحَجَّاجُ

دَعُوهُ فَوَاللهِ مَا رَأَيْتُ أَشْجَعَ مِنْهُ قَلْباً وَّلَا أَفْصَحَ

مِنْهُ لِسَاناً - وَّلَعَمْرِيْ مَا وَجَدْتُ مِثْلَهُ قَطُّ وَعَسٰے

أَنْ لَّا يَجِدَ مِثْلِي

حِكَايَةٌ (٣٢)

بَيْنَمَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ رَاكِبٌ

إِذْ تَعَرَّضَ لَهُ رَجُلٌ فِي الطَّرِيْقِ - فَمَسَكَ بِعِنَانِ

فَرَسِهِ وَقَالَ سَأَلْتُكَ بِاللهِ أَيُّهَا الْأَمِيْرُ أَنْ تَضْرِبَ

عُنُقِيْ فَبُهِتَ فِيْهِ عَبْدُ اللهِ وَقَالَ أَمَعْتُوهٌ أَنْتَ ؟

پھر اُٹھا اور باہر نکلا غلام پکڑنے کو لپکے - حجاج نے کہا کہ چھوڑ دو -
خدا کی قسم مینے اُس سے زیادہ کوئی دلاور اور زبان آور
نہیں دیکھا - اور اپنی جان کی قسم کہ مینے ویسا آدمی اب تک
نہیں پایا اور یقین ہے کہ مجھہ جیسا اور بھی نہ پائیگا -

(حکایت) ۲۴

عبد اللہ ابن جعفر خدا اُنسے خوش ہو ایکدن سوار چلے جاتے تھے کہ ایک شخص اُنہیں
رستہ میں ملا - گھوڑے کی باگ پکڑ لی اور کہا - اے امیر میرا آپ سے یہہ سوال ہے کہ خدا کیواسطے
میری گردن مار و ۞ عبد اللہ ابن جعفر حیران رہگئے اور کہا کہ
تو دیوانہ ہے ؟

۱ عرب کے محاورہ میں کہتے ہیں کہ اِبتَدَرَ ایِّ الثیاب یعنے جلد بڑھا تاکہ کپڑے سلے اور پہنے ۲
لَعَمرِی قسم ہے اپنی عمر کی یہہ عرب کا محاورہ ہے جیسے ہمارے ہاں کہتے ہیں کہ اپنے
سر کی قسم یا اپنی جان کی قسم اور یہاں لَعَمرِی یعنے ع پر زبر پڑھنا چاہئے ۳ قطّ
یعنے ہرگز - اصل میں قطط ہے ادغام کے سبب سے یہہ صورت ہو گئی ہے ۴ متعجب اور حیران
بہوت چکا رہ گیا ۵ معتوہ جسکا دل ٹھکانے نہو یعنے بدحواس یا احمق ۱۲

قَالَ لَا وَاللهِ - قَالَ فَمَا الْخَبَرُ قَالَ لِي خَصْمُ الْبَدّ

قَدْ لَزِمَنِي - وَأَلَحَّ وَضَيَّقَ عَلَيَّ لَيْسَ لِي بِهٖ طَاقَةٌ *

قَالَ وَمَنْ خَصْمُكَ - قَالَ الْفَقْرُ - فَالْتَفَتَ عَبْدُ اللهِ

لِفَتَاهُ وَقَالَ ادْفَعْ لَهُ أَلْفَ دِينَارٍ * ثُمَّ قَالَ لَهُ

يَا أَخَا الْعَرَبِ خُذْهَا وَنَحْنُ سَائِرُونَ وَلٰكِنْ إِذَا

عَادَ إِلَيْكَ خَصْمُكَ مُتَغَشِّمًا فَأْتِنَا مُتَظَلِّمًا

فَإِنَّا مُنْصِفُوكَ مِنْهُ إِنْ شَاءَ اللهُ * فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ

وَاللهِ إِنَّ مَعِي مِنْ جُودِكَ مَا أَدْحَضُ بِهٖ حُجَّةَ

خَصْمِي بَقِيَّةَ عُمْرِي - ثُمَّ أَخَذَ الْمَالَ وَانْصَرَفَ *

اُسنے کہاکہ نہیں خدا کی قسم - عبداللہ نے کہاکہ حال کیاہے ؟ - اُسنے کہا
کہ ایک سخت دشمن ہے وہ مجھے لپٹ گیاہے - چمچھڑ ہوگیاہے اور بہت تنگ
کیاہے کہ مجھے اُسکے مقابلہ کی طاقت نہیں * پوچھاکہ تیرا دشمن کون ہے وہ
بولاکہ مفلسی ہے - عبداللہ نے اپنے خدمتگار کیطرف دیکھاکہ ہزار دینار اُسے
دیدے * اعرابی سے کہاکہ عرب کے بھائے اسے لیلے - ہم تو جاتے ہیں مگر
جب تیرا دشمن پھر آوے تو ہمارے پاس فریاد لائیو خدا چاہے تو ہم تیرا
او اُسکا انصاف کر دیں گے - اعرابی نے کہاکہ خدا کی قسم تمہاری
عنایت سے میرے پاس اتنا کچھہ ہوگیاہے کہ عمر بھر کے لیئے دشمن کے
دعوے کو رد کر دونگا - غرض مال لیا اور چلدیا -

---

۱ لَدَاْ سخت دشمن اَلَدّ اسکا افعل التفضیل ہے ۲ اِلحَاح یعنے کسی کام کو اسطرح برابر کیئے جاے کہ اسکا پیچھا نہ چھوڑے ۳ لِفَتَاہُ فتےٰ جوان کو کہتے ہیں مگر یہان خدمتگار مراد ہے ۴ اَخُوَ بھائی یہہ اُن چھہ اسموں میں سے ہے کہ جنکے اعراب ترکیب میں حرفوں کے دیعہ سے ظاہر ہوتی ہیں چنانچہ یہان منادی مضاف ہے اِسواسطے نصب اُسکا الف کی صورت میں ظاہر ہوا - محاورہ میں جب اَخُ العَرَبْ کہتے ہیں تو اس سے آدمی عرب کا مراد ہوتا ہے اسطرح اخ البکر سے بکر کا آدمی ۵ غشم بمعنے ظلم و ستم تظلّم ظلم سہنا اور ظلم کی داد خواہی کرنی ۶ اِدّحاض باطل کرنا یہاں یہہ مراد ہے اُسے رد کر دونگا یعنے بھگا دونگا

حكاية (۴٣)

رُوِيَ اَنَّ الصَّيارِفَةَ بِمِصْرَ اجْتَمَعُوا عَلَى وَزْنِ

الدَّنَانِيْرِ وَالذَّهَبِ فِي الْجَامِعِ لِاَجَلِ السُّلْطَانِ۔

فَقَامَ فَقِيْرٌ مِّنْ زَاوِيَةِ الْمَسْجِدِ - فَسَالَهُمْ نِصْفَ

دَانِقٍ فِضَّةٍ فَمَا اَعْطُوهُ * فَلَمَّا خَرَجُوا تَرَكُوا كِيْسًا

فِيْهِ خَمْسُمِائَةِ دِيْنَارٍ - فَاَخَذَ الْفَقِيْرُ وَتَرَكَهُ

تَحْتَ التُّرَابِ * فَرَجَعَ صَاحِبُهُ فَقَالَ يَا فَقِيْرُ

تَرَكْتُ هٰهُنَا كِيْسًا فِيْهِ خَمْسُمِائَةِ دِيْنَارٍ مَا رَاَيْتَهُ

قَالَ بَلٰى وَاَخْرَجَهُ وَدَفَعَهُ اِلَيْهِ فَفَتَحَهُ

کہانی (۴۳)

کہتے ہیں کہ صرّاف لوگ شہر مصر میں بادشاہ کے لیئے اشرفیاں اور سونا تولنے کو مسجدِ جامع میں جمع ہوئے - ایک فقیر مسجد کے کونے میں آکھڑا ہوا اور ایک وانگ چاندی کا مانگا اُنہوں نے نہ دیا* جب وہاں سے نکلے تو ایک تھیلی (بھولے سے) چھوڑ گئے کہ اسمیں پانسو دینار تھے - فقیر نے لی اور زمین میں گاڑدی * مالک پھر آیا اور کہا کہ فقیر مَیں یہاں پانسو دینار کی تھیلی چھوڑ گیا تھا تونے تو نہیں دیکھی - فقیر نے کہا کہ ہاں (دیکھی ہے) تھیلی نکالکر اُسے دیدی - مالک نے اُسے کھولا -

---

۱ صَیرَفِی جو کھوٹے کھرے روپیہ اشرفی وغیرہ کو پرکھے ۲ جامع - جس مسجد میں جمعہ کی نماز پڑھیں وہ عام اور اکثر سب سے بڑی ہوتی ہے ۳ دَانِق معرب دانگ کا ہے وزن میں ۲ رتی کا ہوتا ہے ۴ مٹی کے نیچے رکھدی مراد اس سے یہہ کہ گاڑدی -

فَاَعْطَاهُ خَمْسِيْنَ دِيْنَارًا - فَقَالَ الْفَقِيْرُ لَا اُرِيْدُهَا - فَقَالَ صَاحِبُ الْكِيْسِ كُنْتَ تَطْلُبُ قِيْرَاطًا فَالْاٰنَ مَا تَأْخُذُ خَمْسِيْنَ دِيْنَارًا * قَالَ كُنْتُ اَطْلُبُ شَيْئًا عَلٰى سَبِيْلِ الْفَقْرِ وَالْاٰنَ لَا اٰخُذُ - لِاَنِّيْ اَبِيْعُ دِيْنِيْ بِالدُّنْيَا

حِكَايَةٌ (۴۴)

قَالَ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زَيْدٍ اِشْتَرَيْتُ غُلَامًا عَلٰى شَرْطِ اَنْ لَا يَخْدِمَنِيْ بِاللَّيْلِ فَلَمَّا جَنَّ اللَّيْلُ طَلَبْتُهُ فَمَا وَجَدْتُهُ وَالْاَبْوَابُ مُغَلَّقَةٌ فَلَمَّا

اور پچاس دینار اسے دیئے - فقیر نے کہا کہ مجھے نہیں چاہیئں - تھیلی والے نے کہا کہ تُو تو ایک قیراط مانگتا تھا اب پچاس اشرفیاں نہیں لیتا ؟ فقیر نے کہا کہ پہلے فقیری کے راہ سے مانگتا تھا - مگر اب نہیں لیتا - کیونکہ میں دین کو دنیا کے عوض بیچ ڈالوں ؟ -

کہانی (۴۴)

عبدالواحد بن زید نے بیان کیا کہ مَیں نے ایک غلام مول لیا - اِس شرط پر کہ رات کو میری خدمت نہیں کریگا - جب رات ہوئی اور اُسے ڈھونڈا تو نہ پایا اور دروازے بند - جب -

---

لہ قِیرَاط نصف دانگ کو کہتے ہیں - مگر اصل یہہ ہے کہ اسکا وزن ہر شہر میں مختلف ہوتا ہے اور یہاں فقط ایک مقدار خفیف مراد ہے - جَنَانُ اللَّیلِ رات کا اندھیرا - جَنَّ اللَّیلُ یعنے رات اندھیری ہوئی -

أَصْبَحْنَا أَعْطَانِيْ دِرْهَمًا صَحِيْحًا مَنْقُوْشًا عَلَيْهِ

سُوْرَةُ الْإِخْلَاصِ فَقُلْتُ لَهُ مِنْ أَيْنَ لَكَ هٰذَا ـ

فَقَالَ يَا سَيِّدِيْ لَكَ عَلَيَّ دِرْهَمٌ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مِّثْلَ

هٰذَا عَلٰى أَنْ لَّا تَسْتَعْمِلَنِيْ بِاللَّيْلِ فَكَانَ يَغِيْبُ

كُلَّ لَيْلَةٍ * فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ أَيَّامٍ جَاءَنِيْ قَوْمٌ وَّقَالُوْا يَا

عَبْدَ الْوَاحِدِ بِعْ غُلَامَكَ فَإِنَّهُ نَبَّاشٌ فَغَمَّنِيْ

ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهُمْ ارْجِعُوْا فَإِنِّيْ أَحْفَظُهُ هٰذِهِ

اللَّيْلَةَ * فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ رُبْعِ اللَّيْلِ قَامَ لِيَخْرُجَ ـ

فَأَشَارَ إِلَى الْبَابِ الْمُغْلَقِ فَانْفَتَحَ * ثُمَّ قَصَدَ الْبَابَ

ہم صبح کو اُٹھے تو ایک کھرا دِرہم نے مجھے دیا کہ اُسپر سورہ اخلاص نقش کیا ہوا تھا * میں نے کہا کہ یہہ تجھے کہاں سے ملا - اُس نے کہا کہ جناب آیسا ہی ایک درہم روز نے مجھے دینا (منظور) بشرطیکہ رات کو کچھ کام نہ لیا کیجے - اور غلام روز رات کو غائب ہو جاتا * بہت دنوں کے بعد کچھ لوگ میرے پاس آئے اور کہا کہ عبد الواحد اپنے غلام کو بیچ ڈال کہ یہہ نبّاش ہے نے مجھے اِس بات کا رنج ہوا اُن سے کہا کہ جاؤ میں آج رات کو اُس کی حفاظت کرونگا * جب پہر رات گئی تو وہ جانے کے لئے اُٹھا - بند دروازہ کیطرف اِشارہ کیا (خودبخود) کُھل گیا * پھر دوسرے دروازہ کا اِرادہ کیا

---

۱ سُورَہ قران کے اُس حصہ کو کہتے ہیں کہ جو بسم اللہ سے شروع ہوا اور ختم ہو تو بعد اُسکے دوسرا پھر بسم اللہ سے شروع ہو بعضوں نے کہا کہ چند آیتوں کا مجموعہ ہوتا ہے کہ ایک اُسکے ابتدا ہوتی ہے اور ایک انتہا ہوتی ہے اور کم سے کم اِسمیں تین آیتین ہوتی ہیں بلکہ قرآن کی ہی خصوصیت نہیں کیونکہ سورۃ التورٰۃ اور سورۃ الانجیل بھی کہتے ہیں - سُورۂ اِخلاص قرآن میں ایک سورہ ہے اُسسے مراد سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ہے ۲ نبّاش قبریں کھود کر کفن چرانا نبّاش کفن چور

الثاني فعمل كذلك وانا انظر اليه * قال فخرجت

وراءه حتى بلغ ارضا ملساء - فنزع ما عليه

من الثياب ولبس المسوح وصلى الى الفجر *

ثم رفع يده وقال يا سيدي الكبير هات اجرة

سيدي الصغير فوقع درهم من الهواء فاخذه

ووضعه في جيبه * قال فتحيرت في حاله وقمت

الى عين ماء و توضيت وصليت ركعتين ـ

واستغفرت الله عز وجل مما خطر ببالي ونويت

ان اعتقد * ثم مشيت الى المساء وما وصلت

وہان بھی یہی کیا - اور مَیں اُسے دیکھ رہا تھا * عبدالواحد کہتا ہے کہ میں بھی اُسکے پیچھے پیچھے نکلا یہان تک کہ صاف زمین پر پہنچا کپڑے اُتار ڈالے اور ایک کملی اُوڑھ لی اور صبح تک نماز پڑہتا رہا * بعد اُسکے ہاتھ اُٹھائے اور کہا کہ بڑے میاں! چھوٹے میاں کا کرایہ دیدو ایک درہم اُوپر سے آن پڑا اُس نے درہم اُٹھا جیب میں رکھ لیا * عبدالواحد کہتا ہے کہ میں اُسکے حال میں حیران رہگیا اور پانی کے چشمہ پر گیا وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھی - اور جو کچھ میرے دل میں کھٹکا تھا اُسکے باب میں خدا سے استغفار کیا - اور دلمیں ارادہ کیا کہ اسے آزاد کر دوں * میں شام تک رستہ چلا مگر آباد جگہہ میں نہ پونہچا

---

۱ مَلْسَاءَ جو زمین صاف ہو اور پتھریلی اور اونچی نیچی نہو اُسے مَلْسَاء کہتے ہیں ۲ جَیب سینہ اور گریبان - چونکہ عرب اور فارس میں جیب گریبان کے اندر لگاتے ہیں اس لئے جیب سے وہ تھیلی مراد ہے کہ جسمیں کچھ رکھہ لیا کریں ۳ اِسْتِغْفَا بخشش چاہنی یہاں مراد ہے کہ اپنی بدگمانی سے توبہ کی ۴ خُطُور دلمین کسی خیال کا گزرنا جیسے ہندی میں کہتے ہیں کہ میرے دلمیں یہہ کھٹکا گزرا - یا میرے دلمیں یہہ بات کھٹکی ہو

مَوْضِعًا عَامِرًا فَجَلَسْتُ حَزِينًا - وَمَا كُنْتُ أَعْرِفُ
تِلْكَ الْأَرْضَ * فَإِذَا أَنَا بِفَارِسٍ فَقَالَ لِي يَا عَبْدَ
الْوَاحِدِ مَا قُعُودُكَ هٰهُنَا فَأَخْبَرْتُهُ بِقِصَّتِي *
فَقَالَ تَدْرِي كَمْ بَيْنَكَ وَبَيْنَ بَيْتِكَ - قُلْتُ
لَا - قَالَ سَنَتَيْنِ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ - فَلَا تَغِبْ عَنْ
هٰذَا الْمَكَانِ فَإِنَّهُ يَأْتِيكَ اللَّيْلَةَ * فَلَمَّا جَنَّ
اللَّيْلُ إِذَا أَنَا بِالْغُلَامِ وَمَعَهُ مَائِدَةٌ مِنْ كُلِّ
طَعَامٍ * فَقَالَ كُلْ يَا سَيِّدِي وَلَا تَعُدْ إِلَى مِثْلِ
ذٰلِكَ - قَالَ فَأَكَلْتُ وَقَامَ يُصَلِّي إِلَى الصُّبْحِ ثُمَّ

اُداس ہو کر بیٹھ گیا۔ اور جانتا نہ تھا کہ یہہ کیا سرزمین ہے * یکایک
ایک سوار نظر آیا۔ اور مجھے کہا کہ عبدالواحد یہاں کیوں بیٹھا ہے۔
میں نے اُسے اپنی ساری کہانی سنائی * اُس نے کہا کہ تو جانتا ہے
کہ تجھ میں اور تیرے گھر میں کتنے دنوں کا رستہ ہے۔ میں نے کہا
کہ نہیں۔ اُس نے کہا۔ سوار تیز رفتار کے دو برس۔ اِلّا یہاں
سے ہل نہیں رات کو وہ پھر تیرے پاس یہیں آئیگا * جب رات
ہوئی تو دیکھتا ہوں کہ میں اور غلام پھر ایک جگہہ میں اور دسترخوان
سب طرح کے کہانوں کا اُس کے ساتھ ہے * مجھے کہا کہ جناب کہانا
کہا لیجئے۔ مگر پھر ایسا نہ کیجئے گا۔ عبدالواحد کہتا ہے کہ میں نے
کہانا کہایا اور وہ کہڑا ہو کر صبح تک نماز پڑہتا رہا۔ بعد اُس کے

۱؎ مَیِّل کہانا دینا۔ مائدہ کہانا لگا ہوا خوان۔ یہاں فاعلہ بمعنے مفعولہ ہے
۲؎ واحد کے صیغہ ہیں مگر اردو کے محاورہ کے لئے جمع کے صیغے لکھے گئے

أَخَذَ بِيَدِي وَكَلَّمَنِي بِكَلَامٍ لَمْ أَفْهَمْهُ - فَقَالَ لِي

أُخْطُ - فَخَطَوْتُ خُطْوَتَيْنِ فَقَالَ يَا سَيِّدِي

أَلَيْسَ قَدْ نَوَيْتَ أَنْ تُعْتِقَنِي - قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَأَعْتِقْنِي

وَخُذْ ثَمَنِي وَأَنْتَ مَأْجُوْرٌ * وَأَخَذَ حَجَرًا وَّأَعْطَانِي

فَأَعْتَقْتُهُ وَإِذَا بِالْحَجَرِ قَدْ صَارَ ذَهَبًا - فَرَجَعْتُ

إِلَى بَيْتِي مُتَحَسِّرًا عَلَى مُفَارَقَتِهِ * قَالَ فَرَجَعَ الْقَوْمُ

إِلَيَّ وَقَالُوْا مَا فَعَلْتَ بِالنَّبَّاشِ - قُلْتُ وَاللّٰهِ ذٰلِكَ

نَبَّاشُ النُّوْرِ لَا نَبَّاشُ الْقُبُوْرِ - قَالُوْا كَيْفَ أَمْرُهُ

فَأَخْبَرْتُهُمْ بِحَالِهِ فَبَكَوْا وَقَالُوْا تُبْنَا إِلَى اللّٰهِ وَ

میرا ہاتھ پکڑا اور کچھہ ایسا کلام مجھسے کیا کہ میں اُسے نہیں سمجھا - پھر کہا کہ قدم اُٹھا - میں نے دو قدم اُٹھاۓ تھے جو کہا کہ کیوں آپ نے میرے آزاد کرنے کی نیت نہیں کی تھی - میں نے کہا کہ ہاں (کی تو تھی) وہ بولا کہ بس تو مجھے آزاد کر دیجیے اور اپنی قیمت لے لیجیے - اور آپکو ثواب حاصل ہو گیا * ایک پتھر لے کر مجھے دیا اور میں نے اُسے آزاد کر دیا دیکھتا کیا ہوں کہ پتھر تو سونا ہو گیا - میں اُس کی جُدائی کا افسوس کرتا ہوا گھر کیطرف پھرا * لوگ میرے پاس پھر آئے - اور کہا کہ نباش کو کیا کیا - میں نے کہا کہ خدا کی قسم وہ قبور کا نباش نہ تھا نور کا نباش تھا - اونہوں نے کہا کہ اُسکا کیا حال ہے میں نے حال بیان کیا (سُنکر) روئیے اور کہا کہ ہمنے خدا سے توبہ کی

نَدِمُوا عَلٰى مَا كَانَ مِنْهُمْ

حِكَايَةٌ (٤٥)

قِيْلَ إِنَّ رَجُلًا كَانَ جَارًا لِابْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ - فَأَصَابَ النَّاسَ قَحْطٌ بِالْعِرَاقِ حَتّٰى رَحَلَ أَكْثَرُ النَّاسِ عَنْهَا * فَعَزَمَ جَارُ ابْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَلَى الْخُرُوْجِ مِنَ الْبِلَادِ - وَكَانَتْ لَهٗ زَوْجَةٌ لَا تَقْدِرُ عَلَى السَّفَرِ - فَلَمَّا رَأَتْ زَوْجَهَا تَهَيَّأَ لِلسَّفَرِ قَالَتْ لَهٗ إِذَا سَافَرْتَ مَنْ يُنْفِقُ عَلَيْنَا * قَالَ إِنَّ لِيْ عَلَى ابْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ دَيْنًا - وَمَعِيَ بِهٖ إِشْهَادٌ شَرْعِيٌّ عَلَيْهِ فَخُذِي الْإِشْهَادَ

اور جو کچھ اُن سے ہوا تھا اُس پر شرمندہ ہوئے

کہانی (۴۵)

کہتے ہیں کہ عبیداللہ کے بیٹے کا ایک ہمسایہ تھا۔ اتفاقاً عراق کے مُلک میں ایسی قحط کی مصیبت لوگوں پر پڑی کہ بہت آدمی وہاں سے کوچ کر گئے * اُسکے ہمسایہ نے بھی مُلک سے نکل جانے کا ارادہ کیا۔ اِس کی ایک جورو تھی کہ وہ سفر نہ کر سکتی تھی۔ خاوند کو جو سفر کی تیاری کرتے ہوئے دیکھا تو کہا کہ جب تو جاوے گا تو ہمیں خرچ برچ کون دے گا * اُس نے کہا کہ عبیداللہ کے بیٹے پر کچھ قرض میرا ہے۔ اور میرے پاس اِسکا شرعی اقرار نامہ ہے تو اقرار نامہ لیلے

---

۱ اِشہَاد۔ یعنے شہادت نامہ اس سے اقرار نامہ مراد ہے

وَقَدَّمَهُ لَهُ فَإِذَا قَرَأَهُ أَنْفِقْ عَلَيْكِ بِمَا عِنْدَهُ

إِلَى أَنْ أَحْضُرَ * ثُمَّ نَاوَلَهَا وَرَقَةً كَتَبَ فِيهَا أَبْيَاتًا

مِنَ الشِّعْرِ وَسَافَرَ عَنْهَا * ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ بَعْدَ

أَيَّامٍ مَضَتْ إِلَى ابْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَحَكَتْ لَهُ

مَا قَالَ زَوْجُهَا وَأَخْبَرَتْهُ بِسَفَرِهِ وَنَاوَلَتْهُ

الرُّقْعَةَ * فَقَرَأَهَا وَإِذَا فِيهَا هٰذِهِ الْأَبْيَاتُ

شِعْرٌ

قَالَتْ وَقَدْ رَأَتِ الْأَجْمَالَ مُحْدَجَةً

وَالْبَيْنُ قَدْ جَمَعَ الْمَشْكُوَّ وَالشَّاكِي

اس کے پاس لے جائیو کہ اِسی پڑہکر جو کچھ اُسکا قرض ہے تجھے خرچ دے گا جب تک میں بھی آجاؤنگا * غرض اُس نے ایک کاغذ کا ورق بی بی کو دیا اور اُس میں یہہ بیتیں اشعار کی لکھیں اور آپ سفر کو چلا گیا * عورت چند روز کے بعد عبداللہ کے بیٹے کے پاس گئی جو کچھ خاوند نے کہا تھا وہ کہا سفر کا حال بیان کیا اور رقعہ دیا * ابن عبداللہ نے پڑھا تو اُس میں یہہ شعر لکھے تھے **ترجمہ شعروں کا**

جب کہ عورت نے اونٹوں پر ہَودج کسے ہوئے دیکھے -

اور دیکھا کہ جس کی شکایت ہے اور جو شکایت کرتا ہے اُنہیں فراق نے آلیا تو کہا *

---

(۱) بحر بسیط پہلے مصرع میں دیکھو دوسرا جزو عروض مخبون ہے یعنے فاعلن سے فَعِلُن ہو گیا ہے باقی میں خود خیال کر د - سالم وزن یہہ ہے مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن

مَنْ لِّیْ اِذَا غِبْتَ فِیْ ذَاالْمَحَلِ قُلْتُ لَهَا

اَللّٰهُ وَابْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ مَوْلَاكِ

فَقَالَ صَدَقَ زَوْجُكِ

وَمَا زَالَ یُنْفِقُ عَلَیْهَا وَیُوْصِلُهَا

اَلْبِرُّ وَالْاِحْسَانُ

اِلٰی اَنْ قَدِمَ زَوْجُهَا فَشَكَرَهُ

عَلٰی فَضْلِهِ وَاِحْسَانِهٖ

میرا کون ہے جب تو چلا جاوے گا اس قحط میں - میں نے
اُس سے کہا کہ اللہ اور ابن عبید اللہ تیرے مالک ہیں - تب
اُس نے کہا کہ تیرے خاوند نے سچ کہا - اور
ہمیشہ اُسکو خرچ دیتا اور سلوک و بھلائی
پہونچاتا رہا یہانتک کہ اُسکا
شوہر آیا تو اُس کی
مہربانی و احسان کا
شکر ادا کیا

هٰذَا انْتِخَابُ الْمَنْظُوْمِ

مِنْ كِتَابِ أَلْفِ لَيْلَةٍ وَلَيْلَةٍ

(۱) يَا مَنْ إِلَيْهِ الْمُشْتَكَىٰ وَالْمَفْزَعُ
أَنْتَ الْمُعَدُّ لِكُلِّ مَا يُتَوَقَّعُ
مَا لِي سِوَىٰ قَرْعِي لِبَابِكَ حِيلَةٌ
وَلَئِنْ رُدِدْتُ فَأَيَّ بَابٍ أَقْرَعُ
يَا مَنْ خَزَائِنُ فَضْلِهِ فِي قَوْلِ كُنْ

نظم کا انتخاب - الف لیلہ سے

ای پروردگار تو وہ ہے کہ تجھسے ہی فریاد ہے اور تیری ہی پناہ ہے * جس بات کی امید ہو تو ہی کارساز ہے * تیرا دروازہ کھٹکھٹانے کے سوا مجھے کوئی تجویز نہیں آتی * اگر تو پھیر دے تو پھر کونسا دروازہ کھلواؤں * اے پروردگار تو وہ ہے کہ ایک کُن کے کلمہ میں تیرے فضل کے خزانے (بھرے ہوے) ہیں *

۱۔ قَرَع کوٹنا یا ٹھوکنا قَرَعُ البَاب سے دروازہ کھٹکھٹانا مراد ہے ۲۔ کُن ہو جا - دنیا کے پیدایش کے وقت خدای تعالےٰ نے فرمایا کہ کُن یعنے ہو جا اُسیوقت جہان اور سارے جہان کے کارخانے پیدا ہو گئے ۔ (۱) بحر کامل - وزن سالم اسکا - متفاعلن متفاعلن متفاعلن - بعض اجزا اس میں مضمر آئے ہیں یعنے اُن میں متفاعلن سے مستفعلن ہو جاتا ہے

- قافیہ متدارک -

اُمْنُنْ فَاِنَّ الْخَیْرَ عِنْدَكَ اَجْمَعُ

(۱) قولِ آخر: اِنَّ اللَّیَالِیَ وَالْاَیَّامَ قَدْ طُبِعَتْ

عَلَی الْخِدَاعِ وَفِیْهَا الْمَكْرُ وَالْحِیَلُ

سَرَابُ كُلِّ یَبَابٍ عِنْدَهَا شَنَبُ

وَهَوْلُ كُلِّ ظَلَامٍ عِنْدَهَا كَحَلُ

(۲) آخر: یَا دَهْرُ مَهْلًا كَمْ تَجُوْرُ وَتَعْتَدِیْ

وَلَكَمْ بِاِخْوَانِیْ تَرُوْحُ وَتَغْتَدِیْ

مَا آنَ اَنْ تَرْثِیْ لِطُوْلِ تَشَتُّتِیْ

وَتَرِقَّ یَا مَنْ قَلْبُهُ كَالْجَلْمَدِ

کرم کر کہ ساری خیر و سلامتی تیرے ہی پاس ہے

دن اور رات کی سرشت مکر سے ہے اور اُن میں دغا اور فریب (بھرا ہوا) ہے * ہر ویرانہ کی چلچل دہرِ غدار کے نزدیک (معشوقوں کے) دانتوں کی زیبایش ہے * اور ہر اندھیرے کا ڈر اس کے نزدیک آنکھوں میں سرمہ لگانا ہے *

اے زمانے ٹھرجا کب تک ظلم و ستم کریگا * کہاں تک میرے دوستوں کو شام و صبح (دنیا سے) لیجاے گا * کیا ابتک وہ وقت نہیں آیا کہ تجھے میری پریشانی پر رحم آسے اور دل پگلے - اے زمانے تو وہ بے رحم ہے کہ جس کا دل پتھر کی طرح سخت ہے *

---

۱ طَبَع اصل پیدایش اور سرشت ۲ شَنَب دانتوں کی آبداری ۳ کُحل سرمہ لگانا یہاں دونوں سے آرایش اور زیبایش مراد ہے - (۱) بحر بسیط وزن سالم یہ ہے مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن قافیہ متراکب (۲) بحر کامل سالم کا وزن متفاعلن متفاعلن متفاعلن - مگر بعض اجزا مضمر ہیں - قافیہ متدارک -

وَأَسَاءَتْ أَحْبَابِي بِمَا أَشْمَتَتْ بِي

كُلَّ الْعِدَاةِ بِمَا صَنَعْتَ مِنَ الرَّدِي

وَقَدِ اشْتَفَى قَلْبُ الْعَدُوِّ بِمَا رَأَى

مِنْ غُرْبَتِي وَصَبَابَتِي وَتَوَحُّدِي

لَمْ يَكْفِهِ مَا حَلَّ بِي مِنْ كُرْبَةٍ

وَفِرَاقِ أَحْبَابٍ وَّطَرْفٍ أَرْمَدٍ

حَتَّى بُلِيتُ بِضِيقِ سِجْنٍ لَيْسَ لِي

فِيهِ أَنِيسٌ غَيْرُ عَضٍّ بِالْيَدِ

وَمَدَامِعٍ تَهْمِي كَفَيْضِ سَحَائِبٍ

تو نے مجھہ سے برائی کی - اور اُس پر تمام دشمنوں سے خوشیاں کر دیں کہ
اِس سے دوستوں کو بدحال کر دیا * اور جو کچھ کہ میری بے وطنی اور
سوز دل اور بیکسی کی حالت دیکھی اِس سے دل دشمن کا ٹھنڈا ہوا *
قطعہ ہے کہ - سختی سے اور دوستوں کی جدائی سے اور چشم گریان
سے جو کچھ (عذاب) مجھ پر نازل ہوا یہہ ہی اُسے کافی نہوا * یہاں
تک کہ تنگی زندان میں مبتلا ہوا جہاں سوا دست افسوس کاٹنے
کے کچھہ نہیں جس سے انسان کا دل لگے * اور آنسو ہیں کہ
بادلوں کی طرح برستے ہیں -

---

۱ شَمَاتَت کسی کی بدحالی پر خوشی کرنی اِشْمَات کسی کی بدحالی پر اوروں کو خوش کرنا ۲
اِشْتَفَا باب افتعال سے زمانہ ماضی کے واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے مجرّد اِسکا شَفَا ہے یعنے
شفا پائی دشمن کے دل نے جیسے ہمارے محاورہ میں کہتے ہیں کہ جی ٹھنڈا ہو ۳ رَمَد
ایک بیماری آنکھ کی ہے اَرْمَد وہ آنکھ جس میں رمد کی بیماری ہو ۴ اَنِیْس جس دوست
سے تنہائی میں دل لگی ہو اور جی بہلے ۵ مَدَامِع جمع مدمع کی جہاں سے آنسو بہتے ہیں
یعنے آنکھوں کے کوئے ۶ هَمَيَانُ المَاءِ پانی کا بہنا ۷ سَحَاب جمع سَحَابَة کی یعنے ابر -

وَغَلِيلِ شَوْقٍ نَارُهُ لَمْ تَخْمُدِ

وَكَآبَةٍ وَصَبَابَةٍ وَتَذَكُّرٍ

وَتَحَسُّرٍ وَتَنَفُّسٍ وَتَنَهُّدِ

شَوْقٌ أُكَابِدُهُ وَحُزْنٌ مُتْلِفٌ

وَوَقَعْتُ فِي وَجْدٍ مُقِيمٍ مُقْعِدِ

١ لَمْ أَلْقَ لِي مِنْ عَاطِفٍ ذِي رَحْمَةٍ

يَحْنُو عَلَيَّ بِزَوْرَةِ الْمُتَرَدِّدِ

هَلْ مِنْ صَدِيقٍ ذِي وِدَادٍ صَادِقٍ

يَرْثِي لِأَسْقَامِي وَطُولِ تَسَهُّدِي

اور سوزشِ شوق ہے کہ جس کی آگ نہیں بجھتی * اور بدحالی ہے اور
دل کی جلن ہے اور اگلی باتوں کی یاد ہے * اور حسرت ہے اور
دمِ (سرد) ہے اور سینۂ پُرغم ہے * اور اشتیاق کا دُکھ
سہنا ہے اور رنج ہے کہ جان کھوتا ہے * اور ایسے غم میں پڑا ہوں
کہ انسان کو بے تاب بیقرار کردے * کوئی شفیق ترس کھانے
والا نہ ملا * کہ جو عیادت کی آمد و رفت سے مجھ پر شفقت کرے۔
(قطعہ ہے) کوئی محبت والا دوست صادق ایسا ہی ہے
* کہ جسکا دل میرے دکھوں اور بیخوابیوں پر نرم ہو *

---

۱ غلیل پیاس کی جلن ۲ کآبۃ شکستگی اور بدحالی ۳ صبابۃ سوزش عشق ۴ تذکر
ذکر کرنا۔ یاد کرنا ۵ تنہّد غم اور رونے سے سینہ کا پھولنا ۶ مُقِیم کھڑا کردینے والا ۷
مُقعِد بٹھا دینے والا یعنے ایسا غم کہ جس سے انسان بیٹھا ہو تو کھڑا ہوجاسے اور کھڑا ہو تو بیٹھ جائے ۸
حَنَتِ المَرْءَۃ علیٰ اَولَادِھَا بچوں پر عورت نے شفقت کی مثلاً دوسرا خاوند نکیا۔ مجرد اسکا
حنو ہے ۹ زِیَارَت کسی کے ملنے اور دیکھنے کو جانا زَورَۃ ایک ملاقات کیونکہ فَعلَۃ کا وزن
تعداد کے لیئے آتا ہے یہاں ایک ملاقات مراد ہے تَرَدُّد آمد رفت زَورَۃُ المُتَرَدِّدِ سے عیادت
کی آمد رفت مراد ہے یعنے کوئی ایک دفعہ بھی خبر نہیں لیتا ۱۱ رَثیٰ لَہٗ یعنے اوس کے لیئے دل میں رحم آیا

أَشْكُو إِلَيْهِ مَا أُكَابِدُهُ أَسًى
وَالطَّرْفُ مِنِّي سَاهِرٌ لَمْ يَرْقُدِ
وَيَطُولُ لَيْلِي فِي الْعَذَابِ لِأَنَّنِي
أَصْلَى بِنَارِ الْهَمِّ ذَاتِ تَوَقُّدِ
الْبَقُّ وَالْبُرْغُوثُ قَدْ شَرِبَا دَمِي
شُرْبَ الطِّلَا مِنْ كَفِّ أَلْمَى أَغْيَدِ
فَمُدَامَتِي دَمْعِي وَقَيْدِي مُطْرِبِي
وَالْفِكْرُ نُقْلِي وَالْهُمُومُ تَمَهُّدِي
(١) غَدِرَ الزَّمَانُ وَلَمْ يَزَلْ غَدَّارًا آخر

تاکہ جو کچھ دکھ جھیلتا ہوں (علاج کے لئے) اُس سے بیان کروں -

حال میرا یہ ہے کہ آنکھ بے خواب ہے نیند نہیں * رات میری رنج و عذاب میں بڑھی جاتی ہے * کیونکہ غم کی بھڑکتی آگ میں پڑا جلتا ہوں * بیسوا اور مجھ میرا لہو پی گئے - جیسے کوئی معشوق نرم اندام کے ہاتھ سے شراب پیتا ہے * (اِس عالم میں سامان عیش کا بیان کرتا ہے کہ) میری شراب تو آنسو ہیں اور زنجیر گویا ہے * اور فکر نقل ہے اور غم آرام ہے *

زمانہ نے دغا کی - اور وہ ہمیشہ کا دغاباز ہے -

۱ شَکَی اَلعِلَّۃَ وَالمَرَضیٰ یعنے مرض کی تکلیف کا حال بیان کیا ۲ اَسَیٰ غم و اندوہ ۳ طِلَاءَ رنگت کی خوشنمائی کے سبب سے شراب کو کہتے ہیں ۴ لَمیَاء معشوق کے ہونٹوں کی ایک قسم کی خوشنما بہوری رنگت اَلمیٰ جسکے ایسے ہونٹ ہوں ۵ اَغیَدُ جسمیں نزاکت کے ساتھ نرمی بھی ہو ۶ مُدَام پرانی شراب - کیونکہ اوس نے خم میں مداومت کی یعنے مدت تک رہی ۷ تَمھَدَ بنگورا ہلانا تَمھُّد قرار اور ٹھہراو مراد اس سے آرام ہے - (۱) بحر کامل - وزن سالم اسکا - متفاعلن متفاعلن متفاعلن - قافیہ متواتر

يُصْمِي القُلُوبَ وَيُورِثُ الأَفْكَارَا

وَيُفَرِّقُ الأَحْبَابَ بَعْدَ تَجَمُّعٍ

فَتَرَى الدُّمُوعَ عَلَى الخُدُودِ غِزَارَا

كَانُوا وَكُنْتُ وَكَانَ عَيْشِي نَاعِمًا

وَالدَّهْرُ يَجْمَعُ شَمْلَنَا مِدْرَارَا

فَلَأَبْكِيَنَّ دَمًا وَدَمْعًا سَاجِمًا

أَسَفًا عَلَيْكَ لَيَالِيًا وَنَهَارَا

(١) آخر شَكَوْنَا إِلَى أَحْبَابِنَا طُولَ لَيْلِنَا

فَقَالُوا لَنَا مَا أَقْصَرَ اللَّيْلَ عِنْدَنَا

دلکو تیر بلا کا نشانہ کرتا ہے اور فکر مند کرتا ہے * دوستوں کو جمع کر کے
(اِسطرح) پریشان کرتا ہے * کہ تو آنسوؤنکو رخساروں پر زار زار بہتا
دیکھے * وہ سب تھے اور میں تہا - اور ناز و نعمت کا عیش تھا * زمانہ
ہمارے پریشانی کو جمع کرتا تھا جیسی بوند بوند مینھ کی اکھٹی ہوجاتی
ہے * میں لہو اور آنسوؤں سے زار زار روتا ہوں رات اور
دِن تیرا ہی افسوس ہے *

میں نے اپنے دوستوں سے شکایت کی کہ ہماری رات بہت بڑی
ہے (یعنے بڑے دُکھ سے کٹتی ہے) اُنہوں نے کہا کہ ہمارے
نزدیک تو رات ایسی چھوٹی ہے کہ کیا کہیں *

---

۱ اِصمَاء تیر کا نشانہ پر بیٹھنا ۲ غزارت کثرت اور زیادتی ناقۃٌ غزیرۃُ اللّبنِ دودہیل
اونٹنی غِزار جمع ۳ نِعمَت ناز اور فارغ البالی نَاعِم ناز و نعمت والا ۴ سجم
آنسوؤں کا بہنا ۵ مَا اَقصَرَ اللّیلَ فعل تعجب ہے - یعنے کیا چھوٹی رات ہے (
(۱) بحر طویل عروض مقبوض - سالم وزن یہہ ہے فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن
- قافیہ متدارک -

وذاك لأنّ النّوم يغشى عيونهم

سريعاً ولا يغشى لنا النّوم أعينا

إذا ما دنا اللّيل المضرّ بذي الهوى

جزعنا وهم يستبشرون إذا دنا

فلو أنّهم كانوا يلاقون مثل ما

نلاقي لكانوا في المضاجع مثلنا

(١) آخر

حديثي عجيب فاق كلّ العجائب

وحقّ الهوى ضاقت عليّ مذاهبي

فإن شئتمو أن تسمعوا لي فأنصتوا

یہہ اسواسطے ہے کہ اُن کے آنکھوں میں جلدی سے نیند آجاتی

ہے * اور ہمارے آنکھوں میں نیند آتی ہی نہیں * عاشق کے

دُکھ دینے والی رات جب قریب آتی ہے تو ہم بیقرار ہو جاتے

ہیں۔ اور وہ لوگ جب رات ہوتی ہے تو اور بھی خوش ہوتے

ہیں * جو بات ہمیں حاصل ہے یہی اگر اُنہیں حاصل ہو تو وہ

بھی خوابگاہوں میں ہماری ہی طرح (بیقرار) ہوں *

میری بات ایسی عجیب ہے، کہ تمام عجائبات پر فائق ہے۔ قسم ہے عشق

کی کہ سارے رستہ مجھ پر تنگ (یعنے بند) ہوگئے * اگر سننا

چاہو تو چپ چاپ کان لگا کر سنو۔

ا یغشیٰ یعنے ڈہانک لیتا ہے یَغْشَی النَّوْمُ سے فقط نیند کا آنا یا نیند کا غلبہ مراد ہے

۲ مُضِرٌّ بِذِی الْهَوَیٰ رات کی صفت ہے یعنے وہ رات جو کہ صاحب عشق کو نقصان

پہونچانی والی ہے ۳ مَضَاجِع جمع مَضْجَع کی یعنے خوابگاہ ۴ اِنْصَات چپ چاپ کان

لگا کر بات سُننی۔ (۱) بحر طویل مقبوض۔ سالم وزن اسکا یہہ ہے۔ فعولن مفاعیلن

فعولن مفاعیلن۔ قافیہ متدارک

وَيسْكُتُ هٰذَا الْجَمْعُ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ

وَاصْغُوْا اِلٰى قَوْلِىْ فَفِيْهِ اِشَارَةٌ

وَاِنَّ كَلَامِىْ صَادِقٌ غَيْرُ كَاذِبٍ

فَاِنِّىْ قَتِيْلٌ مِّنْ غَرَامٍ وَّلَوْعَةٍ

وَقَاتِلَتِىْ فَاقَتْ جَمِيْعَ الْكَوَاعِبِ

لَهَا مُقْلَةٌ كَحْلَاءُ مِثْلُ مُهَنَّدٍ

وَتَرْمِىْ سِهَامًا عَنْ قِسِىِّ الْحَوَاجِبِ

وَقَدْ حَسَّ قَلْبِىْ اَنَّ فِيْكُمْ اِمَامَنَا

خَلِيْفَةُ هٰذَا الْوَقْتِ وَابْنُ الْاَطَائِبِ

اور یہہ لوگ بہی ہر طرف سی خاموش ہوجاویں * میری بات کان دہر کے سُنو کہ اِس میں ایک اِشارہ ہے - اور کلام میرا بہی سچّا ہے جھوٹا نہیں * حقیقت یہہ ہے کہ مَیں عشق اور سوز محبت کا کُشتہ ہوں * اور قتل کرنیوالی وہ ہے کہ ساری جوان عورتوں پر سبقت لیگئی ہے * چشم سرمہ گین اُسکی ایسی ہے جیسی سرو ہی کی تلوار * اور بہووں کی کمانوں سے تیر مارتی ہے * میرا دل تاڑ گیا ہے کہ تمھیں میں ہمارا امام ہے کہ وہ زمانہ کا خلیفہ اور اچھے بزرگوں کا بیٹا ہے

---

۱ غَرام شیفتگی ۲ لَوعَۃ سوزش عشق ۳ کَواعِب جمع کعاب کی جس عورت کی چہاتیاں انار کی طرح اُبہری ہوئی ہوں اُسے کعاب کہتے ہیں مراد اس سے جوان عورتیں ہیں کیونکہ اُنہیں کی چھاتیاں اکثر اُبھری ہوتی ہیں -

(۱۱ بَدَا فَأَرَانِي الظَّبْيَ وَالْغُصْنَ وَالْبَدْرَا آخر

فَتَبًّا لِقَلْبٍ لَا يَبِيْتُ بِهِ مُغْرٰى

مَلِيْحٌ أَرَادَ اللّٰهُ إِطْفَاءَ فِتْنَةٍ

بِعَارِضِهِ فَاسْتَأْنَفَتْ فِتْنَةً أُخْرٰى

أُغَالِطُ عُذَّالِي إِذَا ذَكَرُوا لَهُ

حَدِيْثًا كَأَنِّيْ لَا أُحِبُّ لَهُ ذِكْرًا

وَأُصْغِي إِذَا ذَكَرُوا الْغَيْرِ حَدِيْثَهُ

بِسَمْعِيْ وَلٰكِنِّيْ أَذُوْبُ بِهِ فِكْرًا

نَبِيُّ جَمَالٍ كُلُّ مَا فِيْهِ مُعْجِزٌ

سانولی صورت والے آئی اور ہرنی اور ٹہنی اور چودھویں رات کی چاند کا (جلوہ) دکھایا۔ وہ دل غارت ہو جائے جو اُسکا آرزومند ہوکر رات بھر نہ جاگتا رہے * خدا نے اُسکی رخسارہ سے آتشِ فتنہ کو بجھانا چاہا تھا * اُس نے نئے سرے سے ایک اور فساد برپا کیا * جب میرے ملامت کرنیوالے اُسکا ذکر کرتے ہیں تو باتیں کرکے اُنھیں اِسطرح تھکا دیتا ہوں کہ گویا میں اُسکے ذکر کو پسند ہی نہیں کرتا * اور جب اُسکے سوا کچھ بات کرتے ہیں تو کان لگا کر سنتا ہوں * مگر فکر میں اُسی کے گھلتا رہتا ہوں * وہ پیغمبرِ حُسن ہے جو اُسکی بات ہے معجزہ ہے۔

---

۱ ظَبِی یعنے ہرنی سے آنکھیں مراد ہیں کیونکہ اُسکی آنکھیں بہت اچھی ہوتی ہیں ۲ غُصن یعنے ٹہنی سے اسکے بدن کی نزاکت اور لچک مراد ہے ۳ بَدر یعنے ماہ کامل سے چہرہ مراد ہے ۴ تَبًّا فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے تَبَّهُ اللهُ تَبًّا یعنے خدا اسے خوار یا خراب یا ہلاک کرے ۵ بَاتَ لَیلَةً یعنے رات بھر جاگا ۶ اَغرَاہُ یعنے اُسے شوق دلایا مُغرٰی یعنے عاشق پُر اشتیاق ۷ اِستِینَاف کسی بات کو نئے سرے سے لینا۔ (۱) بحر طویل ۔ دیکھو پہلے مصرع کا پہلا جز مقبوض ہے۔ سالم وزن اسکا یہہ ہے فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن۔ قافیہ متواتر۔

مِنَ الحُسنِ لٰکِن وَجهُهُ الاٰیَةُ الکُبریٰ

اَقَامَ بِلَالَ الخَالِ فِی صَحنِ خَدِّہٖ

یُرَاقِبُ مِن لَألَاءِ غُرَّتِهِ الفَجرا

یُرِیدُ سُلُوِّی العَاذِلُونَ جَهَالَةً

وَمَا کُنتُ اَرضیٰ بَعدَ اِیمَانِی الکُفرا

آخر لِقَاءُ النَّاسِ لَیسَ یُفِیدُ شَیئًا

سِوَی الهَذَیَانِ مِن قِیلٍ وَّقَالٍ

فَاَقلِل مِن لِقَآءِ النَّاسِ اِلَّا

لِاَخذِ العِلمِ اَو اِصلَاحِ حَالٍ

مگر چہرہ اُسکا سب سے بڑی نشانی (ثبوت پیغمبری کی) ہے * تِل کا بلال
اُسکے رخسارہ کے صحن میں ہمیشہ کھڑا ہوا ہے * اور اُسکی روشنی پیشانی
سے صبح کا انتظار کر رہا ہے * ملامت کرنیوالی اپنی جہالت سے چاہتے
ہیں کہ (یہہ باتیں) مجھے بھُلا دیں * مگر حال یہہ ہے کہ میں وہ
نہیں جو ایمان لاکر پھر کفر پر راضی ہوں

لوگوں کی ملاقات میں بیہودہ بکواس کے سوا کچھ فایدہ نہیں *
ملاپ لوگوں سے کم کر دی۔ مگر (ہاں) علم کے حاصل کرنے کے
لیئے یا اِصلاح حال کے لیئے ہو (تو مضایقہ نہیں) *

۱ آیۃ معجزہ یا نشانی آیۃ الکبریٰ معجزۂ عظیم کہ جسپر ہر شخص معتقد ہو جاوے اور کوئی انکار نکرسکے ۲ بِلالٌ محمد مصطفےٰؐ کے ایک حبشی غلام تھے اِنکا نام بلال تھا اذان ہمیشہ وہی دیا کرتے تھے بیندنہ پر منتظر صبح کے کھڑے رہتے تھے ۳ مُرَاقَبَۃ اِنتظار کرنا اور آقا کے خوف کے ساتھ حفاظت کرنی۔ اِس سے بِلال کا خوفِ آلہی عبادت میں اور یہاں حسنِ رخسار کا ادب ظاہر ہوتا ہے ۴ سُلُوّ یعنے تَسَلّی اصل مراد سُلُوّ سے یہہ ہے کہ انسان کو اُسکی مرغوب شئے سے جدا کردیں اور اُس شئے کی باتوں کی یاد کو اسکے دل سے بھُلا دیں جیسے ہندی میں بہلانا اور بہلانا کہتے ہیں ۵ ھَذَیَان بیہودہ گوی ۶ قِیل اور قال دونو مصدر ہیں طول کلام اور گفتگوے بفایدہ کے موقع پر بولی جاتی ہیں جیسے ہندی میں بکواس کہتے ہیں (۱) ہزج محذوف ۔ سالم وزن اسکا یہہ ہے مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن ۔ قافیہ متواتر۔

(١) إِذَا مَا النَّاسُ جَرَّبَهُمْ لَبِيبٌ — آخر

فَإِنِّي قَدْ أَكَلْتُهُمُو وَذَاقَا

فَلَمْ أَرَ وُدَّهُمْ إِلَّا خِدَاعًا

وَلَمْ أَرَ دِينَهُمْ إِلَّا نِفَاقًا

(٢) مَا فِي زَمَانِكَ مَنْ تَرْجُو مَوَدَّتَهُ — آخر

وَلَا صَدِيقٌ إِذَا خَانَ الزَّمَانُ وَفَى

فَعِشْ فَرِيدًا وَلَا تَرْكُنْ إِلَى أَحَدٍ

هَا قَدْ نَصَحْتُكَ فِيمَا قُلْتُهُ وَكَفَى

(٣) إِنْ قَلَّ مَالِي فَلَا خِلٌّ يُصَاحِبُنِي — آخر

اگر عقلمند آدمی نے لوگونکو جانچکر تجربہ کیا ہے * تو مینے کھایا ہوا ہے (یعنے زیادہ تر تحقیق کیا ہے) پس محبت اُنکی نہ دیکھی مگر فریب * اور دین اُنکا نہ دیکھا مگر دغا

اس زمانہ میں کوئی ایسا آدمی نہیں جس سے محبت کی امید ہو * نہ کوئی ایسا دوست ہے کہ جب زمانہ دغا کرے تو وہ وفا کرے * پس اکیلا ہی عیش کر اور کسی کا بھروسا نکر * سُنتا ہی ؟ جو کچھ مینے کہا نصیحت کی ہے اور یہہ کافی ہے

اگر میرا مال تھُڑ جاوے تو کوئی دوست نہیں جو ساتھ دوے ۔

ل نفاق دورُوئی یعنے ظاہر کچھ باطن کچھ ۔

(۱) یہہ قطعہ بھی بحر سابق میں ہے (۲) بحر بسیط ۔ دیکھو پہلے مصرع کا دوسرا اور چوتھا جز مخبون ہے وزن سالم اسکا مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن قافیہ متراکب (۳) بحر بسیط ۔ پہلے مصرع میں دیکھو عروض مخبون ہے ۔ باقی میں خود خیال کرو ۔ قافیہ متواتر ۔

اَوْزَادَ مَالِي فَكُلُّ النَّاسِ خُلَّانِي

فَكَمْ عَدُوٍّ لِاَجْلِ الْمَالِ صَاحَبَنِي

وَكَمْ صَدِيقٍ لِفَقْدِ الْمَالِ عَادَانِي

آخر اِقْرِنْ بِرَائِكَ رَاىَ غَيْرِكَ وَاسْتَشِرْ

فَالرَّأْيُ لَا يَخْفَىٰ عَلَى الاِثْنَيْنِ

فَالْمَرْءُ مِرْآةٌ تُرِيهِ وَجْهَهُ

وَيَرىٰ قَفَاهُ بِجَمْعِ مِرْآتَيْنِ

آخر تَاَنَّ وَلَا تَعْجَلْ لِاَمْرٍ تُرِيدُهُ

وَكُنْ رَاحِمًا لِلنَّاسِ تُبْلَىٰ بِرَاحِمِ

اگر بہتات ہو جاے تو سب آدمی دوست ہیں * بہت سے دشمن ہیں
کہ مال کے سبب سے میرے مصاحب بن گئے * اور بہت سے دوست
ہیں کہ مال کے جاتے رہنے سے میرے دشمن ہو گئے

اپنے راے کو اپنے سوا کسی اور کی راے سے بہی ملا اور مشورہ
کر * کہ عقل کی بات دو آدمیوں میں چہپی نہیں رہتی * ایک
آدمی ایک آئینہ ہے کہ اُ سسے اُسکا مُنہہ ہے دکھا دیتا ہے *
اور اگر دو آئینے (جمع ہوں تو اون میں) اُسکی پیٹہہ بہی
دکھائی دیتی ہے

آہستگی کر اور جس بات کا ارادہ ہے جلدی نکر * لوگوں پر رحم کر
کہ تجھے بہی رحم والے سے پالا پڑے ۔

---

(۱) کامل وزن سالم - متفاعلن تین بار - مضمر ہو کر مستفعلن بہی ہو جاتا ہے - قافیہ متواتر (۲) طویل
دیکھو پہلے مصرع میں پہلا اور چوتھا جز مقبوض ہے باقی میں خود غور کرو سالم
وزن فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن - قافیہ متدارک ۔

۱ یعنے دو آئینہ آمنے سامنے رکھکر بیچمین بیٹھے تو اپنی پیٹہہ کو بہی دیکھہ سکتا ہے ۔

فما من يدٍ إلّا يدُ اللهِ فوقها

ولا ظالمٍ إلّا سيُبلى بظالمٍ

(١) لا تظلمنّ إذا ما كنتَ مقتدرًا آخر

إنّ الظّلومَ على حدٍّ من النّقمِ

تنامُ عيناكَ والمظلومُ منتبهٌ

يدعو عليكَ وعينُ اللهِ لم تنمِ

(٢) يا وجدُ لا تُبقي عليَّ ولا تذرْ آخر

هامُ مهجتي بينَ المشقّةِ والخطرِ

يا سادتي رِقّوا العبدِ ذلّ في

کوئی ہاتھ نہین کہ جسکے اوپر خدا کا ہاتھ نہو - اور کوئی ظالم نہیں مگر یہہ کہ عنقریب اُسی بہی کسی ظالم سے پالا پڑے گا

جب تجھے قدرت ہو تو کسی پر ظلم نکر- کیونکہ ظالم انتقام کے کنارہ ہی پر ہے * تیری آنکھیں خواب غفلت میں ہیں اور مظلوم ہشیار ہے - خدا سے تیرے لیئے بد دعا کر رہا ہے - اور خدا کی آنکھ سوتی نہیں *

اے غم تو مجھ پر رحم نہیں کرتا اور نہیں چھوڑتا * یہہ دیکھہ میری جان مشقت اور خطر میں پڑی ہوئی ہے * اے میرے سردار و بندہ پر رحم کرو -

---

۱ وَجَدَ غمگین ہونا - غم واندوہ ۲ عرب کے محاورہ میں کہتے ہیں کہ اَبْقَیْتُ عَلَیْکَ یعنے مینے تجہپر رحم کیا اور رعایت کی ۳ محاورہ میں کہتے ہیں کہ وَذَرَہُ یعنے اُسے چھوڑ دیا لَاتَذَرُ مضارع میں سے واو مثال کا گر پڑا (۱) بسیط - پہلے مصرع میں دیکھو دوسرا اور چوتہا مخبون ہے یعنے فاعلن سے فعلن ہو گیا ہے - سالم وزن یہہ ہے - مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن - قافیہ متراکب (۲) بحر کامل - وزن سالم اسکا یہہ ہے - متفاعلن متفاعلن متفاعلن - مگر اضمار کے سبب سے اکثر اجزا مستفعلن کے وزن پر ہو جاتے ہین - قافیہ متدارک -

شَرَعَ الْهَوىٰ وَعَنَّىٰ قَوْمٍ افْتَقَرْ

مَا حِيلَةُ الرَّامِي إِذَا الْتَقَتِ الْعِدىٰ

وَأَرَادَ رَمْيَ السَّهْمِ فَانْقَطَعَ الْوَتَرْ

وَإِذَا تَكَاثَرَتِ الْهُمُومُ عَلَى الْفَتىٰ

وَتَرَاكَمَتْ أَيْنَ الْمَفَرُّ مِنَ الْقَدَرْ

وَلَكُمْ أُحَاذِرُ مِنْ تَفَرُّقِ شَمْلِنَا

لٰكِنْ إِذَا نَزَلَ الْقَضَا عَمِيَ الْبَصَرْ

آخر (١) كُنْ حَلِيماً إِذَا بُلِيتَ بِغَيْظٍ

وَصَبُوراً إِذَا أَتَتْكَ مُصِيبَةٌ

کہ عشق کی راہ میں ذلیل وخوار ہے اور اپنی قوم کا دولت مند تھا کہ فقیر ہو گیا ٭ تیر انداز ایسے موقع پر کیا کرے ؟ کہ دشمن سے سامنا ہو گیا چاہتا تھا کہ تیر مارے جو چلّہ ٹوٹ گیا ٭ جبکہ جوان مرد پر غموں کا ہجوم ٭ اور کثرت ہو تو قضا و قدر سے گریز کہاں ؟ ٭ اکثر ہوا ہے کہ میں اپنی جمعیت کے تفرقہ سے بچاؤ کر رہا تھا × لیکن جب قضا آئے تو بینائی جاتی رہے

جب غصہ میں مبتلا ہو تو بردباری کر × اور مصیبت آئے تو صبر کر ٭

---

۱ شَرَع رستہ ۲ ھَوَیٰ عشق ۳ حیلہ تجویز یا تدبیر ۴ اِلْتِقَاء باب افتعال کا مصدر ہے مجرد اسکا لَقِیَ ہے یعنے ملنا بعض دفعہ ایسے موقع پر آتا ہے جیسے ہم کہتے ہیں کہ دشمن سے مُٹھ بھیڑ ہو گئی۔

(۱) بحر خفیف۔ وزن سالم اسکا یہہ ہے۔ فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن مگر بعض اجزا مخبون ہین یعنے فاعلاتن کی جگہ فعلاتن اور مستفعلن کی جگہہ مفاعلن آیا ہے۔ دیکھو پہلے مصرع مین دوسرا اور تیسرا جز مخبون ہے۔ قافیہ متواتر۔

إِنَّ اللَّيَالِي مِنَ الزَّمَانِ حَبَالى

مُثْقَلَاتٍ يَلِدْنَ كُلَّ عَجِيبَه

(۱) اِصْبِرْ فَفِي الصَّبْرِ خَيْرٌ لَوْ عَلِمْتَ بِهِ آخر

لَطِبْتَ نَفْساً وَّلَمْ تَجْزَعْ مِنَ الْأَلَمِ

وَاعْلَمْ بِأَنَّكَ لَوْ لَمْ تَصْطَبِرْ كَرَمًا

صَبَرْتَ رَغْمًا عَلَى مَا خَطَّ بِالْقَلَمِ

(۲) اَلْهَمُّ مُجْتَمِعٌ وَالشَّمْلُ مُفْتَرِقٌ آخر

وَالدَّمْعُ مُسْتَبِقٌ وَالْقَلْبُ مُحْتَرِقٌ

زَادَ الْغَرَامُ عَلَى مَنْ لَا قَرَارَ لَهُ

کہ راتیں زمانہ کی حاملہ ہیں + حاملہ بھی ایسی کہ سارے عجائبات ہی پیدا ہوتی ہیں۔

صبر کر کہ صبر میں بڑا فایدہ ہے اگر تو سمجھے + تو اسی میں دل و جان سے خوش ہو غم سے بیقرار نہو * اور یہہ جان لے کہ اگر بھلی طرح صبر نکریگا + تو جس طرح قلم تقدیر سے لکھا گیا ہے بری طرح صبر کرنا پڑیگا *

غم اکھٹا ہے اور جمعیت بکھری ہوئی ہے + آنسو بڑھے چلے جاتے ہیں اور دل جلا جاتا ہے * جسکو (پہلے ہی) قرار نہ تھا اُسیر سوزش عشق زیادہ ہو گئی۔

ا حُبالیٰ جمع حُبلےٰ کی یعنے پیٹ والی عورت اس وزن کی جمع حبائل یعنے فَوَاعِل کے وزن پر نہیں آتی تاکہ دو الف ایک جگہہ جمع نہو جائیں اسواسطے آخر میں ایک الف بڑھا دیتے ہیں ۲ أَثْقَلَتِ المرأۃ صاحب ثِقَل یعنے حمل والی ہو گئی مُثقِلَہ پیٹ والی۔ لام تاکید کا ہے ۳ طِیب خوشبوی طَابَ منہ برخلاف کراہت کے یعنے اُس سے جی خوش ہوا ۴ رَغْم کراہت ذلّت یعنے بُری طرح بُری حالت (۱) بحر بسیط تیسرا جزو اور عروض مخبون ہے کہ مستفعلن سے مفاعلن اور فاعلن سے فَعِلُن ہو گیا ہے۔ وزن سالم یہہ ہے۔ مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن قافیہ متراکب۔

(۲) بحر بسیط یہہ بھی مخبون ہے۔ دیکھو پہلے مصرع میں دوسرے اور چوتھے جزمیں زحاف ہے۔ یعنے فاعلن سے فَعِلُن ہو گیا ہے۔ قافیہ متراکب۔

وَقَدْ ضَنَاهُ الْهَوٰی وَالشَّوْقُ وَالْقَلَقُ

یَا رَبِّ اِنْ کَانَ شَیْئٌ فِیْهِ لِیْ فَرَجٌ

فَامْنُنْ عَلَیَّ بِهٖ مَا دَامَ لِیْ رَمَقٌ

جِسْمِیْ غَدَا مَنْزِلُ الْاَسْقَامِ وَالْمِحَنِ

(۱) مِنْ اَجْلِ ظَبْیٍ بَعِیْدِ الدَّارِ وَالْوَطَنِ

فَیَا نَسِیْمَا زَرُوْدٍ هَیِّجَا شَجَنِیْ

بِاللّٰهِ رَبِّکُمَا عُوْجَا عَلٰی سَکَنِیْ

وَعَاتِبَاهُ لَعَلَّ الْعَتْبَ یَعْطِفُهُ

وَحَسِّنَا الْقَوْلَ اِذْ یُصْغِیْ لِقَوْلِکُمَا

اور (تذکرہؔ) عاشقون کے خبر کو بہی آپسمیں بیان کرو - اپنی نیکی
سے مجھے بہی بہرہ یاب کرو - میری عرض کرو اور اپنی بات میں
یہہ بہی کہو کہ (تجھے بہی کچھ خبر ہے) تیرے بندہ کا کیا حال ہے جدائی
میں - جو کہ اُسے جان سے کھوے دیتی ہے * نہ کوئی گناہ ہے
کہ اُسنے کیا ہو نہ کوئی برخلافی * نہ کسی اور کیطرف اسکا دل
مائل ہوا - نہ کچھ بد معاملگی کی * نہ کسی عہد محکم کو توڑا نہ کجروی
کی (اِن باتوں کو سنکر) اگر وہ مسکرائے تو نرمی سے یہہ کہو کہ تیرا
کیا نقصان ہوا اگر وصال سے اُسکی حاجت روائی کردے -

۱ اِسْتِدْرَاج ایک خبر کا دوسرے خبر میں درج کرنا یعنے تم اپنے باتوں میں کچھہ عاشق
کی باتیں بہی بیان کردینا ۲ اِیْلَاء مالک کردینا او لیا امر کے تثنیہ کا صیغہ ہے ۳
مُحَارَفَۃ انحراف کرنا یعنے پہرنا یا معاملہ میں دغا کرنے ۴ مُعَاسَفَہ ٹیڑہے رستے چلنا
۵ اِسْعَاف حاجت روا کرنی -

فَاِنَّهُ بِكَ مُشْغُوفٌ كَمَا يَحِبُ
وَطَرْفُهُ سَاهِرٌ يَبْكِي وَيَنْتَحِبُ
فَاِنْ اَبَانَ الرِّضٰى فَالْقَصْدُ وَالْاَرَبُ
وَاِنْ بَدَا الْكُمَا فِي وَجْهِهِ غَضَبُ

فَغَالِطَاهُ وَقُولَا لَيْسَ نَعْرِفُهُ

(۱)
اٰخر تَبَدّٰى فِي قَمِيصٍ مِنْ بَيَاضٍ
بِاَحْدَاقٍ وَاَجْفَانٍ مِرَاضٍ
فَقُلْتُ لَهُ عَبَرْتَ وَلَمْ تُسَلِّمْ
وَاِنِّيْ مِنْكَ بِالتَّسْلِيْمِ رَاضٍ

اور محبت اور شوق اور بیقراری نے اُسے بیمار کر دیا ہے - الٰہی اگر اسی میں میرے لیئے کچھ - بھلائی ہو تو جب تک دم باقی ہے مجھے یہی عنایت کر (مخمس کا ترجمہ) میرا بدن محنتوں اور دکھوں کا گھر ہو گیا بسبب (فراق) اُس معشوق کے کہ جسکا گھر اور وطن دُور ہے - اَے مقام رزوو کی نسیم و صبا تمنے میرے دکھ کو اور بھی بھڑکا دیا - تمھیں اپنے خدا کی قسم ہے میرے گھر کی طرف پھرو - اور اُس (معشوق) پر غصّے ہو شاید اُسے غصّہ کچھہ نرمائے ✻ اور جب تم دونو کی بات کو سُننے لگے تو بات کو خوبصورتی سے کہو -

---

۱ رَمَق دم آخر کہ جب وہ نکل جاوے تو انسان مرجاوے ۲ ظبی ہرنی یہاں معشوق مراد ہے شمال جو ہوا کہ قطب اور بنات النعش کیطرف سے چلے صَبَا فصل بہار کی باد شرقی - نسیم خوش آیندہ ہوا - شاعر لوگ نسیم اور صبا کیطرف خطاب کرکے پیام اور کلام کیا کرتے ہیں - یہاں لفظ نسیم کو تثنیہ کرکے خطاب کیا مراد اس سے نسیم اور صبا ہے اور اسے تغلیب کہتے ہیں - بحر بسیط - پہلے مصرع میں دیکھو عروض مخبون ہے یعنے فاعلن سے فعلن ہو گیا ہے وزن سالم یہہ ہے - مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن مخمس میں قافیہ پانچویں مصرع کا کہتے ہیں وہ یہاں تراکب ہے -

وَاسْتَدْرِجَا خَبَرَ الْعُشَّاقِ بَيْنَكُمَا

وَاَوْلِيَانِى جَمِيْلاً مِّنْ صَنِيْعِكُمَا

وَعَرِّضَا بِى وَقُوْلاَ فِى حَدِيْثِكُمَا

مَا بَالُ عَبْدِكَ بِالْهِجْرَانِ تُتْلِفُه

مِنْ غَيْرِ ذَنْبٍ جَنَاهُ اَوْ مُخَالَفَةٍ

اَوْ مَيْلِ قَلْبٍ لِغَيْرٍ اَوْ مُحَارَفَةٍ

اَوْ نَقْضِ عَهْدٍ وَثِيْقٍ اَوْ مُعَاسَفَةٍ

فَاِنْ تَبَسَّمَ قُوْلاَ فِى مُلاَطَفَةٍ

مَا ضَرَّ لَوْ بِوِصَالٍ مِنْكَ تُسْعِفُه

(اور یہہ کہو کہ) حقیقت میں وہ تجھپر ایسا عاشق ہے کہ جیسا چاہیے
آنکھ اُسکی بیخواب ہے روتا ہے اور نالاں ہے۔ اگر اُسنے خوشی
ظاہر کی تو عین مقصود اور عین مراد ہے۔ اور اگر تمہیں اُسکے
چہرہ سے غصہ معلوم ہو تو بہلا وادیگر کہدو کہ ہم تو اُسے پہچانتے
بہی نہیں۔

(معشوق) ایک سفید کرتا پہنے نمودار ہوا + آنکھیں بہی بیمار اور
پلکیں بہی بیمار + میں نے کہا کہ پاس ہوکر نکلا اور سلام علیک
بہی نہ کی؟ حالانکہ میں تیری تسلیم میں راضی ہوں۔

۱ مشغوف وہ عاشق کہ جسکی محبت شِغَاف تک پہنچ گئی ہو شِغَاف دلکا ایک پردہ ہے۔

۲ تسلیم سلام کرنا اور بات کو مان لینا۔

(۱) بحر ہزج محذوف ـ سالم وزن یہہ ہے مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن ـ قافیہ متواتر
حذف کے سبب سے عروض میں بجائے مفاعیلن کے مفاعی ہوجاتا ہے = فعولن کے

تَبَارَكَ مَنْ كَسَا خَدَّيْكَ وَرْدًا

وَيَخْلُقُ مَا يَشَاءُ بِلَا اعْتِرَاضٍ

فَقَالَ دَعِ الْجِدَالَ فَإِنَّ رَبِّي

بَدِيعُ الصُّنْعِ مِنْ غَيْرِ انْتِقَاضٍ

فَثَوْبِي مِثْلُ وَجْهِي مِثْلُ حَظِّي

بَيَاضٌ فِي بَيَاضٍ فِي بَيَاضٍ

(۱)
آخر

تَبَدَّى فِي قَمِيصٍ مِّنْ شَقِيقٍ

عَدُوٌّ لِي يُلَقَّبُ بِالْحَبِيبِ

فَقُلْتُ مِنَ التَّعَجُّبِ أَنْتَ بَدْرٌ

برکت والا ہے (وہ پروردگار) کہ جسنے تیرے دونو رخساروں کو گلرنگ کپڑے پہنائے + اور جو چاہتا ہے سو بلے روک ٹوک پیدا کرتا ہے * اُسنے کہا کہ جھگڑے کو چھوڑ۔ حق یہہ ہے کہ پروردگار میرا + عجیب کاریگر ہے کہ جسمیں کوئی اختلاف نہیں کرسکتا * میرے کپڑے میرے منہہ کی طرح میرے نصیبہ کی ہمرنگ ہیں + سفیدی میں سفیدی اور اُسمیں سفیدی ہے۔

معشوق لال کرتا پہنے ہوے نمودار ہوا + ہے تو میرا دشمن اور نام کا حبیب ہے * مینے متعجب ہوکر کہا کہ تُو تو چودہویں رات کا چاند ہے۔

---

۱ جدال لڑائی جھگڑا۔ اور اہل منطق کی اصطلاح میں اس سے یہہ مراد ہے کہ مقدماتِ مشہورہ ومسلمہ کے رو سے مخالف کو بند کرکے بات کو تسلیم کروانا جسمیں تحقیق حق سے کچھہ غرض نہو ۲ رب پالنے والا۔ اسواسطے یہہ بہی ایک نام خدا کا ہے ۳ شقایق اور شقایق النعمان لالہ کے پھول۔ اسم جنس ہے واحد جمع کے لیئے یکسان۔ بعض کا قول ہے شقیق اسکا مفرد ہے۔ مگر یہاں لال رنگت مراد ہے۔ نعمان ابن منذر بادشاہِ عراق اپنے باغ میں لالہ کے تختہ کیطرف گزرا ویکھکر کہا کہ مَا اَحْسَنَ هٰذِهِ الشَّقَائِقُ کیا خوب لالہ ہے ۔ اور اسکی حفاظت کے لیئے حکم دیا جب سے شقایق النعمان اُسکی طرف منسوب ہوگیا ۴ شاعر کہتا ہے کہ اصل میں تو دشمن ہے اور نام حبیب یعنے دوست ہے ع برعکس نہند نام زنگی کافور

(۱) دیکھو بحر سابق۔

وَقد اقبلت فی زیٍّ عجیبٍ
اَحُمرةُ وَجنتیك كستك هذا
اَمْ انتَ صبغتهُ بِدمِ القُلوبِ
فقَالَ الشّمسُ اَهْدَتْ لی قَمیصًا
قَریبَ العَهدِ مِنْ شَفقِ المَغیبِ
فثوبی وَالمُدامُ وَلونُ خدّی
شَقیقٌ فی شَقیقٍ فی شَقیقٍ
(۱)
آخر تبدّی فی قَمیصٍ مِنْ سَوادٍ
تجلّی فی الظّلامِ علی العِبادِ

مگر عجیب لباس میں آیا * کیا تیرے رخساروں کی سرخی نے
تجھے یہہ کپڑے پہنائے - یا دلوں کے خون میں تو نے ہی
انھیں رنگا ہے * وہ بولا کہ آفتاب نے مجھے یہہ کُرتا تحفہ
بھیجا ہے - جبکہ وہ قریب شفقِ مغرب کے تھا *
پس میرا لباس اور شراب اور میرے رخسارہ کا رنگ
+ لالہ میں لالہ اور اُس میں لالہ ہے
سیاہ کُرتے میں نمودار ہوا - لوگوں کو اندھیرے میں ۱
چمکت معلوم ہوا -

ـــــــــ

ـلے عباد جمع عبد کی ہے - بندگان خدا - خلق خدا -

(۱) دیکھو بحر سابق -

فَقُلْتُ لَهُ عَبَرْتَ وَلَمْ تُسَلِّمْ

وَاَشْمَتَّ الْحَوَاسِدَ وَالْاَعَادِیْ

فَثَوْبُكَ مِثْلُ شَعْرِكَ مِثْلُ حَظِّی

سَوَادٌ فِی سَوَادٍ فِی سَوَادِ

(۱) آخر

اَمَا وَاللّٰہِ لَوْ تَجِدِیْنَ وَجْدِیْ

لَوَلّٰی مُعْرِضًا عَنْكِ الْقَرَارُ

وَقَدْ تَرَكْتُكَ صَبًّا مُسْتَهَامًا

فَتَاةٌ لَا تَزُوْرُ وَلَا تُزَارُ

اِذَا وَعَدَتْكَ صَدَّتْ ثُمَّ قَالَتْ

میںنے اس سے کہا کہ تو پاس سے نکلا اور سلام بہی نہ کیا +
اور میرے دشمنوں اور حاسدونکو خوش کیا * تیرے
کپڑے بہی تیرے بالوں کی طرح میری قسمت کے ہمرنگ
ہیں - سیاہی میں سیاہی اور اُسمیں سیاہی -
سنتا ہے ۹ قسم خدا کی جو عشق مجہے ہے + اگر تجہے ہو تو ۱
صبر و قرار تجہسے مُنہہ پہیر کے بہاگے * ایک نوجوان (معشوق)
نے اسطرح دل سوختہ و سرگردان کرکے چھوڑ دیا ہو +
کہ نہ پھر آکر دیکہے اور نہ دکھائی دے * جب وعدہ بہی کرے
تو پہر جاسے اور کہے -

۱ (اِشمَاتْ) دیکھو صفحہ (۲۵۵) ۲ وَلّٰی یعنے مُنہہ پہیرا ۳ اِعْرَاض
مُنہہ پہیرنا یعنے پہرا درانحالیکہ اعراض کرنے والا تہا دونو فعل ہم معنے ہیں اسلیئے
ایک میں تجرید کرلیں گے ۴ صُدُوْد پہر جانا اور منہہ پہیرنا - یہاں یہہ مراد ہے
کہ وعدہ کرے اور پہر اوسے پورا نکرے -

(۱) دیکھو پہلی بحر -

كَلامُ اللَّيلِ يَمحُوهُ النَّهارُ

(۱)
آخر مَتىٰ تَصحُو وَقلبُكَ مُستَطارُ

وَلَمْ تَهجَعْ وَقدْ مَنعَ القَرارُ

أمَا يَكفيكَ أنَّ العَيرَ عَبرىٰ

وَفِي الأحشاءِ مِن ذِكراكَ نارُ

تَبسَّمَ ضَاحِكاً إذْ قَالَ عُجباً

كَلامُ اللَّيلِ يَمحُوهُ النَّهارُ

(۲)
آخر تَمادىٰ الحُبُّ وَانقَطَعَ المَزارُ

وَجاهَرنا فَلَمْ يُغنِ الجِهارُ

کہ رات کی بات کو دِن مٹا دیتا ہے۔

جبکہ تیری نیند جاتی رہی ہوا ور دل (غم سے) اُڑا ہوا ہو۔ رات کو تو سوتا نہو اور آرام کا حکم نہو* (اے دوست) کیا آنسو بھری آنکھ تجھے کافی نہیں + اور (یہہ عالم ہے کہ) دل و جگر میں تیری یاد سے آگ لگی ہوئی ہے * مسکرا کر ہنسا اور غرور سے بولا کہ رات کی بات کو دِن بہلا دیتا ہے

محنت نے طول کھینچا اور دیکھنا چھٹ گیا + اور روبرو ہو کر جھگڑے۔ مگر اُسنے بھی کچھہ فائدہ نکیا *

۱؎ محو لکھے کو مٹا دینا۔ یہاں یہہ مراد ہے کہ رات کی بات کو صبح مٹا دیتی ہے یعنے بھلا دیتی ہے یا رات کا وعدہ صبح کو واجب الوفا نہیں رہتا ۲؎ صحو جاگنا۔ ہوشیار ہونا صحے من النوم جاگا صحی من التسکر نشہ سے ہوش میں آیا ۳؎ ھجوع رات کو سونا

۴؎ احشاء دل جگر وغیرہ اندرونی اعضا۔

(۱) دیکھو بحر سابق۔

(۲) ایضاً۔

وَلَيْلَةَ اَقْبَلَتْ فِي الْقَصْرِ سَكْرَى
وَلٰكِنْ زَيَّنَ السُّكْرَ الْوَقَارُ

وَقَدْ سَقَطَ الرِّدٰى عَنْ مَنْكَبَيْهَا
مِنَ التَّجْمِيْشِ وَانْحَلَّ الْاِزَارُ

وَهَزَّ الرِّيْحُ اَرْدَافًا ثِقَالًا
وَغُصْنًا فِيْهِ رُمَّانٌ صِغَارُ

فَقُلْتُ عِدِيْ مُحِبَّكِ وَعْدَ صِدْقٍ
فَقَالَتْ فِيْ غَدٍ يَصْفُو الْمَزَارُ

نَجِئْتُ غَدًا فَقُلْتُ الْوَعْدَ قَالَتْ

اور جس رات کو وہ محل میں آئی تو مست ہو رہے تھے - مگر مستی کو
بھی اسکی تمکنت نے ایک زیب دیدی تھی * چادرہ اُسکے شانوں
پر سے ڈھلک پڑا تھا + اُوڑھنی ناز و انداز سے کُھل گئی تھی *
ہوا بھاری بھاری چوتڑوں کو + اور (قد کی) ٹہنی کو ہلاتی تھی
کہ جسمیں چھوٹے چھوٹے انار لگے تھے * مینے کہا کہ اپنے چاہنے والے
سے ایک سچا وعدہ کر + وہ بولی کہ کل صاف صاف وعدہ ہوگی
* میں صبحکو آیا اور کہا کہ - (کیوں صاحب وہ) وعدہ ؟ - بولی کہ

۱ تجنیس دل لگی اور محبت کی باتیں کرنی ۲ اِزَار اُوڑھنے کی ہر چیز اور جس سے
بدن ڈھکے اُسے عرب میں اِزار کہتے ہیں ۳ اَردَافْ جمع رِدف کی یعنے جو چیز پیچھے ہو -
مگر مراد اس سے چوتڑ ہیں عرب کے حسن میں موٹے موٹے چوتڑوں کے بڑی تعریف
ہے -

كَلاَمُ اللَّيْلِ يَمْحُوهُ النَّهَارُ

آخر وَكَمْ لِلّٰهِ مِنْ لُطْفٍ خَفِيٍّ

يَدِقُّ خَفَاهُ عَنْ فَهْمِ الذَّكِيِّ

وَكَمْ يُسْرٍ اَتٰى مِنْ بَعْدِ عُسْرٍ

وَفَرَّجَ لَوْعَةَ الْقَلْبِ الشَّجِيِّ

وَكَمْ هَمٍّ تُعَانِيْهِ صَبَاحًا

فَتَعْقِبُهُ الْمَسَرَّةُ بِالْعَشِيِّ

اِذَا ضَاقَتْ بِكَ الْاَيَّامُ يَوْمًا

فَثِقْ بِالْوَاحِدِ الصَّمَدِ الْعَلِيِّ

رات کی بات کو صبح بُھلا دیتی ہے

کتنی ہی خدا کی مہربانیاں ہیں کہ پوشیدہ ہیں + اور انکی پوشیدگی تیز فہم کے فہم سے مخفی ہے * بہت سی آسانیاں ہیں کہ بعد مشکل کے پیش آئی ہیں + اور دل غمگین کی سوزش کو اُنھوں نے آرام دیا ہے * اور بہت سے ایسے غم ہیں کہ صبح کو اُٹھائے ہیں + اور پھر اسکے بعد شام کو خوشی حاصل ہو گئی * جب کبھی تجھپر تنگی کے دن ہوں تو خدائے یکتا اور بے نیاز اور عالی شان پر بھروسا کر۔

ے دقّ باریک ہونا اور پوشیدہ ہونا ۔ یہاں مراد ہے کہ اوسکی باریکی فہم ذکی کی حد سے بھی باریک ہے۔

ے معاناۃ تکلیف اُٹھانے یعنے دُکھ بھرنا

(۱) دیکھو بحر سابق ۔

(١) جَاءَ السُّرُورُ أزالَ الهَمَّ والحَزَنَا | آخر

ثُمَّ اجْتَمَعْنَا وأكْمَدْنَا حَوَاسِدَنَا

وَنَسْمَةُ الوَصْلِ قَدْ هَبَّتْ مُعَطَّرَةً

فَأحْيَتِ القَلْبَ والأحْشَاءَ والبَدَنَا

وَبَهجَةُ الأُنْسِ قَدْ لَاحَتْ مُخَلَّقَةً

وَفِي الخَوَافِقِ قَدْ دُقَّتْ بَشَائِرُنَا

لَا تَحْسَبُوا أنَّنَا بَاكُونَ مِنْ حَزَنٍ

لَكِنَّ مِنْ فَرَحٍ فَاضَتْ مَدَامِعُنَا

فَكَمْ رَأيْنَا مِنَ الأهْوَالِ وَانْصَرَفَتْ

خوشی نے آکر غم واندوہ کو رفع کردیا + ہم (اور وہ) پھر ملگئے اور حاسدوں کو جلا دیا * وصل کی نسیم عطر میں بسی ہوئی چلتی ہے (اُس نے) دل و جگر اور بدن میں جان ڈالدی * محبت کی خوشی دل بھر کر ظاہر ہوئی - اور سارے جہان میں ہمارے وصل کی شادیانے بج گئے * (کہیں تم) یہہ نہ سمجھنا کہ ہم غم سے روتے ہیں ہمارے آنسو تو مارے خوشی کے بہنے لگے ہیں * بہت سے خوفناک معاملے دیکھے (کہ ہوے) اور پلٹ گئے *

---

۱ کمد اندوہ دلی ۲ اکماد دل دُکہانا - اور دلی رنج دینا ۳ نسمۃ صبح کی ٹہنڈی ٹہنڈی خوشبو ہوا ۴ بہجۃ خوشی اور تروتازگی ۵ مُخلّقۃ جو چیز پوری اور تمام وکمال ہو ۶ خفق الرّجُلُ نیند سے اُونگ گیا خافقین مشرق اور مغرب کیونکہ صبح شام آفتاب وہاں ڈوبتا اور سر نکالتا ہے - یا دونو طرفیں زمیں آسمان کی خوافق سے جہاں مراد ہے - (۱) بحر بسیط - سالم وزن یہہ ہے مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن - دیکھو پہلے مصرع میں دوسرا اور چوتہا جز مخبون ہے یعنے فاعلن سے فعلن ہوجاتا ہے - قافیہ متراکب -

وَقَدْ صَبَرْنَا عَلَىٰ مَا هَيَّجَ الشَّجَنَا
فَسَاعَةٌ مِنْ وِصَالٍ قَدْ نَسِيتُ بِهَا
مَا كَانَ مِنْ شِدَّةِ الْأَهْوَالِ شَيَّبَنَا

(۱)

آخر
رُدُّوا عَلَيَّ حَبِيبِي — لَا حَاجَةً لِي بِمَالٍ
وَلَا أُرِيدُ هَدَايَا — مِنْ جَوْهَرٍ وَلَآلِي
قَدْ كَانَ عِنْدِي بَدْرًا — سَمَا بِأُفُقِ جَمَالٍ
وَفَاقَ حُسْنًا وَمَعْنًى — وَلَمْ يُقَسْ بِغَزَالٍ
وَقَدُّهُ غُصْنُ بَانٍ — أَثْمَارُهُ مِنْ دَلَالٍ
وَلَيْسَ فِي الْغُصْنِ طَبْعٌ — يَسْبِي عُقُولَ الرِّجَالِ

جس چیز نے غم کو برانگیختہ کیا اُسیر تو صبر کیا۔ (مگر) جس شدّت شوق نے ہمیں بڈّھا کر دیا + اُسے ایک دم کے وصل میں بھول گئی

میرا پیارا مجھے پھیر دو میں مال نہیں چاہتا مجھے جواہرات اور موتیونکے تحفے نہیں چاہئیں * میرے پاس ایک چودھویں رات کا چاند تھا + کہ افق جمال پر چڑھتا تھا * ظاہر و باطن میں سب پر فائق تھا۔ اُسے آھو پر نہیں قیاس کر سکتے * قد اُسکا درخت بان کی ٹہنی + اور پہل اُسکا ناز و انداز * ٹہنی میں یہہ جوہر کہاں کہ لوگوں کی عقلوں کو غارت کرے۔

۱ شوق بلندی ۲ بانٔ ایک درخت ہوتا ہے کہ اُسکے ٹہنیاں بہت لچکدار ہوتی ہین قد میں انار سے چھوٹا ہوتا ہے اور پتّے اُسکے بید سے مشابہہ ہوتے ہیں۔ لوبئے کا سا بیج ہوتا ہے اسکا تیل بھی نکلتا ہے چنانچہ دُہن البان مشہور ہے۔

(۱) بحر مجتث مخبون۔ دیکھو پہلے مصرع میں دوسرا جز فاعلاتن سے فعلاتن ہو جاتا ہے۔ سالم وزن یہہ ہے مستفعلن فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن۔ قافیہ۔ متواتر۔

رَبَّيتُهُ وَهُوَ طِفلٌ	عَلَى مِهَادِ الدَّلَالِ
وَاِنَّنِي لَحَزِينٌ	عَلَيهِ مَشغُولُ بَالِ

(۱) آخر

بَيضَاءُ مَصقُولَةُ الخَدَّينِ نَاعِمَةٌ
كَاَنَّهَا لُؤلُؤٌ فِي الحُسنِ مَكنُونٌ
فَقَدُّهَا اَلِفٌ يَزهُو وَمَبسِمُهَا
مِيمٌ وَحَاجِبُهَا مِن فَوقِهِ نُونٌ
كَاَنَّ اَلحَاظَهَا نَبلٌ وَحَاجِبُهَا
قَوسٌ عَلَى اَنَّهَا بِالمَوتِ مَقرُونٌ
بِالخَدِّ وَالقَدِّ اِن تَبدُ وَافَوجَنَتهَا

یعنے اُسے بچپن میں ناز کے پنگورے میں پرورش کیا (حقیقت یہہ ہے کہ) میں اُسکے غم میں ہوں اور دل اُسی میں لگا ہوا ہے۔
* گوری - دمکتے ہوے رخساروں والی! - نازک اندام + گویا وہ ایک موتی ہے کہ حسن میں چھپی ہوئی ہے + قد اُسکا الف ہے کہ بھلا معلوم ہوتا ہے - اور دہن اُسکا + میم ہے - بھویں اُسکے اوپر نون ہے + چتون اُسکے گویا تیر ہیں - اور بھوں اُسکی + کمان ہے - اِس دلیل سے کہ وہ موت کے نزدیک ہے (کہ مجھے گور کنارہ پونچایا) * رخسارہ اور قد اگر دیکھئے تو رخسارہ اُسکا -

---

۱ مَبْسَم ظرف کا صیغہ کہویں تو معنے دہن اور اُس سے بسبب مشابہت کے میم مراد ہے - اور اگر مبسم یعنے تبسم ہو تو تبسم میں جتنا منہہ کہلے اُس سے بہی میم کے درمیان کی سفیدی مراد ہو سکتے ہے ۲ لَحَظ گوشہ چشم سے دیکہنا اَلحَاظ جمع یعنے کن انکھونکی نگاہ ہے

(۱) بسیط - پہلے مصرع میں عروض مخبون ہے یعنے فاعلن سے فعلن ہو گیا ہے - باقی خود خیال کرو - بسالم وزن یہہ ہے مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن - قافیہ متواتر -

وَرْدٌ وَآسٌ وَرَيْحَانٌ وَنِسْرِينٌ

وَالْغُصْنُ يَعْهَدُ فِي الْبُسْتَانِ مَغْرِسَهُ

وَغُصْنُ قَدِّكَ كَمْ فِيهِ بَسَاتِينُ

(١) آخر

تَذَكَّرْتُ أَيَّامَ الْوِصَالِ بِقُرْبِكُمْ

فَهَيَّجَ قَلْبِي بِالْغَرَامِ لَهِيبُ

فَوَاللهِ مَا فَارَقْتُكُمْ بِإِرَادَتِي

وَلَكِنَّ تَصْرِيفَ الزَّمَانِ غَرِيبُ

سَلَامٌ وَتَسْلِيمٌ وَأَلْفُ تَحِيَّةٍ

عَلَيْكُمْ وَإِنِّي مُدْنِفٌ وَكَئِيبُ

گل سرخ ہو - اور آس ہو اور ریحان ہو اور سیوتی ہو * ٹہنی باغ میں اپنی تہالی کے پابند ہے + اور تیری قد کی ٹہنی میں کتنے ہی باغ ہیں *

۱ تمہارے پاس رہنے کے ایام وصال جب مجھے یاد آئے + تو دل نے عشق کے شعلہ کو بھڑکا دیا * خدا کی قسم میں تمسے اپنے ارادہ سے نہیں جدا ہوا - لیکن زمانہ کی گردش عجیب (آفت) ہے + تمیر سلام بندگی اور ہزار تحفے (نیاز کے) - حقیقت یہہ ہے کہ میں مریض ہوں اور بدحال ہوں -

۱ آس دیکھو حکایت ۱۴ صفحہ (۱۰۹) ۲ ریحان نازبو کا پہول - یا ہر ایک خوشبو پہول - یا ہری ہری گہاس ۳ دنف بیماری مُدنِف بیمار ۴ کآبَۃ بیماری و بدحالی -

(۱) بحر طویل پہلے مصرع میں تیسرا جز اور عروض مقبوض - یعنے فعولن سے فعولُ اور مفاعیلن سے مفاعلن ہو جاتا ہے - باقی اجزا میں خود غور کرو - وزن سالم اسکا فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن - قافیہ متواتر -

بَلغتُ المُرادَ وَزالَ العَنا آخر

لَكَ الحمدُ والشُّكرُ یا رَبَّنا

نَشَأتُ ذَلیلاً فقیرًا حقیرا

فَأعطانِی اللهُ کُلَّ المُنیٰ

مَلَکتُ البِلادَ قَهَرتُ العِبادَ

فَلَولاکَ ما کُنتُ یا رَبَّنا

أراکُم بِقَلبی مِن بلادٍ بَعیدةٍ آخر

تَراکُم تَرَونی بالقُلوبِ علیٰ بُعدٍ

فُؤادی وَطَرفی یاسِفانِ علیکُم

میں مراد کو پہنچ گیا اور رنج جاتا رہا + اے پروردگار حمد و شکر تیرا * میں ذلیل فقیر حقیر پیدا ہوا + خدا نے سارے آرزوئیں عطا کیں * شہروں کا مالک ہوا بندوں پر غالب ہوا + یارب اگر تو نہوتا تو میں بھی نہوتا۔

میں دل (کی آنکھوں) سے تمہیں دور کے شہروں سے بھی دیکھ رہا ہوں (دل) تمہیں دیکھ رہا ہے کہ تم مجھکو دلوں سے دور سمجھتے ہو * دل اور آنکھ میری تمپر افسوس کرتی ہے +

---

۱ ترانی تم مجھے دور دیکھتے ہو یعنے دور سمجھتے ہو۔ مطلب یہ ہے کہ جسطرح مجھے ہر وقت تمہارا خیال ایسا ہے گویا یہیں موجود ہو اسطرح تم مجھے نہیں سمجھتے۔

(۱) بحر تقارب۔ پہلے مصرع میں دوسرا جزو مقبوض یعنے فعولن سے فعولُ اور عروض محذوف ہے یعنے فعولن میں سے فَعَلْ رہگیا ہے۔ سالم وزن اسکا یہ ہے فعولن فعولن فعولن فعولن۔ قافیہ متدارک۔

(۲) بحر طویل۔ دیکھو پہلے مصرع میں عروض مقبوض ہے یعنے فعولن سے فعولُ رہ جاتا ہے۔ سالم وزن یہہ ہے۔ فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن قافیہ متواتر ہے اگر ما استفہامیہ ہو تو کہیں گے۔ یارب اگر تو نہوتا تو میں کیا تھا (میری کیا حقیقت تھی)

وَعِندَكُم رُوحِي وَذِكرُكُم عِندِي

وَلَستُ أَلَذُّ العَيشَ حَتّٰى أَرَاكُم

وَلَوكُنتُ فِي الفِردَوسِ أَوجَنَّةِ الخُلدِ

آخر أَيَا مَن حَازَ كُلَّ الحُسنِ طُرًّا

وَيَا حُلوَ الشَّمَائِلِ وَالدَّلَالِ

جَمِيعُ الحُسنِ فِي تُرْكٍ وَعُرْبٍ

وَمَا فِي الكُلِّ مِثلُكَ يَا غَزَالِي

فَاعطِف يَا مَلِيحُ عَلٰى مُحِبٍّ

بِوَعدِكَ لَوبِطَيفٍ مِن خَيَالِ

جان میرے تمہارے پاس ہے اور یاد تمہاری میرے پاس ہے * مین وہ نہیں کہ عیش کا مزہ لوں جب تک کہ تمکو نہ دیکھوں + اگرچہ فردوس اور باغ خلد ہی میں کیوں نہ ہوں *

او (صاحب حسن) جسنے کہ حسن کی سب صفتوں کو جمع کیا ہوا ہے + اے شیریں شمائل و شیریں ادا * سارا حُسن ترک میں اور عرب میں ہے + اے میرے آہو چشم تجھسا اِن سب میں ایک بھی نہیں * اے سانولی سلونی اپنے چاہنے والے پر وعدہ کے باب میں مہربانی کر + اگرچہ خیال خواب ہی مین ہو۔

---

۱ فِردوس جس باغ میں سب باغوں کی چیزیں موجود ہوں اور بہشت کے باغ کا بھی نام ہے ۲ جَنَّۃ جس باغ میں کھجور اور سب ثمردار درخت اور گلکاری کے درخت ہون جنّۃ اُسے اسواسطے کہتے ہیں کہ اُسکی زمین ان سب چیزوں سے ڈھکی ہوئی ہوتی ہے ۳ خُلُود ہمیشہ ایک جگہہ رہنا ـ اسی سے ہے خُلدِ جنّۃ بہشت کا باغ ۴ جاءَ اَلقَومُ طُرًّا یعنے سب آئے ایک بھی باقی نہیں رہا ۵ طَیف خواب کا خیال ـ طَافَ الخَیَالُ یعنے سوتے میں خیال آیا ـ

(۱) بحر ہزج مسدس عروض محذوف یعنے مفاعیلن سے مفاعل رہگیا ہے ـ سالم وزن اسکا یہہ ہے مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن ـ قافیہ متواتر ـ

حلا لی فیک ذلی وافتضاحی

وطاب لمقلتی سھر اللیالی

وما انا فیک اول مستھام

فکم قبلی قتلت من الرجال

رضیتک لی من الدنیا نصیبا

وانت اعز من روحی ومالی

(۱) قولی لطیفک ینثنی آخر

عن مضجعی وقت المنام

کی استریح وتنطفی

تیرے عشق میں مجھے اپنی ذلت و رسوائی مزا دیتی ہے + اور
راتوں کو جاگنا میری آنکھونکو اچھا معلوم ہوتا ہے * اور میں
ہی کچھہ تیرا پہلا عاشق نہیں + مجھسے پہلے کتنے ہی آدمیوں کو تو
قتل کر چکا ہے * دنیا میں جو میرا حصہ ہو اُس میں تو ہی مجھے ملجاے-
میں راضی ہوں + کہ تو مجھے جان اور مال سب سے عزیز ہے
اپنے خیال سے کہدے کہ میری خوابگاہ سے سونے کیوقت
جاے + تاکہ میں آرام لوں اور -

(۱) بحر کامل مضمر - مرفل یعنے متفاعلن اضمار کے سبب سے مستفعلن اور پھر ترفیل کے سبب سے متفاعلاتن (مستفعلاتن) ہو گیا ہے بحر سالم متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن - قافیہ متواتر -

نَارُ تَأجّجُ فِي العِظَامِ
دَنِفٌ تُقَلِّبُهُ الأكُفُّ
عَلَى بِسَاطٍ مِن سَقَامِ
أمَّا أنَا فَكَمَا عَلِمتِ
فَهَلْ لِوَصْلِكِ مِنْ دَوَامِ

آخر غَرَامِي مِنَ الأشْوَاقِ وَالسُّقْمِ زَائِدُ
وَمَالِي عَلَى جَوْرِ الزَّمَانِ مُسَاعِدُ
أُرَاعِي الثُّرَيَّا وَالسِّمَاكَ إذَا بَدَا
كَأنِّي مِنْ فَرْطِ الصَّبَابَةِ عَابِدُ

ہڈیوں میں جو آگ بھڑک رہی ہے وہ بھی بجھے + ایسا بیمار کہ جسے

بسترِ بیماری پر اوروں کے ہاتھ کروٹیں بدلتے ہیں * اور میرا

تو جیسا حال ہے تو جانتی ہی ہے + کیا تیرے وصل کے لیئے ہمیشگی

ہے ؟ یعنے نہیں ہے -

میرا عشق اور مرض کثرتِ اشتیاق سے بڑھتا جاتا ہے + اور

زمانہ کے ظلم پر کوئی میرا مددگار نہیں * ثریّا اور سماک جب نکلتے

ہیں تو میں دیکھتا رہتا ہوں + گویا کہ افراط عشق سے عابد (شب

بیدار) ہو گیا ہوں -

---

۱ اَکُفّ جمع کف کی - یعنے ہتیلے مراد یہہ ہے کہ ناطاقتی کے سبب سے آپ کروٹ
نہیں لے سکتا لوگ میری کروٹیں بدلتے ہیں ۲ مُرَاعَاۃ دیکھتے رہنا یا حفاظت کرنے
۳ ثَرِیّ مال کثیر - اسی سے ہے ثُرَیّا یہہ سات ستارے برج ثور کی گردن کے پاس
ہیں - چونکہ تھوڑی سے جگہہ میں سب اکٹھے ہو گئے ہیں اسلئے انکو ثریّا کہتے ہیں -
ہندستان کے اہل زبان اونہیں سات سہیلی کا جھمکا کہتے ہیں - ۴ سَمَاک بمعنے بلندی
سَمَاکَان دو ستارے ہیں - ایک تو شمال میں ہے اور پیچھے اوسکے ایک اور ستارا ہے کہ جسکے سبب سے
نیزہ کی صورت پیدا ہو گئی ہے اسواسطے اسکو سماکِ رَامِح کہتے ہیں دوسرا جنوب مین ہے
اسکے پیچھے ستارا کوئی نہیں اسلئے سَماکِ اَعزَل کہتے ہیں (۱) بحر طویل پہلے مصرع میں دیکھو
عروض مقبوض ہے یعنے مفاعیلن سے مفاعلن ہو گیا - دوسرے میں تیسرا اور چوتھا جز یعنے
ضرب بھی مقبوض ہے کہ فعولن سے فعولُ اور مفاعیلن سے مفاعلن رہگیا ہے - وزن
سالم یہہ ہے - فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن - قافیہ - متدارک -

أُرَاقِبُ نَجْمَ الصُّبْحِ حَتّٰى إِذَا أَتٰى

أَهِيمُ بِأَشْوَاقِي وَوَجْدِي زَائِدُ

وَحَقِّكُمُ مَا حُلْتُ عَنْ حُبِّكُمْ قِلًى

وَلَا أَنَا إِلَّا سَاهِرُ الْجَفْنِ وَاجِدُ

فَإِنْ عَزَّ مَا أَرْجُوهُ زَادَ بِيَ الضَّنَا

وَقَلَّ اصْطِبَارِي بَعْدَكُمْ وَالْمُسَاعِدُ

صَبَرْتُ عَلٰى أَنْ يَجْمَعَ اللهُ شَمْلَنَا

وَتُكْمَدُ مِنْ ذَاكَ الْعِدٰى وَالْحَوَاسِدُ

طَالَ الْبِعَادُ وَزَادَ الْهَمُّ وَالْقَلَقُ

آخر

صبح کے ستارے کی پاسبانی کرتا ہوں یہاں تک کہ جب وہ نکلتا ہے + تو شوقوں میں سرگشتہ ہوتا ہوں اور غم بڑہ جاتا ہے * مجھے تمہارے ہی حق کی قسم ہے کچھہ دشمنی کے سبب سے میں تمسے نہیں پھرا + اور کچھہ اور مجھے نہیں مگر یہہ ہے کہ آنکھیں بیخواب ہیں اور میں اندوہناک ہوں * جس بات کا امیدوار ہوں اگر وہ مشکل ہوئی تو (یہہ جان لوکہ) بیماری میری اور بھی بڑہی اور بعد تمہارے صبر بھی کمی کر جائیگا اور مددگار بھی * جب تک ہماری تمہاری پریشانی کو اللہ پھر جمع کرے اور دشمن اور حاسد اس سے غمناک ہوں تب تک اور صبر کرتا ہوں *

دُوریِ فراق نے بہت طول کہینچا اور غم اور بیقراری زیادہ ہوئی-

لہ مَرَاقبہ نگہبانی کی - یا امیدواری کی یا ڈر گیا کیونکہ خائف بہی عذاب سے ڈرتا رہتا ہے اور یہاں تینوں معنے تہوڑے تہوڑے فرق سے لگ سکتے ہیں لہ ہیَمان عشق کی سرگشتگی یا عقل پہر جانا ضَنَیٰ لاغری اور بیماری (۱) بحر بسیط دوسرا جز - اور جو تہا یعنے عروض مخبون - وزن سالم یہہ ہے مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن - قافیہ متراکب - خبن کے سبب سے فاعلن فعلن ہو گیا ہے -

وَمُهجَتِی فِی لَهِیبِ النَّارِ تَحتَرِقُ

وَشَابَ رَأسِی هَمًّا قَد بُلِیتُ بِهِ

مِنَ الغَرَامِ وَدَمعُ العَینِ یَندَفِقُ

اَقسَمتُ یَامُنیَتِی یَامُنتَهیٰ اَمَلِی

بِخَالِقِ الخَلقِ مِنهَا الغُصنُ وَالوَرَقُ

لَقَد حَمَلتُ غَرَامًا مِنكِ یَا اَمَلِی

اِن لَم یُطِق حَملَهُ فِی النَّاسِ مَن عَشِقُوا

وَاستَخبِرُوا اللَّیلَ عَنِّی فَهُوَ یُخبِرُكُم

اِن كَانَ جَفنِی طُولَ اللَّیلِ یَنطَبِقُ

اور جان میری شعلہ آتش میں پڑی جلتی ہے * غم عشق میں مبتلا ہونے کے سبب سے میرا سر سفید ہو گیا اور آنکھوں کے آنسو (فوارہ کی طرح) اُچھلتے ہیں * اے میرے (نخل) امید اے انتہائے آرزو - جس خالقِ خلق نے ٹہنی اور پتّے کو سرسبز کیا اُسی کی قسم کھاتا ہوں کہ جو لوگ عاشق ہوئے اگر وہ تیرے بارِ عشق کے اُٹھانے کی تاب نہ لائے تو خیر سینے اُٹھا لیا * (اے رفیقو تم) رات ہی سے پوچھو کہ اگر رات بھر میں میرے پلک سے پلک بھی ملی ہو گی تو وہ تمہیں بتا دے گی۔

ل اس سے معشوق مراد ہے۔

(١) خَلِيلَيَّ إِنِّي مُغْرَمُ الْقَلْبِ هَائِمُ | آخر

وَوَجْدِي مُقِيمٌ وَالْغَرَامُ مُلَازِمُ

أَنُوحُ كَمَا الثَّكْلَانُ أَسْهَرَهُ الْأَسَى

إِذَا جَنَّ لَيْلِي لَيْسَ فِي الْعِشْقِ رَاحِمُ

وَإِنْ هَبَّتِ الْأَرْيَاحُ مِنْ نَحْوِ أَرْضِكُمْ

وَجَدْتُ لَهَا بَرْدًا عَلَى الْقَلْبِ قَادِمُ

وَتَنْهَلُ أَجْفَانِي كَسُحْبٍ مَوَاطِرِ

وَفِي بَحْرِ أَدْمُعِهَا فُؤَادِي عَائِمُ

يَا حَيَوةَ النُّفُوسِ جُودِي بِوَصْلٍ

ضمن بن الياس

اے میرے دوست میں دل دادہ عشق سرگشتہ ہوں + غم و اندوہ
گھر بنا بیٹھا ہے اور محبت پیوست ہو گئی ہے * اسطرح نالہ و زاری
کرتا ہوں جیسے کسی کا بچہ مرجاوے اور اُسسے دُکھ سونے نہ دے
+ جب رات آتی ہے تو عشق میں کوئی ترس کھانے والا نہیں
* جب تمہاری زمین کی طرف سے ہوائیں چلتی ہیں + تو میں
پاتا ہوں کہ اُنسے دلکو ٹھنڈک آتی ہے * پلکیں میری برستے ہوے
بادلوں کی طرح سے جاری ہیں - اور انکے دریاے اشک میں
دل میرا تیرتا پھرتا ہے -
اے جانوں کے (سرمایہ) زندگی -

---

۱ مُغرم غرام سے ہے یعنے شیفتگی اور عشق ۲ ثُکلاَن جس عورت کا بچہ مرجاوے ثکل
اسکا مصدر ہے ۳ اسیٰ غم و اندوہ ۴ سُحُب جمع سحاب کی ہے یعنے ابر ۵ مَوَاطِر جمع ماطر
کی مطر سے ہے ۶ حَیٰوۃُ النُّفُوس سے مراد معشوق ہے (۱) بحر طویل دیکھو پہلے مصرع میں
عروض اور دوسرے مصرع میں تیسرا جز اور ضرب مقبوض ہے - وزن سالم یہہ ہے فعولن
مفاعیلن فعولن مفاعیلن - قافیہ متدارک (۲) بحر خفیف دیکھو پہلے مصرع میں دوسرا جز
مخبون ہے - باقی میں خود خیال کرو - وزن سالم یہہ ہے فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن - قافیہ متواتر -

لِمُحِبٍّ اَذَابَهُ الْهِجْرَانُ

كُنْتُ فِیْ لَذَّةٍ وَفِیْ طِیْبِ عَیْشٍ

فَاَنَا الْیَوْمَ وَالِهٌ حَیْرَانٌ

وَلَزِمْتُ السُّهَادَ فِیْ طُوْلِ لَیْلِیْ

وَسَمِیْرِیْ بِطُوْلِهٖ اَحْزَانٌ

فَارْحَمِیْ عَاشِقًا كَئِیْبًا مُعَنًّیٰ

مِنْهُ شَوْقًا تَقَرَّحَتْ اَجْفَانُ

وَاِذَا مَا اَتَی الصَّبَاحُ حَقِیْقًا

فَهُوَ مِنْ قَرْقَفِ الْهَوٰی نَشْوَانُ

جس محبت والی کو آتش ہجر نے پگھلا دیا تو اُسے دولت وصل کی
بخشدی + (ایک دن وہ تھا کہ) میں مزے میں تھا اور عیش
کی خوشحالی میں تھا + آج میں عاشق حیران سرگردان ہوں
* رات بھر بیخوابی سے پیوستہ رہتا ہوں * اور اِس
لمبی رات میں غم میرے قصہ خوان ہیں * اُس غمناک اور مصیبت
زدہ عاشق پر رحم کر + کہ جسکی پلکونکو شوق نے افگار کر دیا ہے
+ اور جبکہ ٹھیک صبح کا وقت ہوتا ہے تو عشق کی شراب
سے مدہوش ہو جاتا ہے -

من زبان المغربی

آخر

يَا مُدَّعِي الحُبِّ وَالبَلوىٰ مَعَ السَّهَرِ

تَقضِي اللَّيَالِي فِي وَجدٍ وَفِي فِكَرِ

اَتَطلُبُ الوَصلَ يَا مَغرُورُ مِن قَمَرٍ

وَهَل يَنَالُ المُنىٰ شَخصٌ مِنَ القَمَرِ

اِنِّي نَصَحتُكَ فِي الاَقوَالِ مُستَمِعًا

اُقصُر فَاِنَّكَ بَينَ المَوتِ وَالخَطَرِ

فَاِن رَجَعتَ اِلىٰ هٰذَا السُّؤَالِ فَقَد

اَتَاكَ مِنَّا عَذَابٌ زَائِدُ الضَّرَرِ

فَكُن اَدُومًا لَبِيبًا عَاقِلًا فَطِنًا

(معشوقہ کی طرف سے) اے محبت اور مصیبت کے دعوی کرنے والے بیخوابی کے ساتھ غم اور فکر میں راتیں گزارتا ہے * اے عشق کے دغا کہاے ہوے تو چاند سے وصل چاہتا ہے؟ کہیں چاند سے بہی کوئی آرزو کو پہنچا ہے؟ * یعنے تجھے باتوں باتوں میں (اصطلاح) نصیحت کر دے کہ تو بہی سُنتا تہا (وہ نصیحت یہہ تہی) بس کر کہ تو موت اور خطر کی حالت میں ہے * اگر تو نے اِس سوال کا خیال پھر کیا * تو ہماری طرف سے بڑے نقصان کی تکلیف پونہچے گی *(پس اب مناسب یہہ ہے کہ) باآدب عاقل دانا دانشمند ہوجا +

لہ اُقْصُرْ قصر سے ہے یعنے کم کرنا اور کسی کام سے باز رہنا۔

(۱) بسیط سے پہلے مصرع مین عروض مخبون ہے دوسرے میں دوسرا جز اور ضرب مخبون ۔ باقی اشعار میں خود خیال کرو ۔ خبن کے سبب سے فاعلن سے فعلن اور مستفعلن سے مفاعلن ہوجاتا ہے ۔ وزن سالم یہہ ہے مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن ۔ قافیہ متراکب ۔ ۵ ۔

هَا قَدْ نَصَحْتُكَ فِيْ شِعْرِيْ وَفِيْ خَبَرِيْ
وَحَقِّ مَنْ خَلَقَ الْاَشْيَاءَ مِنْ عَدَمٍ
وَزَانَ وَجْهَ السَّمَا بِالْاَنْجُمِ الزُّهُرِ
لَئِنْ رَجَعْتَ اِلٰى مَا اَنْتَ قَائِلُهُ
لَاُصْلِبَنَّكَ فِيْ جِذْعٍ مِنَ الشَّجَرِ
تَهَدَّدُوْنِيْ بِقَتْلِيْ فِيْ مَحَبَّتِكُمْ
وَالْقَتْلُ لِيْ رَاحَةٌ وَالْمَوْتُ مَقْدُوْرٌ
وَالْمَوْتُ اَهْنٰى لِصَبٍّ اَنْ تَطُوْلَ بِهٖ
حَيٰوتُهُ وَهُوَ مَطْرُوْرٌ وَمَنْهُوْرٌ

خبردار اپنے شعر میں اور اپنی بات میں میں نے تجھے نصیحت کردی +
قسم ہے اُس خدا کی جسنے سب چیزوں کو عدم سے موجود کیا *
اور روے آسمان کو روشن ستاروں سے آراستہ کیا *
جو کچھہ تو نے کہا اگر پھر یہی کہا تو درخت کی کسی ٹہنی پر تجھے سُولی
ہی دیدونگی (عاشق اُسے جواب دیتا ہے) اپنی محبت میں
مجھے قتل سے دہمکاتی ہو + اور (حال یہہ ہے کہ) قتل ہونا میرے
لیئے عین آرام ہے - اور موت تو ایک دن ہونی ہی ہے
* اگر عاشق کی زندگی طول پکڑ جاے اور وہ (معشوقہ کے
گھر سے) نکالا ہوا اور دہتکارا ہوا ہو تو اُسکے لیئے موت ہی
اچھی ہے -

---

۱ مطرود - اگر طرد سے ہے تو نکال دینا اور دور کر دینا - اور اگر مطرد کہیں تو
طَرَّ المَالَ چھین لیا یا اُچک لیا طَرَّ الثوب یعنے پھاڑ ڈالا طَرَّ الماشیۃ اُسے
ہانکا طَرَّ الشیٔ اُسے کاٹ ڈالا ۔ ۵ اگر اَن بیانیہ ہو یعنے اِن شرطیہ نہو تو یہہ معنے ہونگے
جب عاشق نکالا ہوا اور دہتکارا ہوا ہو تو بہ نسبت طُول حیات کے اُسکی موت اچھی -
(۱) بسیط پہلے مصرع میں صدر اور عروض مخبون ہے - سالم وزن اسکا یہہ
ہے مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن - قافیہ متواتر -

فَإِنْ تَزُورُوا مُحِبًّا قَلَّ نَاصِرُهُ

فَإِنَّ سَعْيَ الْوَرٰى فِي الْخَيْرِ مَشْكُورُ

وَإِنْ عَزَمْتُمْ عَلٰى أَمْرٍ فَدُونَكُمْ

إِنِّي عُبَيْدٌ لَكُمْ وَالْعَبْدُ مَأْسُورُ

كَيْفَ السَّبِيلُ وَلَا لِي عَنْكَ مُصْطَبَرٌ

فَكَيْفَ هٰذَا وَقَلْبُ الصَّبِّ مَجْبُورُ

يَا سَادَتِي فَارْحَمُوا فِي حُبِّكُمْ دَنِفًا

فَكُلُّ مَنْ يَعْشَقُ الْأَحْرَارَ مَعْذُورُ

آيَا غَافِلًا عَنْ حَادِثَاتِ الطَّوَارِقِ

اگر تم کسی ایسی محبت والے کی ملاقات کو جاؤ کہ جسکے مددگار تھوڑے
ہوں (تو بہت اچھی بات ہے) کیونکہ بندگان خدا کی نیکی میں سعی
کرنی قابل شکریہ کے ہوتی ہے * اگر تمنے ارادہ کیا ہے تو لو
(تامل کیا ہے) میں تمہارا غلام ہوں اور غلام قیدی ہے * کیا
راہ نکالوں مجھے تو تیرے باب میں صبر نہیں عاشق کا دل
مجبور رہے بھلا یہہ کیونکر ہو سکے * اے میرے سردار وا اپنی
محبت کے باب میں مریض (محبت) پر رحم کرو * جو خوبرویوں
پر عاشق ہو اُسے معذور رکھنا چاہئے (معشوقہ نے جواب دیا)
اے حادثوں کے صدموں سے غافل -

ہر جنس میں سے اچھی چیز کو حُر کہتے ہیں احرار ج یعنے خوب اور خوبرو

(۱) طویل - عروض اور ضرب مقبوض - سالم یہہ ہے فعولن مفاعیلن
فعولن مفاعیلن - قافیہ متدارک -

وَيَا مَنْ إِلَى وَصْلِي لَهُ قَلْبُ عَاشِقٍ

تَأَمَّلْ أَيَا مَغْرُورُ هَلْ تُدْرِكُ السَّمَا

وَهَلْ أَنْتَ لِلْبَدْرِ الْمُنِيرِ بِلَاحِقٍ

سَأُصْلِيكَ نَارَ الْيَأْسِ يَخْبُو لَهِيبُهَا

وَتُضْحِي قَتِيلًا بِالسُّيُوفِ الْمَوَاحِقِ

فَمِنْ دُونِهِ يَا صَاحِ أَبْعَدُ شُقَّةٍ

وَأَمْرٌ خَفِيٌّ فِيهِ شَيْبُ الْمَفَارِقِ

خُذِ النُّصْحَ مِنِّي ثُمَّ كُفَّ عَنِ الدُّمَى

وَعَنْ أَمْرِكَ ارْجِعْ إِنَّهُ غَيْرُ لَائِقٍ

اور وہ شخص کہ جسکا دل میرے وصل پر عاشق ہے * اسے (عشق کی) دغا کہاے ہوے کیا تو آسمان تک پہنچ جاے گا + اور کیا تو چودہویں رات کے ماہ تابان کو جا ملیگا * اب میں تجھے ایسی آگ میں جلا کر بھڑکاتی ہوں کہ جسکا شعلہ بجھے ہی نہیں + اور تو شمشیر ہاے براں سے قتل ہو + اے یار! میرے وصل سے پہلے بڑی کٹھن دوری ہے * اور ایسی ایسی باریکیاں ہیں کہ (جنکے نکالنے میں) سر سفید ہو جائیں * میری نصیحت پر عمل کر اور پھر عشق سے باز رہ + اپنی بات سے باز آ کیونکہ یہہ لایق نہیں ہے -

۱ اَدْرَکَ الشَّیْءَ یعنے اُسے پہونچا - یا اُس سے جا ملا ۲ یَا صَاحِ مرخم یَا صَاحِبِی کا ہے صَاحِب دوست یا ہم صحبت ساتھہ رہنے والا ۳ شُقَّۃٌ دوری یا جسطرف مسافر کا ارادہ ہو اور وہاں پہونچنا بہت مشکل ہو ۴ مَفْرِق سر کا تالو یہاں مطلق سر ہے مفارق جمع -